جب تک امریکہ اپنا رویہ نہیں بدلتا آبنائے ہرمز بند رہے گی: محسن رضائی ص:08

ISSN 2977-3555

روزنامہ صحافت برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.37, Wednesday, 12 August 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۳۷)، بروز بدھ، ۱۲؍اگست، ۲۰۲۶ء، ۲۸؍صفر المظفر ۱۴۴۸ھ، ۸ صفحات

ٹرمپ انتظامیہ نے غیر ملکیوں کے 1 لاکھ 75 ہزار سے زائد ویزے منسوخ کر دیے

واشنگٹن (ایجنسیاں) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے پیر کو اعلان کیا کہ غیر ملکی شہریوں کے 1 لاکھ 75 ہزار سے زائد ویزے منسوخ کر دیے گئے ہیں۔ انتظامیہ کے مطابق ان افراد نے ویزا کی شرائط کی خلاف ورزی کی، جن میں جرائم میں ملوث ہونا، امریکی شہریوں کے خلاف تشدد پر اکسانا اور دیگر الزامات شامل ہیں۔

امریکی محکمہ خارجہ نے بتایا کہ منسوخ کیے گئے ویزوں کی اکثریت ''قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ پیش آنے والے معاملات'' کی وجہ سے منسوخ ہوئی۔

اس صورت حال پر بعض امیگریشن وکلا نے خدشات کا اظہار کیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ نے معمولی خلاف ورزیوں یا ایسے الزامات کی بنیاد پر بھی ویزے منسوخ کیے ہوں گے، جو عدالتی کارروائی کے مرحلے تک نہیں پہنچے۔ یہ اعلان گزشتہ سال کے مقابلے میں ویزوں کی منسوخی میں نمایاں اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

2026 کے دوران ہر ماہ 10 ہزار سے زائد ویزے منسوخ کیے گئے، جبکہ پورے 2025 میں 8 ہزار سے زائد ویزے منسوخ ہوئے تھے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے گزشتہ جنوری میں اعلان کیا تھا کہ گزشتہ سال کے دوران 1 لاکھ سے زائد ویزے منسوخ کیے گئے۔

امریکی انتظامیہ ان اقدامات کو محکمہ خارجہ کی جانب سے جاری ''مسلسل جانچ پڑتال کے عمل'' کا نتیجہ قرار دیتی ہے، جس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ ویزا رکھنے والے افراد اس کی شرائط کی پابندی کریں اور امریکی شہریوں کی سلامتی کو خطرے میں نہ ڈالیں۔

امریکی محکمہ خارجہ نے ایک بیان میں کہا: ان ویزوں کی اکثریت قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ پیش آنے والے معاملات کی بنیاد پر منسوخ کی گئی۔ ان معاملات میں مختلف جرائم شامل تھے، جن میں حملہ، شراب کے نشے میں گاڑی چلانا، چوری اور منشیات سے متعلق جرائم نمایاں وجوہات تھیں۔

محکمہ خارجہ نے مزید کہا کہ ایک بڑی تعداد میں ویزے لاپروائی اور خطرناک انداز میں گاڑی چلانے، جنسی حملوں، بچوں سے بدسلوکی، فراڈ، خرد برد اور دیگر جرائم کی وجہ سے بھی منسوخ کیے گئے۔ محکمہ خارجہ نے مزید کہا: صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور وزیر خارجہ مارکو روبیو کی قیادت میں محکمہ خارجہ ایسے غیر ملکی شہریوں کے ویزوں کی نشاندہی، تحقیقات اور منسوخی کا سلسلہ جاری رکھے گا جو امریکی عوام کی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں۔

محکمہ خارجہ کی جانب سے پیش کی گئی مثالوں میں ''ایسے متعدد غیر ملکی شہریوں'' کے ویزوں کی منسوخی بھی شامل ہے جنہوں نے امریکی دائیں بازو کے معروف سیاسی کارکن چارلی کرک کے قتل پر خوشی کا اظہار کیا تھا۔ چارلی کرک کو ستمبر 2025 میں قتل کر دیا گیا تھا۔

محکمہ خارجہ کے مطابق ان افراد نے ایسے بیانات دیے جن میں ایک شخص نے کہا: جب فاشسٹ مرتے ہیں تو ڈیموکریٹس شکایت نہیں کرتے۔ جبکہ ایک اور شخص نے کہا کہ کرک ''بہت دیر سے مرا۔'' ویزا منسوخ کیے جانے کے نمایاں کیسز میں 42 سالہ ٹولوواانگ کا معاملہ بھی شامل ہے، جو چھ بچوں کا باپ ہے اور جسے امریکی محکمہ ہوم لینڈ سکیورٹی نے گزشتہ ماہ لاؤس ڈی پورٹ کر دیا تھا۔

مینیسوٹا کے گورنر ٹم والز نے اس سے چند ہفتے قبل 2005 میں ایک بچے پر جنسی حملے کے الزام میں ہونے والی سزا کے معاملے میں اسے معافی دے دی تھی۔ امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق اسے ملک بدر کرنے کا فیصلہ خارجہ پالیسی سے متعلق وجوہات کی بنیاد پر کیا گیا۔

خارجہ پالیسی سے متعلق وجوہات کی بنیاد پر ملک بدری کے دیگر معاملات میں کیوبا کے ایسے غیر ملکی شہری بھی شامل تھے جن کے کمیونسٹ حکومت سے روابط تھے، جبکہ امریکہ میں موجود بعض ایرانی شہریوں کے ایرانی حکومت سے تعلقات تھے۔

امریکی محکمہ خارجہ نے ویزے منسوخ کرنے اور غیر ملکی شہریوں کو ملک بدر کرنے کے دیگر معاملات کا بھی ذکر کیا، جن میں ایسے افراد شامل تھے جنہیں جنسی حملے یا جنسی زیادتی کے الزام میں گرفتار کیا گیا یا ان پر مقدمات قائم کیے گئے، جن میں کم عمر بچوں کے خلاف جنسی جرائم بھی شامل ہیں۔

قابض اسرائیلی فوج نے نابلس میں شہید کے گھر کو بم سے اڑا دیا، درجنوں خاندانوں گھر خالی کرنے پر مجبور

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے شمال میں نابلس شہر کے جنوب مغرب میں واقع گاؤں تل میں شہید فاروق رمضان کے گھر کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا، اس کارروائی سے چند گھنٹے قبل گاؤں پر دھاوا بول کر ہدف بنائے گئے عمارت کے گردونواح کے درجنوں فلسطینی خاندانوں کو اپنے گھر خالی کرنے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ درجنوں فوجی گاڑیوں کی مدد سے قابض فوج نے گھر کے اردگرد کے علاقے کا محاصرہ کر لیا، جو کہ تین منزلوں پر مشتمل ہے، اس سے پہلے کہ انجینئرنگ ٹیموں کو اس کے اندر دھماکہ خیز مواد نصب کرنے کے لیے آگے بڑھایا گیا، اور پھر دھماکے کا عمل مکمل کیا گیا۔ قابض فوج نے قریبی گھروں کے مکینوں کو اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور کیا، اور انہیں مطلع کیا کہ اس وقت تک واپس نہ آئیں جب تک آپریشن مکمل نہیں ہو جاتا اور فوج علاقے سے پسپا نہیں ہو جاتی۔ دھاوا کے دوران قابض فوج نے کئی قریبی گھروں کو عقبی فوجی چھاؤنیوں میں تبدیل کر دیا، جبکہ متعدد فلسطینیوں پر حملوں کے واقعات بھی درج کیے گئے۔ قابض فوج نے شہید فاروق رمضان کے گھر کو مسمار کرنے کا فیصلہ اسرائیلی فوج کی طرف سے جاری کردہ حکم نامے کے تحت کیا، جس میں اسرائیل نے فاروق رمضان پر الزام عائد کیا تھا کہ وہ گزشتہ جولائی میں ہونے والی فائرنگ کی کارروائی میں ملوث تھے، جس کے نتیجے میں دو اسرائیلی فوجی ہلاک ہو گئے تھے، جن میں ایک افسر بھی شامل تھا، اور دو دیگر زخمی ہو گئے تھے، جو کہ گاؤں میں آباد کاروں کے دھاوے کے بعد پھوٹ پڑنے والی جھڑپوں کے دوران پیش آیا تھا۔ واضح رہے کہ رمضان گزشتہ ماہ کی 24 تاریخ کو تل گاؤں کے اطراف میں قابض اسرائیلی فوج کی سرپرستی میں آباد کاروں کے ایک حملے کے دوران جام شہادت نوش کر گئے تھے۔

فیفا کا انفینٹینو کو ہٹانے پر غور کرنا سنگین غلطی ہوگی: ٹرمپ

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے منگل کے روز کہا کہ اگر عالمی فٹبال کی گورننگ باڈی فیفا نے کسی بھی وجہ سے اپنے صدر جیانی انفینٹینو کو تبدیل کرنے پر غور کیا تو یہ ایک ''سنگین غلطی'' ہوگی۔ ٹرمپ نے اپنی سوشل میڈیا پلیٹ فارم ''ٹروتھ سوشل'' پر ایک پوسٹ میں انفینٹینو کو ''شاندار'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے حالیہ ورلڈ کپ کے انعقاد کی سربراہی کی، جسے ٹرمپ نے اب تک کا سب سے کامیاب ورلڈ کپ اور چار گنا زیادہ کامیاب قرار دیا۔ امریکی صدر نے خبردار کیا کہ انفینٹینو کے جانے سے ورلڈ کپ کی کامیابی اور منافع میں کمی آئے گی۔

انہوں نے کہا: اگر وہ چلے گئے تو آئندہ ورلڈ کپ نہ تو اتنا کامیاب ہوگا اور نہ ہی اتنا منافع بخش۔ واضح رہے کہ انفینٹینو کو گزشتہ چند دنوں کے دوران بڑے فٹبال کنفیڈریشنز کی جانب سے دباؤ کا سامنا ہے، جن میں یورپی فٹبال ایسوسی ایشن (UEFA)، ایشیائی فٹبال کنفیڈریشن اور CONCACAF شامل ہیں۔ یہ دباؤ ورلڈ کپ کے تجارتی حقوق کا ایک حصہ نجی شعبے کے سرمایہ کاروں کو فروخت کرنے کے متنازع منصوبے کے باعث سامنے آیا۔ منصوبہ ناکام ہونے کے بعد ان تنظیموں نے آزادانہ تحقیقات اور احتساب کا مطالبہ کیا، جبکہ بعض حلقوں نے انفینٹینو سے عہدہ چھوڑنے کا بھی مطالبہ کیا۔

جنگ بندی کے باوجود جولائی کے دوران غزہ میں 160 فلسطینی شہید ہوئے: اقوام متحدہ

غزہ (ایجنسیاں): اقوام متحدہ کے نمائندہ خصوصی فرانسسکا البانیز کہنا ہے کہ قابض اسرائیل کی قتل و غارت کی مشین نے گزشتہ جولائی کے مہینے کے دوران غزہ پٹی میں 160 فلسطینیوں کو شہید کر دیا ہے، حالانکہ جنگ بندی کا اعلان ہوئے دس ماہ سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے، جس سے زمین پر معاہدے کی حقیقت کے حوالے سے دوبارہ سوالات اٹھ رہے ہیں۔

انہوں نے ایک بیان میں واضح کیا کہ اکتوبر سنہ 2025ء میں جنگ بندی کے اعلان کے بعد سے شہداء کی تعداد 1200 سے تجاوز کر چکی ہے، جبکہ قابض اسرائیل کی افواج نے المواصی سمیت آبادی اور بے گھر افراد سے بھرے علاقوں پر اپنے حملے جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اقوام متحدہ کے ماہرین نے نشاندہی کی کہ حالیہ اموات کا زیادہ تر حصہ نام نہاد 'ییلو لائن' کے تعین کردہ علاقے سے دور ہوا ہے۔ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ ان حملوں میں خواتین، بچوں اور معمر افراد کو بھی نہیں بخشا گیا، جن میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جنہوں نے خیموں اور ان علاقوں میں پناہ لے رکھی تھی جنہیں وہ نسبتاً محفوظ سمجھتے تھے۔

نمائندگان نے زور دیا کہ غزہ پٹی میں اب کوئی جگہ محفوظ نہیں رہی، کیونکہ اسرائیل کے وہ حملے مسلسل جاری ہیں جو شہریوں، پناہ گاہوں اور گنجان آباد علاقوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔

اقوام متحدہ کے ماہرین نے زمین پر ہونے والی مسلسل تبدیلیوں سے خبردار کیا ہے، جن میں نام نہاد ییلو لائن کا مغرب کی جانب حرکت کرنا، اس کے ساتھ 23 کلومیٹر طویل رکاوٹ کی تعمیر اور گھروں کی مسلسل مسماری شامل ہے۔

نمائندگان کی رائے میں یہ اقدامات طاقت اور بے دخلی کے ذریعے غزہ پٹی کے جغرافیے کو دوبارہ تشکیل دینے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں، جبکہ یہاں کے مکین پہلے ہی تباہی، نقل مکانی اور بنیادی ضروریات کی کمی کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔

ماہرین نے ان حملوں کی مذمت کی جو ہسپتالوں، بے گھر افراد کی پناہ گاہوں اور انسانی حقوق کے کارکنوں تک پہنچے، اس بات کی تصدیق کی کہ یہ نسل کشی بلا روک ٹوک جاری ہے۔

نمائندگان نے اس بات سے بھی خبردار کیا کہ غذائی امداد آزادانہ طور پر پٹی میں داخل نہیں ہو پا رہی ہے، جبکہ تجارتی راستوں سے پہنچنے والی کچھ مصنوعات غذائی افادیت سے محروم ہیں۔ ماہرین نے نشاندہی کی کہ بین الاقوامی عدالت انصاف نے 19 جولائی سنہ 2024ء کو جاری کردہ اپنی مشاورتی رائے میں یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں اسرائیل کا مسلسل وجود غیر قانونی ہے، اسے جلد از جلد ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ عدالت نے یہ بھی نتیجہ اخذ کیا کہ اسرائیل کی یہودی آبادکاری کی پالیسی بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کرتی ہے، ان کے نزدیک اسرائیل کو تعمیل پر مجبور کرنے کے بجائے، دو سال بعد اسے انہی پالیسیوں کی رفتار تیز کرنے کی اجازت دی گئی جنہیں عدالت نے غیر قانونی قرار دیا تھا۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں، ماہرین نے یہودی آباد کاروں کے تشدد اور فلسطینیوں کی زمینوں پر قبضے کو افسوسناک قرار دیا، خاص طور پر شہریوں کو نشانہ بنانے والے حملوں میں تیزی کے تناظر میں۔

آٹھ اکتوبر سنہ 2023ء سے اسرائیل، امریکہ کی حمایت سے، غزہ پٹی پر اپنی جنگ جاری رکھے ہوئے ہے، جس کے نتیجے میں 73 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور ایک لاکھ 74 ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں، جن میں زیادہ تر بچے اور خواتین شامل ہیں۔

فلسطینی سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، اس جارحیت کے نتیجے میں غزہ پٹی میں انفراسٹرکچر کا تقریباً 90 فیصد حصہ تباہ ہو چکا ہے۔ بیان میں اقوام متحدہ کے متعدد نمائندگان اور ماہرین شامل تھے، جن میں مقبوضہ فلسطینی علاقوں کی خصوصی نمائندہ فرانسسکا البانیز، خوراک کے حق سے متعلق خصوصی نمائندہ صوفیہ مون سالوی سواریز، صحت کے حق سے متعلق خصوصی نمائندہ ماریان گیلا سیماؤ، رائے اور اظہار کی آزادی سے متعلق خصوصی نمائندہ لیوپولڈو مالڈوناڈو گوٹیرز، اور ماورائے عدالت قتل کے کیسز سے متعلق خصوصی نمائندہ موریس ٹڈبال بنز شامل ہیں۔

قابض اسرائیلی حکام کا قلقیلیہ اور سلفیت میں زمینوں پر قبضہ، طولکرم میں گھر کو فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا

غزہ: قابض اسرائیلی حکام نے مقبوضہ مغربی کنارے کے شہروں قلقیلیہ اور سلفیت میں زرعی اراضی پر قبضہ کر لیا، جبکہ طولکرم میں ایک گھر کو فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر دیا۔ قابض فوج نے قلقیلیہ گورنری کے گاؤں جینصافوط کی زمینوں میں سے 407 دونم (یعنی 407 مربع میٹر) زمین پر فوجی مقاصد کے تحت قبضے کا ایک فوجی حکم نامہ جاری کیا۔ مقامی ذرائع نے واضح کیا کہ اس فیصلے کا مقصد قلقیلیہ اور نابلس کو ملانے والی ''الفندق'' بائی پاس روڈ کے ساتھ ایک فوجی کمیونیکیشن ٹاور قائم کرنا اور اس تک رسائی کے راستے کو محفوظ بنانا ہے۔ ادھر سلفیت میں قابض حکام نے سلفیت گورنری کے گاؤں مردہ کی 224.2 دونم زمین پر ''فوجی مقاصد'' کے بہانے قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جو کہ سڑک نمبر 505 کے ساتھ اور ''اریئیل'' بستی کے شمال میں ایک انتہائی اہم مقام پر واقع ہے۔ دوسری طرف قابض فوج نے طولکرم کے شمال میں واقع گاؤں الجاروشیہ پر دھاوا بول دیا، ایک گھر پر چھاپہ مار کر اسے فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر دیا۔ قابض فوج نے شہری ولید الزغل کے گھر پر دھاوا بولا اور وہاں رہنے والے مکینوں کو گھر خالی کرنے پر مجبور کرنے کے بعد اس پر قبضہ کر کے اسے فوجی چھاؤنی بنا دیا، اس دوران گاؤں کے گردونواح میں قابض فوج کی بھاری نفری تعینات رہی۔ یہودی آبادکاروں کی مسلسل جارحیت کے ایک اور واقعے میں، انتہا پسند صہیونی آبادکاروں نے رام اللہ اور البیرہ گورنری کے شمال میں واقع گاؤں جلجلیہ میں زرعی اراضی کو نذر آتش کر دیا۔

آبادکاروں نے گاؤں کے مشرق میں واقع علاقے الباطن میں زرعی زمینوں کو آگ لگا دی، جو کہ اس گاؤں اور سنجل والمزرعہ الشرقیہ کے رہائشیوں کی ملکیت ہیں۔

عدالت میں مقدمہ زیر سماعت ہونے کے باوجود قابض اسرائیلی فوج نے 12 تجارتی تنصیبات کی مسماری

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیلی فوج کے بلڈوزروں نے مقبوضہ مغربی کنارے کے شمال میں جنین شہر کے جنوب میں واقع قصبے عنزا کے قریب 12 فلسطینی تجارتی تنصیبات کو مسمار کرنا شروع کر دیا۔

مقامی باشندوں نے بتایا کہ قابض فوج کے بلڈوزروں نے آج صبح عنزا قصبے کے داخلی راستے پر 12 کمرشل گوداموں کو مسمار کرنا شروع کر دیا، جبکہ وہ مقدمہ جو شہریوں کی طرف سے عدالتوں میں دائر کیا گیا تھا ابھی تک زیر سماعت ہے، اس کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ جاری نہیں کیا گیا تھا۔

قابض فوج نے علاقے کو گھیرے میں لے کر ہدف بنائی جانے والی تنصیبات کے قریب جانے پر پابندی عائد کر دی، اسی کے ساتھ نابلس اور جنین کو ملانے والی مرکزی سڑک کو بھی فلسطینی گاڑیوں کے لیے بند کر دیا۔

عنزا کے کونسل چیئرمین ہشام صدقہ نے بیان دیا کہ قابض فوج دو فوجی بلڈوزروں کے ہمراہ علاقے میں داخل ہوئی، اور قصبے کے داخلی راستے پر واقع شہری ایسر عمور کے گوداموں کو مسمار کرنے کا عمل شروع کر دیا۔

صدقہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ گوداموں میں عنزا قصبے میں کارٹن فیکٹری سے متعلق ساز و سامان اور کارٹن موجود تھے، انہوں نے یہ بھی بتایا کہ قابض فوج نے مالکان کو انہدام کا عمل شروع ہونے سے پہلے ان کا سامان باہر نکالنے کی اجازت نہیں دی۔

گوداموں کے ذمہ دار ایمن عمور نے واضح کیا کہ ہدف بنائی جانے والی تنصیبات میں 12 کمرشل گودام شامل ہیں، جن میں سے ہر ایک کا رقبہ تقریباً 40 مربع میٹر ہے، اور ان کی کل لاگت تقریباً ڈیڑھ لاکھ شیکل کے قریب ہے۔

عمور نے اشارہ کیا کہ ان گوداموں کو پہلے ہی انہدام کا نوٹس مل چکا تھا، اور قابض عدالتوں میں اعتراض بھی دائر کیا گیا تھا، اور معاملہ ابھی زیر غور ہی تھا کہ قابض فوج نے حتمی فیصلے کے بغیر ہی انہدام کا عمل شروع کر دیا۔

انہوں نے واضح کیا کہ یہ گودام سعودی عرب میں مقیم ان کے چچازاد بھائی ایسر کا ایک سرمایہ کاری کا منصوبہ تھے، اور یہ تمام تجارتی دکانوں کے طور پر کرائے پر دیے گئے تھے، تاہم انہدام کے نوٹس ملنے کے بعد کرایہ داروں کو انہیں خالی کرنا پڑا تھا۔

قابض حکام یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہدف بننے والی دکانیں اور تنصیبات سی قسم کے علاقوں میں قائم ہیں اور ضروری اجازت ناموں سے محروم ہیں، جبکہ مالکان اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ ان کے پاس تعمیر اور کام کرنے کے حق کو ثابت کرنے والے قانونی کاغذات موجود ہیں۔ دیوار اور بستیوں کے خلاف مزاحمت کی کمیونسٹ کمیٹی کی طرف سے جاری کردہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق قابض فوج نے گزشتہ جولائی کے دوران 80 انہدام کی کارروائیاں کیں، جن میں 165 تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا، جن میں 88 گھر شامل ہیں، اور اسی ماہ انہدام کے 34 مزید نوٹس بھی جاری کیے۔

حماس نے لچک دکھائی ہے مگر قابض اسرائیل معاہدے پر عمل درآمد میں پس و پیش سے کام لے رہا ہے: قطر

دوحہ: قطر کی وزارت خارجہ کے ترجمان ڈاکٹر ماجد بن محمد الانصاری نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ غزہ پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے پر عمل درآمد میں ''اسرائیلی تاخیر اور لیت و لعل'' پائی جاتی ہے۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کی جانب سے پیشرفت کیے جانے کے بعد اب ساری ذمہ داری اسرائیلی فریق پر عائد ہوتی ہے۔

ڈاکٹر ماجد الانصاری نے منگل کے روز پریس بیانات میں کہا کہ قطر غزہ کے معاہدے کے نفاذ کو یقینی بنانے کے لیے امریکہ اور اپنے علاقائی شراکت داروں کے ساتھ مل کر اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے، اور انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ عالمی برادری 'اسرائیل' پر دباؤ ڈالے گی تاکہ وہ اپنے وعدے پورے کرے۔

انہوں نے مزید کہا کہ زمینی سطح پر کشیدگی بالکل واضح ہے، خواہ وہ غزہ پٹی میں ہو یا مغربی کنارے میں، کیونکہ شہداء کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، اور انہوں نے جاری پیش رفت کے خلاف عالمی برادری کی طرف سے موثر مؤقف اختیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے اشارہ کیا کہ دوحہ اپنے شراکت داروں کے ساتھ مل کر اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کام کر رہا ہے کہ ''اسرائیلی رویے'' کے مطابق ایک ایسا بین الاقوامی ردعمل سامنے آئے جو کشیدگی کے تسلسل اور معاہدے کی شقوں پر مکمل عمل نہ کرنے کے تناظر میں ہو۔

منگل کو 143 یہودی آبادکاروں کا قابض فوج کی سرپرستی میں مسجد اقصیٰ پر دھاوا، تلمودی رسومات کی ادائیگی

غزہ (ایجنسیاں): آج منگل کی صبح 143 یہودی آبادکاروں نے قابض اسرائیلی پولیس اور اس کی اسپیشل فورسز کے سخت سکیورٹی حصار میں مسجد اقصیٰ کے مبارک صحنوں میں دھاوا بول دیا اور اس کے احاطے میں اشتعال انگیز دورے کیے۔ بیت المقدس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ آبادکاروں نے مسلح قابض فورسز کی سکیورٹی میں باب المغاربہ، جو کہ 1967ء سے قابض دشمن کے مکمل کنٹرول کے تحت ہے، کے راستے سے مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولا۔ ذرائع نے واضح کیا کہ یہودی آبادکاروں نے مسجد کے صحنوں میں تلمودی رسومات اور عبادات ادا کیں، مبینہ ہیکل کے بارے میں بریفنگ لی، اس سے پہلے کہ وہ باب السلسلہ کی طرف سے پہلے سے طے شدہ راستوں کے ذریعے وہاں سے روانہ ہو گئے۔ قابض پولیس نے نوجوانوں اور نمازیوں پر سخت پابندیاں عائد کیں، ان میں سے کچھ کو مسجد اقصیٰ میں داخل ہونے سے روک دیا، جبکہ آبادکاروں کے دھاووں کو محفوظ بنانے کے دوران بیرونی دروازوں پر بعض افراد کے شناختی کارڈ ضبط کر لیے گئے۔ یہودی آبادکاروں کے گروہ جمعہ اور ہفتہ کے علاوہ روزانہ دو اوقات میں مسجد اقصیٰ کے صحنوں پر دھاوا بولتے ہیں، صبح کا دورانیہ جو صبح 30:07 بجے شروع ہو کر 00:12 بجے تک جاری رہتا ہے۔ دوپہر کا دورانیہ جو ظہر کی نماز کے بعد شروع ہو کر 90 منٹ تک جاری رہتا ہے۔ ان دھاووں کے دوران مسجد اقصیٰ کے اندر پامالیاں بھی بڑھ رہی ہیں، جن میں تلمودی رسومات کی ادائیگی، "سجود ملحمی" (زمین پر لیٹ کر عبادت) اور اسرائیلی پرچم لہرانا شامل ہے، جو مسجد میں قائم تاریخی اور قانونی حیثیت کی صریح خلاف ورزی ہے۔ مبصرین کے مطابق یہ دھاوے اب روایتی دوروں سے بڑھ کر ایک مسلسل دباؤ کی شکل اختیار کر چکے ہیں، جن کا مقصد مسجد اقصیٰ کے اندر نئی حقائق مسلط کرنا ہے، یہاں تک کہ مکانی اور زمانی تقسیم کو تقویت دی جا سکے۔

قابض اسرائیلی فوج کے مغربی کنارے میں بڑے پیمانے پر دھاوا

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں بڑے پیمانے پر دھاووں اور گرفتاریوں کی مہم شروع کی، جس کے دوران جھڑپیں بھی ہوئیں اور شہریوں پر تشدد کیا گیا۔

بیت لحم میں قابض فوج نے گورنری کے مختلف علاقوں سے پانچ شہریوں کو گرفتار کر لیا۔

سکیورٹی ذرائع نے بتایا کہ قابض فوج نے گورنری کے جنوب میں واقع دھیشہ پناہ گزین کیمپ سے محمد وحیدہ شطہ، محمد فادی الافندی اور یزن محمد قدیح کو گرفتار کیا۔

ذرائع نے مزید بتایا کہ فوج نے گھروں پر دھاوے بول کر تلاشی لینے کے بعد گورنری کے مغرب میں واقع نحالین قصبے سے علی اسماعیل غیاظہ اور شمال میں واقع عایدہ کیمپ سے قاسم ابوسرور کو بھی حراست میں لے لیا۔

قابض فوج نے الخضر، تقوع، العبیدیہ، دار صلاح، الشواورہ، زعترہ اور جبہ قصبوں پر بھی دھاوے بولے۔

جنین میں قابض فوج نے شہر کے محلوں اور قصبوں میں چھاپوں اور دھاووں کی مہم کے دوران 11 شہریوں کو گرفتار کر لیا۔

قابض فوج نے جنین شہر کے کئی محلوں میں چھاپے مارے اور متعدد گھروں کی تلاشی لی، اور کئی شہریوں کو حراست میں لیا، جن میں عبداللہ صدقی زکارنہ، احمد ابوشملہ، براء وجدی حشناوی، محمد عبداللہ بریکی، احمد حسام ابوطبیخ، احمد الشخشیر اور نوجوان محمد عبدالرحیم شامل ہیں۔

فوج نے جنین کے مغرب میں واقع قصبے کفیرت سے اسیرِ آزاد یوسف عرفات اغباریہ کے گھر پر چھاپہ مار کر انہیں دوبارہ گرفتار کر لیا، حالانکہ انہیں سجون قابضین میں 28 ماہ گزارنے کے بعد محض 10 دن پہلے ہی رہا کیا گیا تھا۔

اسی سلسلے میں قابض فوج نے شہر کے مغرب میں واقع قصبے کفر قود سے نوجوان ائیمن محمد عواد اور منذر فراس غانم کے گھروں پر چھاپے مار کر انہیں گرفتار کر لیا۔

جنین کے جنوب مغرب میں واقع قصبے یعمد میں قابض فوج نے نوجوان عامر بشار ابو شملہ کے گھر پر دھاوا بول کر اس کے اہل خانہ کے گھر کا سامان تباہ کر دیا۔

نابلس میں قابض فوج نے مقبوضہ گورنری کے جنوب مغرب میں واقع قصبے تل پر دھاوا بولا، جس کے ساتھ دھماکہ خیز مواد سے لدی ایک ٹرک بھی تھی، جو شہید فاروق رمضان کے گھر کو دھماکے سے اڑانے کی تیاری کے لیے تھی۔

قابض فوج نے متعدد گھروں پر چھاپے مارے اور ان میں سے ایک کو فوجی چھاؤنی میں تبدیل کر دیا، جبکہ چھاپے کی کوریج کرنے والے صحافیوں کے کام میں بھی رکاوٹ ڈالی۔

اسی سلسلے میں قابض فوج نے نابلس کے شمال مغرب میں واقع قصبے برق※ پر دھاوا بولا اور متعدد گھروں پر چھاپے مارے۔

فلسطینی ہلال احمر نے بتایا کہ دھاوے کے دوران قابض فوج کے تشدد سے دو شہری زخمی ہو گئے۔

قابض فوج نے نابلس کے جنوب میں واقع قصبے قصر※ کے جبل رأس العین پر آبادکاروں کے حملے کے بعد ایک زخمی کو منتقل کرنے کے لیے جانے والی ایمبولینس گاڑی کو بھی روک دیا۔

قلقیلیہ میں قابض فوج نے مشرقی دروازے سے شہر پر دھاوا بولا، اور کفر سابا محلے میں دھاوے کے دوران ایک گھر پر چھاپہ مارا، جبکہ تلاشی اور گرفتاریوں کی مہم کے دوران عماد ابوخدیجہ کو بھی گرفتار کر لیا۔

طوباس میں قابض فوج نے شہر کے جنوب میں واقع قصبے طمون پر دھاوا بولا اور متعدد گھروں پر چھاپے مارے۔

اس دوران قابض فوج نے طوباس کے جنوب میں واقع سہل البقیع※ میں پانی کی لائنوں کو تباہ کر دیا۔

غزہ میں جاری جارحیت میں شہداء کی تعداد 73 ہزار 387 ہو گئی

غزہ (ایجنسیاں): غزہ میں ایک زخمی فلسطینی بچی جو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئی جس کے بعد غزہ کی پٹی میں سات اکتوبر سنہ 2023ء کو قابض اسرائیلی جارحیت کے آغاز سے لے کر اب تک کے شہداء کی تعداد تہتر ہزار تین سو ستاسی شہداء تک پہنچ گئی۔

وزارت صحت فلسطین نے شہداء اور زخمیوں کی تعداد کے حوالے سے منگل کے روز جاری کردہ اپنی یومیہ شماریاتی رپورٹ میں بتایا کہ جنگِ نسل کشی کے نتیجے میں مجموعی زخمیوں کی تعداد بڑھ کر ایک لاکھ چوہتر ہزار دو سو ستاون ہو گئی ہے جن میں کچھ ایسے افراد بھی شامل ہیں جو شدید اور انتہائی خطرناک زخموں میں مبتلا ہیں۔ وزارت نے واضح کیا کہ گیارہ اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کا معاہدہ نافذ العمل ہونے کے بعد سے شہداء کی مجموعی تعداد ایک ہزار دو سو انہتر تک پہنچ گئی ہے جبکہ اس کے ساتھ چار ہزار ایک سو چھیالیس افراد زخمی ہوئے ہیں۔

وزارت صحت نے اس بات کی نشاندہی کی کہ طبی اور ماہر ٹیموں نے سنہ 2025ء کے اکتوبر سے لے کر اب تک ملبے کے نیچے سے آٹھ سو سات شہداء کی لاشیں نکالی ہیں اور اس بات کی تصدیق کی کہ اب بھی کچھ شہداء ملبے تلے اور راستوں پر موجود ہیں جبکہ ایمبولینس اور شہری دفاع کی ٹیمیں اب تک ان تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔

وزارت صحت نے گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران ایک بچی کی اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہادت ریکارڈ کی ہے جبکہ قابض اسرائیل کی جانب سے امن معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیوں کے نتیجے میں غزہ پٹی کے ہسپتالوں میں ایک زخمی شخص کو پہنچایا گیا ہے۔

قابض اسرائیل کی فوجیں مسلسل تین سو چھٹے دن بھی غزہ پٹی میں امن معاہدے کی خلاف ورزی اور جارحانہ جنگ کے خاتمے کی خلاف ورزی کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ سخت محاصرے اور اس تباہ حال پٹی میں امداد اور تعمیر نو کے سامان کے داخلے پر پابندی بھی جاری ہے۔

یہ خلاف ورزیاں امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی گذشتہ جمعہ اکتیس جولائی سنہ 2026ء کو روڈ میپ کے دوسرے مرحلے کا آغاز کرنے کے لیے نئے معاہدے تک پہنچنے کے حوالے سے کی گئی اس اعلان کے برعکس ہیں جس میں انہوں نے اس کا ذکر کیا تھا۔

یہ کشیدگی اس وقت پیش آ رہی ہے جب قابض فوجیں انسانی صورتحال کے مسلسل زبوں حالی اور شہریوں اور بے گھر افراد کی زندگیوں کو خطرے میں ڈالنے والے بڑھتے ہوئے خطرات کے درمیان غزہ پٹی کے مختلف علاقوں کو مسلسل نشانہ بنا رہی ہیں۔

قابض اسرائیل کی فوجیں دس اکتوبر سنہ 2025ء کو مصری شہر شرم الشیخ میں عرب اور امریکی ثالثی کے تحت دستخط ہونے والے جنگ کے خاتمے اور غزہ پٹی میں نسل کشی کے جرم کے معاہدے کی خلاف ورزیاں جاری رکھے

فلسطینی قوم قابض اسرائیلی حملوں کے جواب میں متحد ہو جائے: حماس

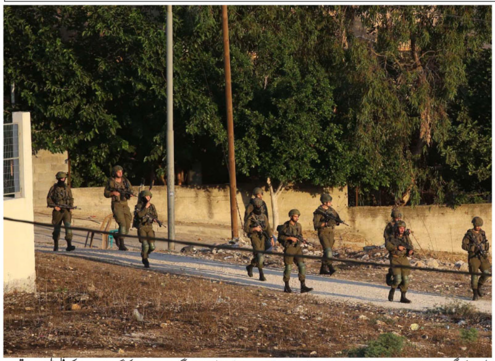

غزہ (ایجنسیاں): اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے کو جن اسرائیلی حملوں اور خلاف ورزیوں کا سامنا ہے، ان کے جواب میں وحدت، مزاحمت، زمین اور املاک پر ڈٹے رہنے اور حقوق کو تھامے رکھنے اور ہر ممکن ذرائع سے ان کے دفاع کا تقاضا کرتے ہیں۔

'حماس' کے رہنما عبدالرحمن شدید نے ایک پریس بیان میں کہا کہ مغربی کنارے کو قتل، یہودیانے، زمینوں پر ناجائز قبضے اور فلسطینیوں کو ان کے دیہاتوں اور قصبوں سے بے گھر کرنے کی کوششوں کا سامنا ہے۔

عبدالرحمن شدید نے فلسطینی عوام کو آپس میں متحد ہونے، شہداء کے لواحقین اور تباہ شدہ گھروں کے مالکان کی مدد کرنے، ہر ممکن طریقے سے ان کی معاونت کرنے، انہیں گلے لگانے اور ان کی ہمت و استقامت کو بڑھانے کی دعوت دی تاکہ قابض اسرائیل کو گھروں کو گرانے اور تباہ کرنے کے اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہونے سے روکا جا سکے۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مغربی کنارے میں شہداء اور مزاحمت کاروں کے گھروں کو تباہ کرنے کی قابض اسرائیلی پالیسی فلسطینی عوام کو اپنی سرزمین سے جڑے رہنے اور یہودی آبادکاروں اور قابض اسرائیل کی فوج کی دہشت گردی کا مقابلہ کرنے سے نہیں روک سکے گی۔

انہوں نے کہا کہ نابلس کے جنوب مغرب میں واقع گاؤں تل میں شہید فاروق رمضان کے گھر کو دھماکے سے اڑانا، ان کے الفاظ میں قابض اسرائیل کی سفاکیت اور فلسطینی عوام کے خلاف دہشت گردی اور اجتماعی سزا کے تمام ذرائع استعمال کرنے کی عکاسی کرتا ہے۔

قابض اسرائیلی فوج نے منگل کی صبح تل میں شہید فاروق رمضان کے اہل خانہ کا گھر اس الزام میں دھماکے سے اڑا دیا کہ وہ چوبیس جولائی سنہ 2026ء بروز جمعہ گاؤں میں کیے گئے اس قتلِ عام کے دوران ایک افسر اور ایک فوجی کو ہلاک کرنے کے ذمہ دار تھے، جس کے جواب میں کی گئی کارروائی کے نتیجے میں چار فلسطینی شہری شہید اور دیگر زخمی ہو گئے تھے۔

قابض اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے کے مختلف علاقوں بالخصوص الخلیل، جنین اور طوباس کی گورنریوں میں کئی فلسطینی تجارتی اور رہائشی تنصیبات کو مسمار کر دیا ہے۔

مغربی کنارے میں قابض اسرائیل کی افواج اور یہودی آبادکاروں کے حملوں میں شدید اور بے مثال اضافہ دیکھا جا رہا ہے، چنانچہ دیوار اور بستیوں کے خلاف مزاحمت کے کمیشن نے سنہ 2026ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہودی آبادکاروں کی جانب سے تین ہزار چار سو اٹھاسی سے زائد حملوں کے ارتکاب کو دستاویزی شکل دی ہے۔

کولمبیا نے گولان کی پہاڑیوں پر اسرائیلی دعویٰ تسلیم کر لیا

کولمبیا کی نئی مقرر کردہ اور دائیں بازو کی سخت گیر حکومت نے پیر کو گولان کی پہاڑیوں پر اسرائیل کا دعویٰ تسلیم کر لیا۔ 1967 میں اسرائیل نے شام سے چھین کر ان پر قبضہ کر لیا تھا۔ قبل ازیں امریکہ واحد ملک تھا جس نے 1981 میں اسرائیل کا اس علاقے سے الحاق تسلیم کیا تھا۔ کولمبیا کے صدر ایبلارڈو ڈی لا ایسپریلا نے جمعے کے روز اقتدار سنبھالا۔ انہوں نے ایک زوردار انتخابی مہم کے دوران اپنے ملک میں مسلح گروہوں سے نمٹنے کے لیے امریکہ اور اسرائیل سے گہرے تعلقات کا عزم کیا تھا۔ ان کی وزارت خارجہ نے اسی دن اسرائیل کا دعویٰ تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا تھا جب مغربی کولمبیا میں ایک شدید زلزلہ آیا۔ اس میں کم از کم 111 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ "کولمبیا کی حکومت اس سرزمین پر اسرائیلی خودمختاری نیز اس ریاست کا یہ حق تسلیم کرتی ہے کہ وہ بیرونی خطرات سے خود کو محفوظ رکھے۔" ایکس پر ایک بیان میں کہا گیا۔ نیز کہا، "کولمبیا تسلیم کرتا ہے کہ گولان کی پہاڑیوں پر اسرائیل کا کنٹرول اور خودمختاری برقرار رکھنا اس کے قومی دفاع کا ایک لازمی جزو ہے۔" اقوام متحدہ کا مؤقف ہے کہ سطح مرتفع گولان شام کا علاقہ ہے جو اسرائیل کے فوجی قبضے میں ہے۔ دعویٰ تسلیم کرنے پر اسرائیل کے وزیر خارجہ گیڈون سار نے اپنے "اچھے دوست" ڈی لا ایسپریلا کا شکریہ ادا کیا۔ "ہمارے تاریخی وطن میں یہودی لوگوں کے مسلسل وجود کی ضمانت کے لیے دفاعی سرحدیں ضروری ہیں۔" ایسپریلا کی تقریبِ حلف برداری میں شرکت کرنے والے سار نے ایکس پر پوسٹ کیا۔ گولان کی پہاڑیاں شام کا حصہ ہیں، اس بات کا اعادہ کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتیرس نے گذشتہ ماہ اسرائیل کے قبضے کو "مکمل طور پر ناقابلِ قبول" قرار دیا تھا۔ ڈی لا ایسپریلا کے بائیں بازو کے پیشرو صدر گستاو پیٹرو نے غزہ کی پٹی میں اسرائیلی جارحیت پر شدید تنقید کی اور اس سے سفارتی تعلقات منقطع اور کولمبیا میں اسرائیلی ہتھیاروں کی درآمد روک دی تھی۔ امریکی حمایت یافتہ کروڑ پتی صدر ڈی لا ایسپریلا نے اب اسرائیل سے تعلقات بحال کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ گذشتہ مہینے انہوں نے یروشلم میں کولمبیا کا سفارت خانہ کھولنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا جسے اسرائیل اپنا دارالحکومت سمجھتا ہے اور اس میں مقبوضہ فلسطین کا کچھ حصہ بھی شامل ہے۔ تاہم اسے بین الاقوامی سطح پر تسلیم نہیں کیا جاتا اور زیادہ تر ممالک تل ابیب سے اپنے سفارتی مشن چلاتے ہیں۔

ایٹمی توانائی ایجنسی کا شام میں خفیہ مقام سے جوہری مواد ہٹانے کا فیصلہ

واشنگٹن: امریکی ویب سائٹ 'ایکسیس' کے مطابق امریکی اور اسرائیلی حکام نے انکشاف کیا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے شامی حکومت اور اسرائیل کے ساتھ خفیہ مفاہمتی طے کر لی ہے جو شام کے اندر ایک خفیہ مقام پر محفوظ جوہری مواد کو ہٹانے کی راہ ہموار کرتی ہے اور اس عمل کی نگرانی بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کرے گی۔

امریکی حکام نے کہا کہ یہ پیش رفت شام کے حوالے سے ٹرمپ انتظامیہ کے نقطہ نظر کی عکاسی کرتی ہے، واشنگٹن کے شامی حکومت کے ساتھ قریبی تعلقات نے ممکنہ بحران کو روکنے میں کس طرح مدد کی۔

یہ اقدام ٹرمپ انتظامیہ اور بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کی طرف سے جوہری مواد کو محفوظ بنانے اور اس مقام کی حساسیت کی وجہ سے اسرائیل اور شام کے درمیان ممکنہ کشیدگی کو روکنے کے لیے کی جانے والی سفارتی کوششوں کے فریم ورک کے تحت اٹھایا گیا ہے۔

اسد کے دور میں خفیہ جوہری پروگرام

اس معاملے کا پس منظر سابق شامی صدر بشار الاسد کی حکومت کے تیار کردہ خفیہ جوہری پروگرام سے جڑا ہوا ہے جو کہ الکبر خفیہ جوہری ری ایکٹر کے گرد گھومتا تھا۔

اسرائیل نے سنہ 2007ء میں اس ری ایکٹر پر بمباری کی تھی جس سے شامی جوہری پروگرام کا بڑا حصہ تباہ ہو گیا تھا تاہم اس سے جڑے تحقیق، ترقی اور ذخیرہ اندوزی کے کئی مقامات برقرار رہے تھے اگرچہ ان میں سے زیادہ تر غیر فعال تھے۔

اسد حکومت کے خاتمے کے بعد بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی نے شامی نئی حکومت کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کیے جس نے ایجنسی کو الکبر ری ایکٹر اور شام کی سابقہ جوہری سرگرمیوں سے جڑے دیگر کئی مقامات کا دورہ کرنے کی اجازت دی۔ ''سائٹ 99'' اسرائیلی نگرانی میں ''ایکسیس'' ویب سائٹ کے مطابق 'سائٹ 99' کے نام سے جانی جانے والی تنصیب ان تنصیبات میں شامل ہے جن پر اسرائیل تقریباً دو سال سے گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔

اسرائیلی حکام کے مطابق اسد حکومت نے اس مقام پر جوہری مواد ذخیرہ کیا تھا جو الکبر جوہری ری ایکٹر پراجیکٹ کا حصہ تھا۔

ایک امریکی اہلکار نے بتایا کہ اس مواد میں "یلو یورینیم" شامل تھا جو کہ یورینیم کچے کی پروسیسنگ سے حاصل ہونے والا پاؤڈر ہے، جسے جوہری ایندھن کے چکر میں اس کی افزائش تک پہنچانے کے لیے بعد میں اضافی پروسیسنگ کے مراحل سے گزارا جا سکتا ہے۔

اہلکار نے مزید کہا کہ اسد حکومت نے الکبر تنصیب کے باقیات اور مواد کو بھی اس مقام پر ذخیرہ کیا تھا۔

امریکی اہلکار کے مطابق اس مقام پر موجود مواد کو جوہری ہتھیار بنانے کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا لیکن اسے "ڈرٹی بم" میں استعمال کیا جا سکتا ہے جو کہ روایتی دھماکہ خیز مواد ہے جس کا مقصد تابکار مواد کو پھیلانا اور کسی مخصوص علاقے کو آلودہ کرنا ہے نہ کہ جوہری دھماکہ کرنا ہے۔

اسرائیلی حکام نے بتایا کہ بشار الاسد حکومت کے خاتمے کے فوراً بعد اسرائیلی فوج نے اندر موجود مواد تک رسائی کو روکنے کے لیے اس مقام کے داخلی راستوں پر بمباری کی تھی۔

اسرائیل کی طرف سے دوبارہ حملہ کرنے کی دھمکی: ایک امریکی اہلکار کے مطابق ایک سال سے زیادہ عرصے تک اسرائیل اور امریکہ نے سائٹ 99 سے نمٹنے کے بہترین طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔

ایک اسرائیلی اہلکار کے مطابق اسرائیل نے ٹرمپ انتظامیہ پر واضح کر دیا تھا کہ وہ اس مقام پر جوہری مواد کے باقی رہنے کو قبول نہیں کرے گا اور اگر مواد کو نہ ہٹایا گیا کہ شام کی طرف سے اس تک پہنچنے کی کوئی کوشش سامنے آئی تو وہ دوبارہ اس پر حملہ کر دے گا۔

تاہم ایک امریکی اہلکار نے کہا کہ اسرائیل اپنے خدشات کے باوجود نئی فضائی کارروائی کرنے کے قریب نہیں تھا۔

آخر کار امریکہ اور اسرائیل اس نتیجے پر پہنچے کہ بہترین آپشن شامی حکومت سے مواد کو ہٹانے کی رضامندی حاصل کرنا ہے۔

ذرائع کے مطابق جب ٹرمپ انتظامیہ نے شامی حکومت کے سامنے یہ معاملہ اٹھایا تو شامی حکام نے کہا کہ انہیں اس مقام پر جوہری مواد کی موجودگی کا علم نہیں تھا۔

ایک امریکی اہلکار کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا گیا کہ امریکہ، اسرائیل اور شام میں بہت ہی کم لوگ اس معاملے سے آگاہ تھے۔

اہلکار نے مزید کہا کہ واشنگٹن نے شامی نئی حکومت کے ساتھ عملی تعلقات قائم کیے ہیں اور کہا کہ جب امریکہ مختلف فائلوں پر شامیوں کے ساتھ کام کرتا ہے تو وہ "اچھے شراکت دار" ثابت ہوتے ہیں۔

ایسی نقل و حرکت جس نے اسرائیل کے خدشات کو بڑھایا

اسرائیلی اور امریکی حکام کے مطابق اس مقام پر نگرانی کرنے والے اسرائیلیوں نے کچھ ہفتے قبل علاقے میں کچھ ایسی نقل و حرکت دیکھی جس سے اس شک کو ہوا ملی کہ شامی نئی حکومت معاہدے سے پیچھے ہٹ سکتی ہے اور جوہری مواد تک پہنچنے کی کوشش کر سکتی ہے۔ اسرائیلی حکام نے اس خدشات کا بھی اظہار کیا کہ ترکیہ شامی حکومت کو اس مقام پر موجود مواد تک پہنچنے میں مدد فراہم کر سکتا ہے۔

ٹرمپ انتظامیہ نے اسرائیل سے کوئی بھی اقدام نہ کرنے کی درخواست کی اور اس مسئلے کو حل کرنے کی کوششوں میں بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کو بھی شامل کر لیا۔

ان رابطوں کے نتیجے میں تقریباً تین ہفتے قبل بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی اور شامی حکومت کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئے جس کے تحت اس مقام سے جوہری مواد کو ہٹایا جانا ہے۔

مواد کو ہٹانے کا عمل ابھی شروع نہیں ہوا

امریکی حکام کا کہنا ہے کہ سائٹ 99 کے حوالے سے کام ابھی جاری ہے اور اب تک جوہری مواد کو اس مقام سے منتقل نہیں کیا گیا ہے۔ ایک امریکی اہلکار نے یہ بھی مزید کہا کہ متعلقہ فریق طے شدہ نتیجے سے مطمئن ہیں اور انہوں نے امید ظاہر کی کہ مواد کو ہٹانے کا عمل جلد شروع ہو جائے گا اور سال کے آخر سے پہلے مکمل کر لیا جائے گا۔

سائٹ 99 سے وابستہ جوہری مواد کی منتقلی کا عمل شامی حکومت اور بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کے درمیان ہم آہنگی سے مشروط ہے جبکہ اس فائل پر امریکی اور اسرائیلی نگرانی بھی جاری ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

کب جواب دوگے

حکومت آخر کار طلباء کے خلاف پولیس کارروائی کے معاملے پر وزیر داخلہ امت شاہ سے جواب طلب کرنے کے لیے تیار دکھائی دیتی ہے۔ پیر کو پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے لوک سبھا میں کہا کہ حکومت ایوان میں جنتر منتر پر طلباء کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے تیار ہے، اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ تفصیل سے جواب دینے کے لئے تیار ہیں، لیکن اپوزیشن کو ان کا پورا جواب سننا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ''کانگریس اور اپوزیشن سے درخواست ہے کہ وہ وزیر داخلہ کے جواب سے خوفزدہ نہ ہوں، نہ بھاگیں۔ انہیں پورا جواب ضرور سننا چاہیے۔'' سوال یہ ہے کہ حکومت یہ کیوں مانتی ہے کہ اپوزیشن ایوان میں وزیر داخلہ کے جواب سے خوفزدہ ہوکر بھاگ جائے گی۔ سچ تو یہ ہے کہ پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے آغاز سے ہی اپوزیشن پارٹیاں وزیر داخلہ سے جواب کا مطالبہ کر رہی ہیں، لیکن وزیر داخلہ امت شاہ ابھی تک ایوان میں حاضر نہیں ہوئے ہیں۔ اب، جیسا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس ختم ہونے کو ہے، حکومت یہ کہہ رہی ہے کہ وزیر داخلہ دھمکی آمیز لہجے میں جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔ دریں اثناء اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ پارلیمنٹ گزشتہ پندرہ دنوں سے تعطل کا شکار ہے، لیکن وزیر داخلہ ایوان میں پیش نہیں ہوئے۔ اپوزیشن طلبہ کے معاملے پر متحد ہے اور مسلسل وزیر داخلہ کے استعفیٰ اور وزیر اعظم سے معافی کا مطالبہ کر رہی ہے۔ راہل گاندھی کے مطابق، "امیت شاہ پارلیمنٹ میں آئیں گے اور کچھ عمومی مسائل پر تقریر کریں گے۔ سوال ہمیشہ یہ رہا ہے کہ انہیں یہ واضح کرنا چاہیے کہ دہلی میں ہمارے نوجوانوں پر گولی چلانے کا حکم کس نے دیا؟ پیلٹ گن کا استعمال کیا گیا، طلباء کو کیلوں سے جڑی لاٹھیوں سے مارا گیا۔ انہیں واضح طور پر بتانا چاہیے کہ آیا انہوں نے یہ حکم دیا تھا یا نہیں۔'' راہل گاندھی کے مطابق ''اگر انہوں نے احکامات دیے ہیں تو وہ ہمارے بچوں پر گولی چلانے کے مجرم ہیں، اور اگر وہ اس واقعے سے لاعلم تھے تو وہ نااہل ہیں۔ دونوں صورتوں میں انہیں استعفیٰ دے دینا چاہیے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ اب حکومت اچانک کہہ رہی ہے کہ وزیر داخلہ ایوان میں بولنے کے لیے تیار ہیں۔ ہمیں اس کی من گھڑت باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں۔ ہم اس میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ آیا اس نے ہمارے بچوں پر فائرنگ کا حکم دیا تھا۔ پہلے اسے اس معاملے کو پوری طرح واضح کرنا چاہیے۔ دریں اثنا، منگل کو لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے کہا کہ حکومت کی طرف سے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس میں باضابطہ طور پر کہا گیا ہے کہ وزیر داخلہ طلبہ کے معاملے پر ایوان کو جواب دینے کے لیے تیار ہیں۔ حکومت نے طلبہ کے معاملے پر وزیر داخلہ کے جواب سے اتفاق کیا۔ تاہم اپوزیشن مطمئن نہیں ہوئی۔ بالآخر ہنگامہ آرائی کے باعث ایوان کی کارروائی پورے دن کے لیے ملتوی کردی گئی۔ قابل ذکر ہے کہ 20 جولائی کو شروع ہونے والے پارلیمنٹ کے مانسون سیشن میں ایک دن بھی اچھی طرح سے کام نہیں ہوسکا ہے اور ہنگامہ آرائی کی وجہ سے کارروائی روزانہ ملتوی ہوتی رہی ہے۔ تاہم اس دوران حکومت نے ہنگامہ آرائی کے درمیان کئی بل بغیر بحث کے منظور کر لیے۔ تکنیکی طور پر، یہ درست ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر بلوں کو بحث کے بغیر منظور کرلیا جائے تو اسے پارلیمانی روایت کے مطابق نہیں سمجھا جاسکتا۔ درحقیقت ایوان کی کارروائی چلانے کی ذمہ داری بنیادی طور پر حکمران جماعت پر عائد ہوتی ہے۔ تاہم حکمران جماعت بھی شاید اس میں کوئی خاص دلچسپی نہیں رکھتی۔ اگر حکومت چاہتی تو وزیر داخلہ ایوان میں آکر اپوزیشن کے سوالوں کے جواب دے سکتے تھے، اس طرح تعطل ٹوٹ گیا۔ اب جبکہ سیشن ختم ہونے میں صرف دو دن باقی ہیں، کیا وزیر داخلہ امیت شاہ سے ایوان میں آکر جواب دینے کی توقع کی جاسکتی ہے؟

سبط اکبر حضرت امام حسن علیہ السلام

سید سرفراز عباس رضوی کراروی

حضرت امام حسنؑ امیر المؤمنین علیؑ اور حضرت فاطمہ زہراؑ کے لخت جگر حضرت رسول خداؐ و محسنہ اسلام جناب خدیجۃ الکبریٰ کے نواسے اور مسلمانوں کے دوسرے امام ہیں خداوند عالم نے آپ کو بھی تمام فضائل وکمالات سے بہرہ ور فرمایا ہے آپ امام معصوم افضل زمانہ اور علم لدنی کے مالک تھے۔

آپ کی ولادت باسعادت: مؤرخین عامہ وخاصہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت امام حسنؑ شب ۱۵ رمضان المبارک ۳ھ بمقام مدینہ منورہ پیدا ہوئے، ملاحظہ ہو (اسد الغابہ، اصابہ، طبقاۃ الکبریٰ، استیعاب، کشف الغمہ، مناقب آل ابی طالب و اعلام الوریٰ وغیرہ) ام الفضل (لبابہ) ناقل ہیں کہ ولادت سے قبل میں نے عالم رؤیا میں یہ دیکھا کہ رسول خداؐ کے جسم مبارک کا ایک ٹکڑا میرے گھر میں آپہنچا ہے میں بیدار ہوئی اور خواب کو رسول اکرمؐ سے بیان کیا آپ نے ارشاد فرمایا اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری بیٹی فاطمہؑ کے شکم اطہر سے عنقریب ایک بچہ متولد ہوگا جس کی پرورش و پرداخت تم کروگی، شیخ صدوق علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب امام حسنؑ کی ولادت ہوئی اور آپ حضور اکرمؐ کی خدمت اقدس میں لائے گئے تو آپ بچہ کو دیکھ کر بے حد مسرور ہوئے اور اس کے دہن مبارک میں اپنی زبان مطہر دے دی (علل الشرائع) علامہ مجلسیؒ کا بیان ہے کہ آنحضرتؐ نے نوزائیدہ بچہ کو آغوش میں لیکر پیار کیا اور داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت فرمانے کے بعد اپنی زبان ان کے منہ میں دیدی امام حسنؑ اسے چوسنے لگے اس کے بعد آپ نے دعا کی خدایا اس کو اور اسکی اولاد کو اپنی بناہ میں رکھنا (بحار الانوار از علامہ مجلسی)

آپ کا نام نامی و اسم گرامی: روایت میں ہے کہ امام حسنؑ کی ولادت کے بعد اسم گرامی حمزہ تجویز ہو رہا تھا لیکن آنحضرتؐ نے بحکم خدا موسیٰؑ وزیر ہارون کے فرزند کے نام شبر پر حسنؑ نام رکھا، یہ بھی مروی ہے کہ امام حسن کی پیدائش کے بعد جبرائیل امین نے سرور کائنات کی خدمت اقدس میں ایک سفید ریشمی رومال پیش کیا جس پر حسن لکھا ہوا تھا۔ علامہ نسابہ ابوالحسین کا کہنا ہے کہ خداوند عالم نے فاطمہؑ کے دونوں شاہزادوں (حسن وحسینؑ) کا نام انظار عالم سے مخفی رکھا تھا یعنی آپ حضرات سے پہلے کوئی بھی حسن وحسین کے نام سے موسوم نہیں ہوا۔

آپ کی کنیت اور القاب: آپ کی کنیت ابو محمد ہے اور آپ کے مشہور القاب میں طیب، تقی، سبط، سید کے علاوہ ناصح اور امین بھی ہے۔ کتاب مطالب السؤل، ص ۲۲۱ مطبوعہ لکھنؤ میں ہے کہ آپ کا سید لقب خود آنحضرتؐ کا عطا کردہ ہے۔

آپ کا حلیہ مبارک: مؤرخین کا بیان ہے کہ حضرت کی آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی غلافی خوشنما تھیں، رخسار پتلے کتابی خط وخال کے تھے کلائیاں گول گاؤدم تھیں، ڈاڑھی گنجان کانوں کی لو تک بل کھائی ہوئی تھی گردن ایسی بلند اور روشن گویا چاندی کی صراحی تھی شانے اور بازو گدگدے اور بھرے بھرے تھے، سینہ چوڑا چکلا تھا قد درمیانہ تھا آپ کی صورت زیبا نہایت ہی حسین اور نورانی تھی وسمہ کا خضاب کرتے تھے آپ کے بال گھونگھر والے تھے، بدن خوبصورت اور سڈول تھا۔

امام حسنؑ حضرت رسول اکرمؐ کی نگاہ میں: ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ اسامہ بن زید کہتے تھے کہ ایک ضرورت کے تحت میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا حسن وحسینؑ میرے دو فرزند ہیں اے خدا ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے بلکہ ان کے دوستوں تک سے محبت فرما۔ ایک صحابی کا بیان ہے کہ میں نے رسول کریمؐ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ ایک کندھے پر امام حسنؑ کو اور ایک پر امام حسینؑ کو بٹھائے ہوئے لے جارہے تھے اور باری باری دونوں کا منہ چوم رہے تھے (اصابہ جلد۲، ص۱۲) ایک دن حضرت رسول خداؐ امام حسنؑ کو کندھے پر سوار کئے ہوئے کہیں لئے جارہے تھے کسی نے کہا اے صاحبزادے تمہاری سواری کس قدر اچھی ہے یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا یہ کہو کہ کس قدر اچھا سوار ہے (اسد الغابہ، جلد۲، ص۱۵)

امام حسنؑ اور ترجمانی وحی: بحار الانوار جلد ۱۰، ص ۱۹۳ میں ہے کہ امام حسنؑ کا وطیرہ تھا کہ آپ انتہائی کم سنی کے عالم میں اپنے نانا پر نازل ہونے والی وحی من وعن اپنی والدہ ماجدہ کو سنا دیا کرتے تھے ایک دن حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اے بنت رسولؐ میرا جی چاہتا ہے کہ میں حسنؑ کو ترجمانیٔ وحی کرتے ہوئے خود دیکھوں اور سنوں، سیدہ نے امام حسنؑ کے پہنچنے کا وقت بتا دیا ایک دن امیر المؤمنین حسنؑ سے پہلے داخل خانہ ہوگئے اور گوشہ میں چھپ کر بیٹھ گئے امام حسنؑ حسب معمول تشریف لائے اور ماں کی آغوش میں بیٹھ کر وحی سنانا شروع کردی لیکن تھوڑی دیر کے بعد عرض کی مادر گرامی آج زبان وحی ترجمان میں لکنت اور بیان مقصد میں رکاوٹ ہو رہی ہے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے بزرگ محترم مجھے دیکھ رہے ہیں۔ یہ سن کر حضرت امیر المومنین نے دوڑ کر امام حسنؑ کو آغوش میں اٹھالیا اور بوسہ دینے لگے۔

منبر رسولؐ سے اترنے کا حکم: محب طبری تحریر فرماتے ہیں کہ امام حسنؑ ایک دن مسجد رسولؐ سے گزرے آپ نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر منبر رسولؐ پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ سے رہا نہ گیا اور منبر کے قریب تشریف لے جا کر فرمانے لگے "انزل عن منبر ابی" میرے باپ کے منبر سے اتر آؤ یہ تمہارے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے یہ سن کر وہ منبر سے اتر آئے اور امام حسنؑ کو اپنی آغوش میں بٹھا لیا (ریاض النضرہ، ص۱۲۸ طبع مصر)

امام حسنؑ کی عبادت: ابن فتال نیشاپوری امام زین العابدینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا امام حسنؑ زبردست عابد بے مثل زاہد افضل ترین عالم تھے آپ ہمیشہ پیدل حج فرماتے تھے آپ اکثر موت، عذاب، قبر، صراط اور بعثت ونشور کو یاد کرکے رویا کرتے تھے جب آپ وضو کرتے تو آپ کے چہرے کا رنگ زرد ہو جایا کرتا اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو بید کے مثل کانپنے لگتے تھے، آپ جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تو اس وقت تک خاموش بیٹھے رہتے جب تک کہ سورج طلوع نہ ہوجائے۔ (روضۃ الواعظین وغیرہ)

صلح حسنؑ اور جنگ حسینؑ: صلح اور جنگ دو متضاد لفظ ہیں صلح کا لفظ کلام عرب میں اس وقت بولا جاتا ہے جب فساد باقی نہ رہے اور مصالحہ اس قرارداد کو کہتے ہیں جس سے نزاع دور ہو جائے اور صاحبان سیاست کے نزدیک صلح اس کو کہتے ہیں جس کو بعد کچھ شرائط پر لڑائی روک دی جائے (مجمع الطالب، ص ۵۵۵) اور جنگ اسے کہتے ہیں جس کے دامن میں صلح کا امکان نہ ہو، صلح امکان جنگ کے مفقود ہونے پر اور جنگ امکان صلح کے فقدان پر ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ آنحضرتﷺ نے موقع صلح پر صلح حدیبیہ کیا اور مواقع جنگ میں بیشمار جہاد کیئے اور حضرت علیؑ نے موقع صلح میں خاموشی اور گوشہ نشینی اختیار کی اور موقع جنگ میں جمل وصفین کا معرکہ سر کیا امام حسنؑ کیلئے جنگ ممکن نہ تھی اس لئے انہوں نے صلح کی اور امام حسینؑ کیلئے صلح ممکن نہ تھی اس لئے انہوں نے جنگ کی اور از روئے حدیث رسول اکرمؐ اپنے مقام پر دونوں عمل درست اور ممدوح ہوئے "امامان قاما اقعدا" یہ دونوں امام حسنؑ وامام حسینؑ ہر حال میں واجب الاطاعۃ ہیں چاہے جنگ کریں یا صلح۔

آپ کی ایک کرامت: اعمش سے روایت ہے کہ ایک بدمعاش شخص نے حضرت امام حسنؑ کے مزار مطہر پر پائخانہ کردیا جس کی واجہ سے "جن و جعل ینبح کما ینبح الکلاب ثم مات فسمع یعوی فی قبرہ" اس کو جنون ہوگیا اور وہ کتوں کی طرح سے بھونکنے لگا اور اسی حالت میں مرگیا جب دفن کیا گیا تو اسکی قبر سے بھی کتے کے بھونکنے کی سی آواز آتی رہی۔ (نور الابصار شبلنجی ص ۱۲۴ و اسعاف الراغبین برحاشیہ نور الابصار ص ۲۰۰ وحلیۃ الاولیاء وتاریخ دمشق)

آپ کی شہادت: علماء عامہ وخاصہ کا بیان ہے کہ امام حسنؑ کو جعدہ بنت اشعث آپ کی بیوی نے پینے کے پانی میں زہر ملا دیا جس وپی کر آپ کی شہادت واقع ہوئی مؤرخین کا بیان ہے کہ آپ بتاریخ ۲۸ صفر ۵۰ھ کو دار فانی کو خیر باد کہہ کر بہشت بریں کو روانہ ہوئے مزار اقدس جنت البقیع مدینہ منورہ میں مرجع خلائق ہے۔

آپ کی ازواج، اولاد اور سلسلہ نسل: امام علیہ السلام کے نو بیویاں تھیں اور اولاد میں ۸ بیٹے اور ۷ بیٹیاں تھیں نام اس طرح سے ہیں۔ سید زید، سید حسن مثنیٰ، سید عمر، سید قاسم، سید عبد اللہ، سید عبد الرحمان، سید حسین اثرم، سید طلحہ۔ ام الحسن، ام الحسین، فاطمہ، ام عبد اللہ، فاطمہ، ام سلمہ اور رقیہ۔ علماء انساب کا اتفاق ہے کہ امام حسنؑ کی نسل دو فرزند سید زید اور سید حسن مثنیٰ سے آج تک باقی اور موجود ہے، علامہ ابن صبان مصری لکھتے ہیں "والعقب الصحیح الموجود الآن من الحسن السبط لزید والحسن المثنیٰ لا غیر" (اسعاف الراغبین ص۲۰۱ مطبوعہ بیروت ومطالب السؤل، ص۲۳۹ طبع لکھنؤ)

سید زید بن امام حسن علیہ السلام: آپ ابلج کے لقب سے مشہور تھے، علامہ شبراوی رقم طراز ہیں کہ آپ نہایت جلیل القدر کریم الطبع اور پاکیزہ نفس تھے (اتحاف بحب الاشراف، ص۱۳۱ طبع مصر) آپ صدقات رسولؐ کے متولی بھی تھے ۱۲۰ھ میں ۹۰ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ آپ کے ایک فرزند سید حسن تھے جن سے آپ کی نسل آگے بڑھی ہے (عمدۃ الطالب، ص۶۸ طبع نجف ۱۹۶۱ء)

سید حسن مثنیٰ ابن امام حسنؑ: ۴۴ھ میں مدینہ منورہ میں متولد ہوئے آپ کی مادر گرامی خولہ بنت منظور بن زبان بن سیار تھیں (سر السلسلۃ العلویہ ص ۵) علامہ حمید زیدی شہید قلم بند کرتے ہیں کہ "کان علیہ السلام مشہوراً فضلہ و ظاھراً نبلہ کانت لہ مواقف عظیمہ فی کربلا و کان فارساً" جناب حسن مثنیٰ فضائل وکمالات میں معروف میدان نبرد کے شہسوار تھے آپ نے کربلا کے میدان میں شجاعت کے خوب جوہر دکھائے تھے اور زندہ بچ گئے تھے (حدائق الوردیہ جلد اول، ص۱۳۴) آپ کی زوجہ گرامی جناب سیدہ فاطمہ بنت حسینؑ (کبریٰ) تھیں جن کے بطن شریف سے تین صاحبزادے آغوش مادر میں آئے سید عبد اللہ محض، سید ابراہیم غمر اور سید حسن مثلث انہیں تینوں سے آپ کی نسل پھولی پھلی ہے آپ کی نسل مبارک سادات حسنی الحسینی کہلاتی ہے۔

□□□

منقبت بارگاہ امام حسن علیہ السلام

سہیل کاکوروی

پرتو حسن محمد روئے خندان حسن
روح کی تسکین کا باعث ہے عرفان حسن

آشتی الفت تواضع درگزر مہر و وفا
سارے یہ اوصاف یہ الفاظ قربان حسن

تھا جہاد نفس ان کا وہ پیام صلح کل
لائق تقلید ہے کردار تابان حسن

ارتقائے رنگ حق اجرائے خوشبوئے رسول
اور مرکز ان کا انفاس علی جان حسن

ہیں وہ سردار شباب اہل جنت ہیں وہی
دیکھنا فردوس کی رعنائی میں شان حسن

اس کی کیا تفسیر لکھ پائے بھلا میرا قلم
دوش پاک حسن عالم اور چوگان حسن

جان لو انسانیت تب پائے گی راہ ہدیٰ
جب بسالے گی وہ خود میں روح ایمان حسن

یافت کا ان کی وصیلہ میرے مرشد ہی تو ہیں
مصطفےٰ حیدر قلندر عکس فیضان حسن

شعر میرے مدح میں ان کی در نایاب ہیں
میری جانب جب ہوئی تھی چشم مرجان حسن

مجھ کو حاصل ہے غلامی پنجتن کی اے سہیل
مجھ پہ ہوگا بالیقیں محشر میں دامان حسن

زندگی: موت کے دھانے پر

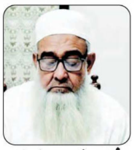

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

موسم باراں آگیا، رم جھم برستا بادل، امنڈتے ہوئے دریا، پشتوں پر شگاف ڈالتی پانی کی لہریں، گلی کوچوں، گاؤں مرغزاروں، کھیت کھلیانوں کو جل تھل کرتا آب رواں، طبیعت میں انبساط وسرور پیدا کرتا ہے، دل کی کلیاں کھلتی ہیں اور دماغ میں خاص کیف پیدا ہوتا ہے؛ لیکن یہ کیفیت ان لوگوں کی ہوتی ہے جو دور سے ساحل کا نظارہ کرتے ہیں، رہ گئے وہ لوگ جن کے کچے مکان اس کی زد میں آتے ہیں، جن کی لہلہاتی کھیتیاں تباہ ہوتی ہیں، جنہیں روٹی روزی کے لالے پڑتے ہیں، جنہیں پینے کا پانی دستیاب نہیں ہوتا اور جنہیں قضائے حاجت کے لیے سخت مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کے دل کی کلیاں اس موسم میں کھلنے سے پہلے مرجھا جاتی ہیں، ان کے دل ہر چہار طرف اُگے سبزہ کے باوجود ویرانی، دہشت زدگی اور خزاں رسیدگی کے شکار ہوتے ہیں۔

ہر سال حکومت وعدے کرتی ہے، مصیبت آنے پر ریلیف کا کام شروع کرتی ہے، جو بندر بانٹ کی وجہ سے ضرورت مندوں تک کم اور دوسروں تک زیادہ پہنچ جاتا ہے۔ موسم برسات سے قبل بڑے بلند بانگ دعوے کیے جاتے ہیں اخبارات میں وزراء، زعماء اور مقامی لیڈران کے بیانات چھپتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دریاؤں کی طغیانی اس بار ہماری تیاری اور کارگزاریوں کے طفیل مات کھا جائے گی، اور ہمیں ان مراحل سے نہیں گزرنا ہوگا، جن سے ماضی میں سابقہ پڑتا رہا ہے، لیکن جب موسم باراں آتا ہے، ساری احتیاطی تدابیر تاش کے پتوں اور پھوس کی جھونپڑیوں کی طرح ناپائیدار ثابت ہوتی ہیں اور تار عنکبوت کی طرح سارا بند ٹوٹ جاتا ہے، پھر گاؤں، کھیت، کھلیان، بل کھاتی پگڈنڈیاں، سب پانی پانی ہوجاتے ہیں، اور ہم اپنے وعدوں اور تدبیروں کی شکست وریخت پر پانی پانی ہوجاتے ہیں، دیکھتے دیکھتے سب کچھ ختم ہوجاتا ہے، جس پٹ سن کی بدولت مہاجنوں سے رقم کی ادائیگی کا وعدہ کیا گیا تھا، کار خیر کی ادائیگی کے منصوبے بنائے گئے تھے، لڑکیوں کے ہاتھ پیلے کرنے کے خوش کن خواب سجوئے گئے تھے، ریت کی دیوار کی طرح بیٹھ جاتے ہیں، پریشان حال انسان، روتے، بلکتے بچے، مرد وعورت کی ناخوابیدہ آنکھیں، اور دور خلاؤں میں دیکھتا کسان، حساس دلوں کو پریشان کرکے رکھ دیتا ہے، اور انسانی خدمت کے جذبے سے سرشار افراد اور تنظیمیں جو اللہ کے فضل سے اس مصیبت سے بچی ہوتی ہیں، امدادی کام شروع کرتی ہیں، جس سے کچھ اشک شوئی ہوپاتی ہے؛ لیکن سارے نقصان کی تلافی اور بھرپائی کہاں ممکن ہے؟

ہر سال کی طرح امسال بھی کچھ ایسا ہی ہوا ہے، آسام اور اڈیشہ سے بھیانک سیلاب کی خبریں مسلسل اور متواتر آرہی ہیں، بیشتر علاقے سیلاب کی زد میں ہیں، لگی لگائی فصل تباہ ہوگئی ہے، حکام کے مطابق تقریباً پینتالیس ہزار تین سو اکتالیس ہیکٹر اراضی اب بھی زیر آب ہے، جس کے باعث دھان کے ساتھ مختلف فصلوں کو سخت نقصان پہونچا ہے، سیلاب میں ہلاک ہونے والوں کی مجموعی تعداد چھہتر تک پہونچ گئی ہے، مکانات زمیں بوس ہوگئے ہیں، رپورٹ کے مطابق تین ہزار سات سو اکہتر مکانات مکمل طور پر تباہ ہوچکے ہیں، جب کہ بارہ ہزار نو سو ستاسی مکانات کو جزوی نقصان پہونچا ہے، سڑکیں ٹوٹ گئی ہیں، آمد ورفت کے ذرائع مسدود ہیں۔ مزدوروں کو کام نہیں مل رہا ہے۔ اور کسان پانی اترنے کے بعد کھاد بیج کے لیے ابھی سے سوچ کر ہلکان ہو رہے ہیں۔

امارت شرعیہ کی ریلیف ٹیم نے ان دونوں صوبوں سے ہمیں جو رپورٹیں بھیجی ہیں وہ انتہائی سنگین اور دلدوز ہیں، رپورٹ کے مطابق آسام کے ۲۱/ ریونیو سرکلوں کے تحت آنے والے چھ سو بائیس گاؤں اب بھی سیلاب کی زد میں ہیں، جہاں مجموعی طور پر تین لاکھ بتیس ہزار چھ سو اناتالیس افراد متاثر ہوئے ہیں، سب سے زیادہ متاثر ہونے والے اضلاع میں شیوساگر، چرائیدیو، گولاگھاٹ، جورہاٹ، ناگاؤں، سونیت پور اور کامروپ شامل ہیں، لوگ محفوظ مقام تک پہونچنے کے لیے ڈینگی کشتی اور کیلے کے تھم سے بنی کشتیوں کا استعمال کر رہے ہیں، جلد منتقل ہونے کے خیال سے زیادہ سے زیادہ لوگ ان کشتیوں پر سوار ہوجاتے ہیں، جس کی وجہ سے کشتی کے ڈوب جانے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، بربادی کے اعتبار سے سرکاری راحت رسانی کا کام بھی کافی کمزور ہے، صرف ایک سو پندرہ ریلیف مراکز کام کر رہے ہیں، جن میں اکاسی امدادی کیمپ اور چونتیس امداد تقسیم کے مراکز ہیں، ان کیمپوں میں اس وقت بتیس ہزار چار سو تہتر افراد مقیم ہیں، ، آسام سے متصل ناگالینڈ میں بھی مسلسل بارش اور زمین کھسکنے کی وجہ سے قہر برپا ہے، فضائیہ کی جانب سے یہاں امدادی کام جاری ہے، سو سے زیادہ متاثرین کو محفوظ مقامات تک پہونچایا گیا ہے، یہاں مون اور لونگ لنگ اضلاع زیادہ متاثر ہیں، راحت رسانی میں کمی کی وجہ سے عورتوں وبچوں کی حالت مزید ابتر ہے، موجودہ صورت حال میں اگر فوری طور پر متاثرہ لوگوں تک کھانے پینے کی اشیاء، سر چھپانے کے لیے پلاسٹک اور بچوں کے لیے بسکٹ اور دودھ کے پیکٹ نہیں پہنچائے گئے تو مزید ہلاکتوں کا قوی اندیشہ ہے۔

اڈیشہ کی بات کریں تو ضلع بالاسور اور شمالی اضلاع سیلاب سے خاصے متاثر ہیں، وہاں سیلاب کی صورت حال انتہائی سنگین ہے، شمالی اڈیشہ کے سبرنا ریکھا، بدھبالنگ، جالاکا اور سترانی جیسی ندیاں خلیج بنگال پر گہرے دباؤ سے ہونے والی بارش سے ابال پر ہیں اور ان کا پانی گاؤں تک پہونچ کر ضروریات زندگی کو برباد کرکے رکھ دیا ہے، پوری، کٹک، جگت سنگھ پور، کینڈراپارا اور جاج پور سمیت بیش تر اضلاع سیلاب سے بری طرح متاثر ہیں، کئی مقامات پر ندی پر بنے پل بہہ گیے ہیں، پوری ضلع کے کشبھ درانڈی میں پچیس فٹ پانی خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہا تھا، کہا جاتا ہے کہ یہ تباہی کٹک میں منڈالی بیراج سے 12,10,426 کیوسک پانی چھوڑنے کی وجہ سے آئی ہے۔

ایسے تشویش ناک حالات میں ریلیف اور راحت رسانی کے کام میں امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کا اپنا امتیاز رہا ہے اور اس نے ہمیشہ مصیبت زدگان کی مدد، مؤثر اور مربوط انداز میں کی ہے، اس بار بھی حضرت امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم کے حکم کے مطابق ناظم امارت شرعیہ مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی کی ہدایت، مولانا احمد حسین قاسمی معاون ناظم امارت شرعیہ اور مولانا عبد اللہ انس قاسمی مرکزی دار القضاء کی قیادت، کٹک کے جواں سال اور فعال قاضی مولانا صبغۃ اللہ قاسمی کی رہنمائی میں امارت شرعیہ کے مبلغین کے ساتھ جامعہ رحمانی مونگیر کے اساتذہ وطلبہ دن رات آسام اور کٹک میں راحت رسانی کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں، مقامی معاونت کے علاوہ مرکزی دفتر امارت شرعیہ سے انہیں کمک پہونچائی جارہی ہے، پہلے مرحلہ میں ان علاقوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے اور ان آبادیوں کو راحت پہونچائی جا رہی ہے، جہاں بربادی زیادہ ہے اور جنہیں امداد کی سخت ضرورت ہے، اگلے مرحلے کے لیے سارے متاثر اضلاع میں سروے کا کام جاری ہے، امارت شرعیہ کی کوشش ہے کہ ہماری امدادی ٹیم گھر گھر پہونچ کر ان کی اشک شوئی کرے اور ہر ممکن مدد پہونچائے۔ مصیبت کی اس گھڑی میں حکومت کے وزراء، ایم۔ایل اے، ایم۔ایل۔سی، گرام پنچایت کے مکھیا اور دوسرے سیاسی وسماجی ورکروں کو ترجیحی بنیاد پر فوراً اس کام میں لگ جانا چاہیے، امارت شرعیہ کی مجلس شوریٰ، عاملہ، ارباب حل وعقد کے ارکان، نقباء اور نائبین نقباء کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ مصیبت کی اس گھڑی میں متاثرین کی پریشانی کو دور کرنے اور امداد رسانی کے لیے آگے آئیں۔

ہمیں امید ہے کہ اس کام کے لیے حسب سابق اہل خیر آگے آئیں گے۔ اپنے پریشان حال بھائیوں کی مدد کے لیے، جن کی آنکھیں آپ کی طرف ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہی ہیں، قبل اس کے کہ ان کے بکھرے سپنے اور منتشر خواب انھیں مایوسی میں مبتلا کردیں، ہم سب کو اپنی بہترین صلاحیتیں اس کام کے لیے لگا دینی چاہئے۔ اہل دولت وثروت کو اس طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اگر خود سے پہونچانا ممکن نہ ہو تو امارت شرعیہ کے بیت المال میں رقم جمع کرائیں، مختلف اضلاع میں امارت شرعیہ کے نمائندے ریلیف کے لیے مال واسباب کی فراہمی میں لگے ہوئے ہیں، ان کا بھرپور تعاون فرمائیں، تاکہ امارت شرعیہ کے کارکنان اور مبلغین آپ کی طرف سے متاثرین میں راحت رسانی کا کام پورے طور پر انجام دے سکیں، یہ اپنے بھائیوں کی مدد بھی ہوگی اور ابتلاء عام سے بچ جانے کا اللہ کی بارگاہ میں شکریہ بھی۔

ooo

تین ممالک، ایک معاہدہ اور چوتھا کھلاڑی

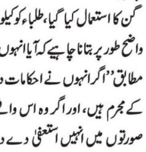

فہیم اختر (لندن)

میں نے ایک ہندوستانی فلم ''تھری ایڈیٹس'' دیکھی تھی، جو کافی مقبول بھی ہوئی۔ فلم کے تین کردار اپنی اپنی الجھنوں، خوابوں اور مشکلات کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے رہتے ہیں۔ آج جب میں سعودی عرب، ترکی اور پاکستان کے درمیان ہونے والے نئے دفاعی معاہدے کو دیکھتا ہوں تو نہ جانے کیوں مجھے وہی ''تھری ایڈیٹس'' یاد آرہی ہے۔

فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں تین دوست تھے اور یہاں تین ممالک ہیں۔ وہاں معاملہ تعلیم اور زندگی کا تھا، یہاں معاملہ دفاع، سیاست اور شاید آنے والے وقت کی ایک بڑی علاقائی بساط کا ہے۔ سعودی عرب، ترکی اور پاکستان نے مکہ مکرمہ میں ایک مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ اس معاہدے کی بنیادی بات یہ ہے کہ تینوں میں سے کسی ایک ملک پر مسلح حملہ تینوں پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ بظاہر یہ ایک دفاعی معاہدہ ہے، جس کا مقصد تینوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون اور اجتماعی دفاعی صلاحیت کو مضبوط بنانا ہے۔ یہ بات اپنی جگہ خوش آئند ہے۔ تین مسلم ممالک کا ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا ہونا، اپنی سلامتی کے لیے مشترکہ حکمت عملی بنانا اور بیرونی جارحیت کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کا عہد کرنا بظاہر ایک مثبت پیش رفت ہے۔ لیکن میرے ذہن میں اس معاہدے کو دیکھ کر خوشی سے زیادہ کچھ سوالات پیدا ہوئے ہیں۔ اور شاید ان سوالات کو اٹھانا ضروری بھی ہے۔ کیونکہ عالمی سیاست میں کبھی کبھی اصل کہانی وہ نہیں ہوتی جو معاہدے کے الفاظ میں لکھی جاتی ہے، بلکہ وہ ہوتی ہے جو ان الفاظ کے پیچھے چھپی ہوتی ہے۔

ایک حملہ، تین جواب؟ معاہدے میں کہا گیا ہے کہ اگر تینوں میں سے کسی ایک ملک پر مسلح حملہ ہوتا ہے تو اسے تینوں پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ یہ جملہ بہت مضبوط ہے۔ لیکن میں سوچتا ہوں کہ اس کا عملی مطلب کیا ہوگا؟ اگر کل سعودی عرب پر حملہ ہوتا ہے تو پاکستان کیا کرے گا؟ کیا پاکستان اپنی فوج سعودی عرب بھیجے گا؟ کیا ترکی بھی فوجی کارروائی کرے گا؟ کیا تینوں ممالک مشترکہ کمان قائم کریں گے؟ کیا فضائی دفاع ایک دوسرے کے حوالے کیا جائے گا؟ کیا بحری افواج مشترکہ طور پر کارروائی کریں گی؟ یا پھر یہ معاہدہ صرف سیاسی اور سفارتی حمایت تک محدود رہے گا؟ معاہدے کے اعلان میں ان سوالات کے واضح جوابات سامنے نہیں آئے۔ اور یہی ابہام مجھے سب سے زیادہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی ملک پر حملہ تینوں پر حملہ تصور کیا جائے گا تو پھر اس کے دفاع کی ذمہ داری بھی واضح ہونی چاہیے۔ آخر جنگ جذبات سے نہیں، واضح حکمت عملی سے لڑی جاتی ہے۔

یہ معاہدہ ایسے وقت میں کیوں؟ یہ سوال بھی بہت اہم ہے۔ آج مشرق وسطیٰ کئی برسوں سے مسلسل جنگ اور کشیدگی کی لپیٹ میں ہے۔ 7 اکتوبر 2023 کے بعد اسرائیل اور فلسطین کا تنازع ایک وسیع علاقائی بحران میں تبدیل ہوا۔ لبنان، شام، ایران، عراق اور خلیجی ممالک تک اس کے اثرات پہنچے۔ ایران اور اسرائیل کے درمیان براہ راست جنگی کارروائیوں نے صورت حال کو مزید خطرناک بنا دیا۔ خلیجی ممالک پر میزائل حملوں کے خدشات بڑھے۔ تیل کی تنصیبات، سمندری راستے اور عالمی توانائی کی سپلائی خطرے میں پڑی۔ ایسے ماحول میں سعودی عرب کا ترکی اور پاکستان کے ساتھ دفاعی معاہدہ کرنا معمولی واقعہ نہیں۔ یہ تینوں ممالک پہلے ہی ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ پاکستان اور سعودی عرب کے دفاعی تعلقات کئی دہائیوں پر محیط ہیں۔ پاکستانی فوج سعودی فوجی اہلکاروں کی تربیت اور تکنیکی تعاون میں پہلے بھی کردار ادا کرتی رہی ہے۔ ترکی اور پاکستان کے دفاعی تعلقات بھی تیزی سے مضبوط ہوئے ہیں۔ سعودی عرب ترکی سے ڈرونز سمیت دفاعی ساز وسامان خرید رہا ہے۔ تو پھر آج کا معاہدہ صرف ایک رسمی دستاویز نہیں بلکہ پہلے سے موجود تعلقات کو ایک نئے دفاعی فریم ورک میں لانے کی کوشش بھی ہوسکتا ہے۔

اس معاہدے میں ایران کا نام شاید براہ راست نہیں لیا گیا، لیکن کیا موجودہ علاقائی حالات کو دیکھتے ہوئے ایران کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے؟ میرا خیال ہے کہ نہیں۔ ایران اس وقت مشرق وسطیٰ کی سب سے اہم علاقائی طاقتوں میں سے ایک ہے۔ سعودی عرب اور ایران کے درمیان ماضی میں شدید کشیدگی رہی ہے۔ اگرچہ دونوں ممالک کے تعلقات میں بہتری کے ادوار بھی آئے، لیکن حالیہ جنگی صورت حال نے ایک بار پھر پورے خطے کو غیر یقینی صورتحال سے دوچار کر دیا ہے۔ ایسے میں سعودی عرب کا پاکستان اور ترکی کو اپنے دفاعی دائرے میں شامل کرنا ایک طرح سے خطے میں طاقت کا نیا توازن پیدا کرنے کی کوشش بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ توازن صرف دفاع کے لیے ہے یا آنے والے دنوں میں کسی بڑے تصادم کا پیش خیمہ بن سکتا ہے؟ اور یہاں سے میری تشویش شروع ہوتی ہے۔ میں ایک بات صاف کہنا چاہتا ہوں۔ میں یہ دعویٰ نہیں کر رہا کہ سعودی عرب، ترکی اور پاکستان کے اس معاہدے کے پیچھے امریکہ اور اسرائیل کا ہاتھ ہے۔ میرے پاس ایسا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے کوئی حتمی ثبوت نہیں۔ تاہم کیا یہ ممکن نہیں کہ امریکہ اور اسرائیل، ایران کے خلاف حالیہ جنگی مہم کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال میں ایک نئے علاقائی دفاعی نظام کو اپنے مفادات کے لیے استعمال کرنے کی کوشش کریں؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ ایران کے بعد خطے کے دوسرے ممالک کو بھی کسی بڑے تنازع کی طرف دھکیلا جائے؟ اور کیا یہ ممکن نہیں کہ اس نئے کھیل کا آغاز براہ راست امریکہ یا اسرائیل کے ذریعے نہیں بلکہ علاقائی اتحادیوں کے ذریعے ہو؟

یہ سوالات شاید آج عجیب لگیں۔ لیکن عالمی سیاست میں کل جو بات ناقابلِ تصور ہوتی ہے، کبھی کبھی چند ماہ بعد وہ حقیقت بن کر ہمارے سامنے کھڑی ہوتی ہے۔ (جاری)

سی جے پی کی جانب سے اب سرکاری اسکولوں کی سہولیات کے سماجی آڈٹ کے لیے مہم شروع

نئی دہلی، (صحافت بیورو) کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے بانی ابھیجیت دیپکے نے دیہی ہندستان کے سرکاری اسکولوں میں بنیادی ڈھانچے کا اندازہ لگانے اور اس میں سدھار لانے کے لیے ایک ملک گیر شہریوں کی قیادت والی مہم کا اعلان کیا ہے۔ یہ پہل شہریوں، سرپرستوں اور گاؤں کے رہنماؤں کو متحد ہو کر سرکاری اسکولوں کی بنیادی سہولیات میں سدھار کا مطالبہ کرنے کیلئے حوصلہ افزائی کرے گی۔ اس کی خاص توجہ کسان اور مزدور خاندانوں کے بچوں کے لیے بہتر اور محفوظ تعلیمی ماحول یقینی بنانے پر ہے۔ دیہی ہندستان پر مرکوز اس زمینی مہم کے بارے میں مسٹر دیپکے نے کہا کہ اصل ہندستان گاؤں میں بستا ہے۔ مہم کے منتظمین کے مطابق، آزادی کے بعد ملک میں بنیادی ڈھانچے کی بڑے پیمانے پر ترقی ہوئی ہے، لیکن کئی دیہی سرکاری اسکول اب بھی بجلی، محفوظ پینے کے پانی اور استعمال کے قابل بیت الخلاء جیسی ضروری سہولیات سے محروم ہیں۔ ان اسکولوں میں صفائی کے ناقص نظام کا سب سے زیادہ اثر طالبات پر پڑتا ہے۔ مہم کے منتظمین نے سوال اٹھایا کہ کیا ہمارے گاؤں کے بچے ملک کے مستقبل کا حصہ نہیں ہیں؟ کیا وہ ہماری قوم کا حصہ نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہر بچے کو معیاری تعلیم کے ساتھ محفوظ اور بہتر سیکھنے کا ماحول ملنا چاہیے۔ منتظمین کے مطابق، یوم آزادی صرف ملک کی کامیابیوں کو یاد کرنے کا موقع نہیں، بلکہ دیہی علاقوں کے ان سرکاری اسکولوں کی صورتحال پر توجہ دینے کا بھی موقع ہے، جہاں بڑی تعداد میں بچوں کا مستقبل سنور رہا ہے۔ مہم کا آغاز ہنگولی گاؤں سے ہوگا، جہاں مسٹر دیپکے مقامی سرپنچ سے ملاقات کر کے سرکاری اسکولوں کی صورتحال سدھارنے اور انہیں ضروری سہولیات سے پوری طرح لیس کرنے کے تدابیر پر بات چیت کریں گے۔ سی جے پی نے ملک بھر کے سرپنچوں سے بھی اپنے اپنے گاؤں کے سرکاری اسکولوں کی صورتحال سدھارنے کی اس پہل میں شامل ہونے کی اپیل کی ہے۔ مہم کے تحت اسکولوں میں سدھار سے پہلے اور بعد کی تصویریں سوشل میڈیا پر شیئر کی جائیں گی۔ ساتھ ہی، اپنے گاؤں کے سرکاری اسکولوں میں نمایاں سدھار کرنے والے سرپنچوں کو عوامی طور پر عزت افزائی کرنے کا منصوبہ ہے۔ سرپنچوں کی پہل کے ساتھ مہم کے تحت شہریوں کی شرکت سے اسکولوں کا سماجی آڈٹ بھی کیا جائے گا۔

'مختلف مذاہب، ایک وطن، ایک ہندوستانی شناخت'

اندریش کمار نے 'آؤ جڑوں سے جڑیں' مہم کی قیادت کرتے ہوئے نفرت سے پاک ہندوستان کا عزم دلایا

نئی دہلی، (صحافت بیورو): ملک میں بڑھتے ہوئے سماجی فاصلے، باہمی عدم اعتماد اور نفرت کے واقعات کے درمیان مسلم راشٹریہ منچ نے قومی راجدھانی سے ایک بڑی سماجی مہم کا مضبوط پیغام دیا ہے۔ راج گھاٹ میں واقع گاندھی اسمرتی درشن میں منعقدہ کانفرنس میں 'آؤ جڑوں سے جڑیں' مہم کو ملک بھر میں آگے بڑھانے کا عزم کیا گیا۔ کانفرنس کا مرکزی پیغام واضح تھا کہ ہندوستان میں رہنے والے لوگوں کے عبادت کے طریقے، مذہبی عقائد اور روایات مختلف ہوسکتی ہیں لیکن ان کا وطن، قومی شناخت اور مشترکہ ورثہ انہیں ایک دوسرے سے جوڑتا ہے۔ پروگرام میں شریک سماجی، علمی اور مذہبی نمائندوں نے کہا کہ اگر معاشرے کو نفرت اور کشیدگی سے باہر نکالنا ہے تو اس کا حل صرف سیاسی بحث میں نہیں ہوسکتا۔ اس کے لیے لوگوں کے درمیان براہ راست مکالمہ اور سماجی رشتوں کو مضبوط بنانا بھی ضروری ہے۔ پروگرام کی صدارت مسلم راشٹریہ منچ کے رہنما اور آر ایس ایس کے سینئر لیڈر اندریش کمار نے کی۔ اپنے خطاب میں انہوں نے ہندوستانی معاشرے کو اپنی جڑوں، تاریخ اور مشترکہ ورثے کو سمجھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ کسی شخص کا مذہب اس کے عقیدے کا معاملہ ہوسکتا ہے اور اس کا طریقہ عبادت مختلف ہوسکتا ہے لیکن اس سے اس کی ہندوستانی شناخت ختم نہیں ہوجاتی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی سرزمین پر رہنے والے لوگوں کے درمیان صدیوں سے مشترکہ رشتے اور طرز زندگی موجود رہے ہیں۔ اس لیے معاشرے کو ان چیزوں کی تلاش کرنی چاہیے جو لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہیں نہ کہ ان معاملات کو بڑھانا چاہیے جو فاصلے پیدا کرتے ہیں۔ اندریش کمار نے کہا کہ ہم ہندوستانی تھے اور ہم ہندوستانی ہیں۔ اس سفر کا امتحان ہمیں ہر روز اور 24 گھنٹے دینا ہوگا۔ انہوں نے زور دیا کہ ہندوستانیت صرف بولنے کی چیز نہیں ہے بلکہ اسے انسان کے کردار، سوچ اور معاشرے کے تئیں ذمہ داری میں بھی نظر آنا چاہیے۔ 'آؤ جڑوں سے جڑیں' مہم کے مقصد کی وضاحت کرتے ہوئے اندریش کمار نے کہا کہ ہر شخص کو اپنے خاندان، آباؤ اجداد اور نسب یا شجرے کے بارے میں معلومات ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جب انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے آباؤ اجداد کون تھے۔ وہ کہاں رہتے تھے اور ان کا سماجی اور ثقافتی ورثہ کیا تھا تو اپنی مٹی اور معاشرے کے ساتھ اس کا تعلق مضبوط ہوتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اپنی جڑوں کو جاننے کا مطلب کسی دوسرے مذہب یا برادری کو کمتر سمجھنا نہیں ہے۔ بلکہ یہ اپنی شناخت کو سمجھنے اور اپنے ورثے کا احترام کرنے کا عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو فسادات۔ چھوا چھوت۔ آلودگی۔ ناخواندگی اور بے روزگاری سے آزاد کرانے کیلئے معاشرے کو نفرت کے بجائے محبت، مکالمے، بھائی چارے اور امن کو مضبوط کرنا ہوگا۔ یہ مذہب تبدیل کرنے کی مہم نہیں بلکہ دلوں کو جوڑنے کی کوشش ہے۔ اندریش کمار نے مہم کے بارے میں کسی بھی غلط فہمی کو دور کرتے ہوئے کہا کہ 'آؤ جڑوں سے جڑیں' مذہب تبدیل کرنے کی مہم نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا مقصد ہندوستان کے لوگوں کو اپنے مشترکہ ورثے کو سمجھنے۔ ایک دوسرے کے عقائد اور مذہبی جذبات کا احترام کرنے اور ہندوستانی اتحاد کو مضبوط بنانے میں مدد دینا ہے۔

پروفیسر سید سراج الدین اجملی شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے چیئرمین مقرر

نئی دہلی، (صحافت بیورو)، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے ممتاز استاد، محقق اور معروف شاعر پروفیسر سید سراج الدین اجملی کو شعبۂ اردو کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ آج انھوں نے شعبے کے باقاعدہ چیئرمین کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ انھوں نے اپنے پیش رو پروفیسر قمرالہدیٰ فریدی سے چارج لیا۔ پروفیسر اجملی کے تقرر کو شعبۂ اردو کی علمی، تحقیقی اور ادبی روایت کے لیے اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ پروفیسر سراج اجملی کا شمار اردو کے ان معروف اساتذہ میں ہوتا ہے، جنھوں نے تدریس، تحقیق، تنقید اور شاعری کے میدان میں اپنی منفرد شناخت قائم کی ہے۔ ان کی علمی دلچسپیوں میں کلاسیکی اور جدید اردو غزل اور اردو شاعری کی تاریخ و روایت کے موضوعات بہت نمایاں ہیں۔ سراج اجملی کی پیدائش سکندر پور (بلیا) اتر پردیش میں ہوئی۔ الٰہ آباد میں ابتدائی رسمی تعلیم کے بعد پروفیسر سراج اجملی نے کانپور یونیورسٹی سے بی اے کیا۔ پھر انھوں نے دہلی یونیورسٹی سے 1989 میں اردو میں ایم اے کی سند حاصل کی۔ اسی سال انھوں نے جونیئر ریسرچ فیلوشپ (JRF) کا امتحان بھی پہلی کوشش میں پاس کیا۔ بعدازاں دہلی یونیورسٹی میں ہی انھوں نے معروف ادیب و نقاد پروفیسر قمر رئیس کی نگرانی میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے لئے تحقیقی مقالے مکمل کیے۔ تدریسی اور علمی زندگی کے ساتھ ساتھ سراج اجملی کا تعلق نشریاتی دنیا سے بھی رہا۔ وہ آل انڈیا ریڈیو، دہلی کی اردو سروس سے بھی وابستہ رہے۔ علمی سفر کے مختلف مراحل طے کرنے کے بعد 1997 میں وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ اردو سے بحیثیت لکچرر وابستہ ہوئے اور اب پروفیسر کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پروفیسر سراج اجملی کی نمایاں شناخت کلاسیکی اردو اور فارسی شعر و ادب کے ایک سنجیدہ اسکالر کی ہے۔ ان کی علمی شخصیت کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ وہ اردو کی کلاسیکی روایت کو جدید تناظر میں سمجھنے اور نئی نسل سے متعارف کرانے کے قائل ہیں۔ سراج اجملی کی ادبی شخصیت کا ایک قابل ذکر پہلو تاریخ گوئی جیسے مشکل فن سے ان کی گہری دلچسپی بھی ہے۔ موجودہ عہد میں سراج اجملی کا شمار ان معدودے چند معاصر شعرا میں ہوتا ہے، جو اس فن میں باقاعدگی سے طبع آزمائی کرتے ہیں۔

راجدھانی کے سرکاری اسکولوں میں پرنسپل اور وائس پرنسپل کے 828 عہدے خالی

یو پی ایس سی کے بھرتی اشتہار سے ہوا انکشاف

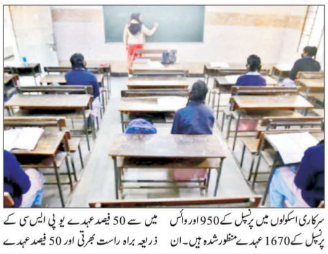

نئی دہلی، (صحافت بیورو): یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) کے حالیہ بھرتی اشتہار کے مطابق دہلی کے سرکاری اسکولوں میں پرنسپل اور وائس پرنسپل کے 828 عہدے خالی ہیں۔ ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن (ڈی او ای) دہلی میں تقریباً 1090 سرکاری اسکول چلاتی ہے۔ جمعہ (7 اگست) کو ڈی او ای کے ذریعہ جاری کردہ ایک سرکلر کے مطابق سرکاری اسکولوں میں پرنسپل کیلئے 124 اور وائس پرنسپل کیلئے 704 عہدے خالی ہیں، جس میں براہ راست بھرتی کے ذریعہ بھرے جانے والے مجموعی عہدوں کی تعداد 828 ہوگئی ہے۔ سرکلر میں کہا گیا ہے کہ دہلی حکومت میں 124 پرنسپل اور 704 وائس پرنسپل کی براہ راست بھرتی کیلئے 25 جولائی سے 14 اگست تک درخواست طلب کیے گئے تھے۔ دہلی کے سرکاری اسکولوں میں پرنسپل کے 950 اور وائس پرنسپل کے 1670 عہدے منظور شدہ ہیں۔ ان میں سے 50 فیصد عہدے یو پی ایس سی کے ذریعہ براہ راست بھرتی اور 50 فیصد عہدے پرموشن سے بھرے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ براہ راست بھرتی کے لیے مقررہ 475 پرنسپل کے عہدوں میں سے 124 عہدے خالی ہیں۔ پرموشن کوٹے میں تقریباً 250 پرنسپل عہدے بھرے ہوئے ہیں، جبکہ تقریباً 225 عہدے خالی ہیں۔ وائس پرنسپل کے 835 عہدے براہ راست بھرتی کے لیے مقرر ہیں، جن میں سے 704 عہدے خالی ہیں۔

پرموشن کوٹے کے تحت تقریباً 400 عہدوں پر ایڈ-ہاک وائس پرنسپل کام کر رہے ہیں۔ وائس پرنسپل کے پرموشن کوٹے میں تقریباً 435 عہدے اب بھی خالی ہیں۔ ایسوسی ایشن کے مطابق دونوں زمروں میں بڑی تعداد میں عہدے خالی ہونے کے سبب اسکولوں کے انتظامی کام متاثر ہو سکتے ہیں۔

تاریخی طبیہ کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے: ڈاکٹر سید احمد خان

بھارتیہ چکتسا پریشد کی تشکیل جلد کی جائے: طبی کانگریس دہلی

نئی دہلی، (صحافت بیورو): آل انڈیا یونانی طبی کانگریس دہلی اسٹیٹ کی ایک اہم میٹنگ میں تنظیم کے سکریٹری جنرل ڈاکٹر سید احمد خاں نے خطاب میں کہا کہ یونانی طب کے فوائد عوام کو زمینی سطح پر مسلسل پہنچانے اور اس شعبے میں تعلیم و تحقیق کو فروغ دینے کیلئے تاریخی طبیہ کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ طب یونانی صدیوں سے رائج سائنٹفک طریقہ علاج ہے اور اس کا فائدہ زیادہ سے زیادہ عوام تک پہنچتا رہے، اسی مقصد کے تحت اس عظیم ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ ڈاکٹر سید احمد خاں نے کہا کہ اس طبیہ کالج کو یونیورسٹی میں تبدیل کرنے کیلئے تقریباً تمام بنیادی سہولیات اور وسائل پہلے سے موجود ہیں۔ صرف حکومت کی جانب سے سنجیدہ اور عملی کوشش کی ضرورت ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس سلسلے میں کوئی بڑا مالیاتی مسئلہ نہیں ہے، کیونکہ طبیہ کالج کے پاس 25 ایکڑ سے زائد اراضی موجود ہے، جو ایک یونیورسٹی کے قیام کیلئے کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس تاریخی کالج میں پہلے ہی سے آیوروید اور یونانی کی دو فیکلٹیز موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ریجمنل تھراپی کی فیکلٹی بھی قائم کی جاسکتی ہے، جبکہ دیگر تقریباً 14 شعبوں کو مرحلہ وار ترقی دے کر یونیورسٹی کے تقاضوں کے مطابق تیار کیا جاسکتا ہے۔ تاریخی اعتبار سے یہ طبیہ کالج ہندوستان میں آیوروید اور طب یونانی کے فروغ کے حوالے سے انتہائی اہم مقام رکھتا ہے۔ اس ادارے کی تاریخی حیثیت، وسیع اراضی اور پہلے سے موجود تعلیمی و طبی ڈھانچے کو دیکھتے ہوئے اسے مزید ترقی دینے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر خاں نے مزید کہا کہ اگر حکومت سنجیدگی سے کوشش کرے تو اس طبیہ کالج کو یونیورسٹی میں تبدیل کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ اسکے ذریعے اعلیٰ طبی تعلیم، تحقیق، علاج اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ یونانی و آیورویدک طب کو فروغ دیا جاسکتا ہے اور عوام کو قدرتی طریقہ علاج کی سہولت بڑے پیمانے پر فراہم کی جاسکتی ہے۔ میٹنگ کی صدارت ڈاکٹر شکیل احمد نے کی۔ میٹنگ میں اتفاق رائے سے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ آیورویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یونیورسٹی کا درجہ دینے کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں۔

اس موقع پر دہلی بھارتیہ چکتسا پریشد کی تشکیل کا مطالبہ دہرایا گیا۔ واضح ہو کہ گزشتہ تقریباً دس سال سے پریشد تحلیل ہے۔ جس کی وجہ سے آیوروید اور یونانی ڈاکٹروں کو مختلف نوعیت کی مشکلات کا سامنا ہے۔ میٹنگ میں اظہار خیال کرنے والوں میں ڈاکٹر احسان احمد صدیقی، ڈاکٹر محمود عالم، ڈاکٹر غیاث الدین صدیقی، ڈاکٹر فیضان احمد صدیقی، ڈاکٹر شمس الدین آزاد، ڈاکٹر فہیم ملک اور ایڈووکیٹ شاہ جبیں قاضی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ تمام شرکاء کا شکریہ ڈاکٹر خورشید عالم نے ادا کیا۔

سی ڈی او ای، جامعہ ملیہ اسلامیہ میں داخلہ کی تاریخ میں توسیع

پہلے سے موجود 49 کورسیز کے ساتھ ساتھ 11 نئے پروگرام کا بھی آغاز

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن ایجوکیشن (سی ڈی او ای)، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اپنے تمام پروگراموں میں داخلے کے لیے درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ میں توسیع کر کے اسے 8 ستمبر 2026 کردیا ہے۔ اس سے قبل آخری تاریخ 10 اگست 2026 تھی۔ مزید برآں، اپنے تعلیمی دائرہ کار کو وسیع کرنے اور طلبہ کو متعلقہ تعلیمی، لسانی اور عملی مہارتیں حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرنے کے لیے، سینٹر نے موجودہ انچاس پروگراموں کے علاوہ، موجودہ تعلیمی سیشن 27-2026 کے دوران 11 نئے سرٹیفکیٹ اور ڈپلومہ پروگرام بھی متعارف کرائے ہیں۔ سی ڈی او ای، کے تعلیمی پروگراموں میں یہ توسیع فاصلاتی اور آن لائن تعلیم تک رسائی کو بڑھانے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ کی کوششوں کا حصہ ہے۔ نئے پروگراموں کے اضافے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مظہر آصف اور رجسٹرار پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی نے متعلقہ اور مہارت پر مبنی پروگراموں کے ذریعے تعلیمی مواقع کو بہتر کرنے اور یونیورسٹی کی رسائی کو وسیع کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ میں توسیع کی سفارش سی ڈی او ای کے ڈائریکٹر پروفیسر اسلم خان نے متعدد امیدواروں کی جانب سے موصول ہونے والی درخواستوں کے بعد کی تھی۔ پروفیسر خان نے اس بات کا اعادہ کیا کہ سی ڈی او ای ایسے تعلیمی پروگرام پیش کرنے پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے جو اعلیٰ تعلیم اور ملازمت کے مواقع کی بدلتی ہوئی ضروریات سے ہم آہنگ ہوں۔ بی ایڈ اور ایم بی اے (او ڈی ایل) کے لیے داخلہ ٹیسٹ اب 22 اگست کے بجائے 19 ستمبر 2026 کو منعقد ہوگا۔ دونوں پروگراموں کیلئے امتحان مرکز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے کیمپس میں ہی ہوگا اور اس کی اطلاع ایڈمٹ کارڈ کے ذریعے دی جائے گی۔ نئے متعارف کردہ سرٹیفکیٹ پروگراموں میں مختلف زبانوں (فرانسیسی، ہسپانوی، چینی، فارسی، عربی اور روسی)، فوٹوگرافی اور ویڈیو ایڈیٹنگ، اینکرنگ اور براڈکاسٹ پریزنٹیشن، اور انڈین نالج سسٹم شامل ہیں۔ نئے پروگراموں میں مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل میڈیا میں ڈپلومہ اور کنفلکٹ انالیسس اینڈ پیس بلڈنگ میں ایڈوانسڈ ڈپلومہ بھی شامل ہے۔ داخلے کے لیے شارٹ لسٹ کیے گئے امیدواروں کو ان کے رجسٹرڈ ای میل کے ذریعے دستاویز کی تصدیق کیلئے مطلع کیا جائے گا۔ دستاویزات کی تصدیق اور فیس جمع کرانے کا عمل 26 ستمبر سے 6 اکتوبر 2026 تک کیا جائے گا جب کہ داخلہ سے متعلق کاروائیاں مکمل کرنے کی آخری تاریخ 10 اکتوبر 2026 ہے۔

اخلاق اور تعلیم سے ہی ہوگی بچوں کی صحیح تربیت: کرنل طاہر مصطفیٰ

نئی دہلی، (صحافت بیورو): جامعہ ہمدرد یونیورسٹی کے رجسٹرار اور ماہر تعلیم کرنل طاہر مصطفیٰ نے کہا کہ کسی بھی قوم کا مستقبل بہترین خاندانوں سے جڑا ہوا ہے، ان کے بقول بہترین قوم وہی ہے جو بہترین خاندان بناتی ہیں۔ ایک خصوصی ملاقات میں مسٹر مصطفیٰ نے کہا کہ ایک مثالی خاندان کی بنیاد اخلاق محبت اور تعلیم پر رکھی جاتی ہے، گھر کو امن و اخوت کا مرکز بنانا چاہیے اور دعا و عبادت کو روزمرہ کی زندگی کا لازمی حصہ بنانا چاہیے۔ کرنل طاہر مصطفیٰ نے اس بات پر زور دیا کہ گھروں میں اچھے اخلاق کو فروغ دیا جائے اور محبت و احترام کا ماحول پیدا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جب گھر کے اندر تربیت اچھی ہوگی تو باہر کا معاشرہ خود بخود بہتر ہو جائے گا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ بچوں کی تربیت صرف ڈگریوں سے نہیں ہوتی بلکہ اچھی تعلیم کے ساتھ کردار سازی بھی ضروری ہے، والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کو کتابوں کے ساتھ ساتھ اقدار اور انسانیت کا سبق بھی دیں تاکہ وہ ایک اچھے شہری ہونے کا ثبوت پیش کریں۔ اپنی گفتگو کے آخر میں طاہر مصطفیٰ نے کہا کہ اگر ہم اپنے ہر گھر کو علم عبادت اور محبت کا گہوارہ بنالیں تو ایک صالح اور مضبوط معاشرے کی تشکیل یقینی ہے۔ جامعہ ہمدرد کے رجسٹرار کرنل طاہر مصطفیٰ کے مطابق خاندان ہی سے بہترین قوم بنتی ہیں، گھر امن و اخوت کا مرکز بنے تو معاشرہ صالح ہوگا اور سماج میں ایک الگ پہچان قائم ہوگی جس سے وہ اپنے گھر اپنے وطن خاندان اور ملک کا نام روشن کرسکیں گے۔

بہتر معاشرے کی تشکیل کیلئے کریکٹر ڈیولپمنٹ بلڈنگ کا قیام

نئی دہلی، (صحافت بیورو): اقلیتی ترقیاتی کونسل کے چیئرمین محمد ریاض نے بتایا ترقی کے اس دور میں انسان آگے بڑھنے میں اخلاق، کردار، انسانیت سے بہت دور ہوتا جا رہا ہے جو بہتر معاشرے کیلئے نقصان کا باعث ہے۔ اس وقت معاشرے میں ایسے ادارے کی ضرورت ہے جہاں پر تہذیب، اخلاق، اتحاد، کردار اور انسانیت کا درس دیا جائے۔ کریکٹر ڈیولپمنٹ بلڈنگ ایک ایسا ادارہ ہے جسکے ذریعہ عوام کو بہتر انسان بنانے کی تعلیم دی جائے گی۔ ادارے کے اساتذہ، اخلاق، کردار، انسانیت، لیڈرشپ، اتحاد، وطن پرستی، وغیرہ عنوان پر تعلیم دینگے جس سے یہ نوجوان بہتر طالبعلم، بہتر انسان بن کر دنیا کے کسی بھی شعبے میں ترقی حاصل کریں تاکہ بہتر معاشرے کی تشکیل ہو۔ سماجی تنظیموں اور افراد کو چاہئے وہ اپنے قصبے، شہر اور صوبوں میں کریکٹر ڈیولپمنٹ بلڈنگ ادارے قائم کریں جہاں سے قوم کے نوجوان بہتر تعلیم، بہتر انسان، بہتر لیڈر، بہتر، سیاسی، سماجی نمائندہ بنیں کیوں کہ دورِ حاضرہ میں آج لوگ تعلیم حاصل کر کے کامیاب تو ہو رہے ہیں لیکن وہ انسانیت سے دور ہوتے جا رہے ہیں ان میں انسانی ہمدردی برائے نام ہے اس لئے ایسے ادارے کی ضرورت ہے جو انسان کو اسکی زندگی کے اصل مقصد سے واقف کرائیں اور اس میں انسانی ہمدردی اور وطن پرستی کا جذبہ زندہ کرنا۔ تعلیم حاصل کر کے کامیابی حاصل کرنا کمال نہیں اصل کمال تو کامیابی کے ساتھ انسان بنے رہنا کمال ہے یہ کریکٹر ڈیولپمنٹ بلڈنگ ادارہ اس میدان میں اپنی خدمات انجام دے گا۔ بہت جلد اسی حوالے سے اقلیتی ترقیاتی کونسل کی جانب سے سیمینار منعقد کیا جائے گا۔ یہ ادارے کا مقصد کسی خاص طبقے کو فائدہ پہنچانا نہیں بلکہ ملک کے نوجوانوں کے مستقبل کو بہتر بنا کر ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔

نوجوان خواتین کو فطری نسوانی خصوصیات کے ساتھ بااختیار اور مضبوط کردار ادا کرنے کی ترغیب

جی آئی او دہلی کی ملک گیر مہم میں جی آئی او کے زونز، یونٹس اور یونیورسٹی کیمپس کی سطح پر مختلف آن لائن اور آف لائن سرگرمیوں کا انعقاد

نئی دہلی، (صحافت بیورو): گرلز اسلامک آرگنائزیشن (جی آئی او) دہلی نے نیشنل فیڈریشن آف گرلز اسلامک آرگنائزیشن (این ایف جی آئی او) کی جانب سے یکم تا 31 اگست منعقد کی جانے والی ملک گیر مہم 'ایمبریسنگ فیمنینٹی' میں شرکت کا اعلان کیا ہے۔ ایک ماہ تک جاری رہنے والی اس مہم کے تحت ملک بھر میں جی آئی او کے زونز، یونٹس اور یونیورسٹی کیمپس کی سطح پر مختلف آن لائن اور آف لائن سرگرمیوں کا انعقاد کیا جائے گا۔ مہم کا بنیادی مقصد نوجوان خواتین کو اپنی فطری نسوانی خصوصیات کے ساتھ بااختیار اور مضبوط کردار ادا کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ مہم اس تصور کو فروغ دیتی ہے کہ مضبوط اور بااختیار بننے کیلئے نرمی، جذباتی گہرائی، حساسیت، صبر اور قبولیت جیسی فطری خصوصیات کو ترک کرنا ضروری نہیں، بلکہ یہ خصوصیات بھی عورت کی قوت کا حصہ ہوسکتی ہیں۔ مہم کے منتظمین کے مطابق آج کی نوجوان خواتین بیک وقت دو متضاد دباؤ کا سامنا کر رہی ہیں۔ ایک طرف روایتی پدرانہ سوچ خواتین پر گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کا اضافی بوجھ ڈالتی ہے، جبکہ دوسری جانب بااختیاری کا ایک ایسا تصور پیش کیا جاتا ہے جس میں نرمی، جذبات اور حساسیت کو کمزوری سمجھ کر ترک کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ مہم ان دونوں انتہاؤں کے بجائے ایک متوازن راستہ پیش کرتی ہے، جہاں نسوانیت نہ کوئی مسلط کردہ کردار ہے اور نہ ایسی کمزوری جس پر قابو پانا ضروری ہو، بلکہ عورت کی فطری اور باوقار شناخت کا حصہ ہے۔ مہم کی بنیاد اسلامی تصور فطرت پر رکھی گئی ہے، یعنی وہ فطری اور متوازن مزاج جس پر انسان کی تخلیق ہوئی ہے۔

مہم میں وجدان، پرورش کا جذبہ، صبر، حساسیت اور جذباتی گہرائی جیسی نسوانی خصوصیات کو کمزوری کے بجائے قوت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی تاریخ کی عظیم خواتین، بالخصوص حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت مریمؑ کی زندگیوں کو مثال کے طور پر پیش کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ نرمی اور جرأت، حساسیت اور استقامت ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ ایک ساتھ موجود رہنے والی خصوصیات ہیں۔ جی آئی او دہلی کی جانب سے مہم کے دوران مختلف یونٹس اور کیمپس میں مباحثے، مقابلے، آن لائن سرگرمیاں اور تخلیقی مواد پر مشتمل پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ ان سرگرمیوں کا مقصد نوجوان خواتین کو اپنی فطری شناخت اور صلاحیتوں سے دوبارہ جوڑنا، حد سے زیادہ کام اور ذہنی دباؤ کے حوالے سے صحت مند حدود متعین کرنے میں مدد دینا اور باہمی تعاون و جذباتی نشوونما کے لیے معاون ماحول فراہم کرنا ہے۔

مہم کے چار بنیادی مقاصد میں نوجوان خواتین کو اپنی فطری نسوانی شناخت اور فلاح سے دوبارہ جوڑنا، زندگی کے مختلف شعبوں میں خواتین کی منفرد صلاحیتوں اور کردار کو اجاگر کرنا، مغربی لبرل بیانیوں اور داخلی پدرانہ دباؤ کو سمجھتے ہوئے متوازن رویہ اختیار کرنے کے قابل بنانا اور باہمی تعاون، جذباتی صحت اور مثبت نشوونما کے لیے مضبوط نیٹ ورک تشکیل دینا شامل ہے۔ مہم کے تصوراتی نوٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ بااختیاری کا مطلب نسوانیت کو ترک کرنا نہیں بلکہ اسے قوت، پائیداری اور اندرونی سکون کے ایک ذریعے کے طور پر قبول کرنا ہے۔

رچناتمک کانگریس کا دو روزہ قومی اجلاس یہاں 12 اور 13 اگست کو

قومی اجلاس میں عوام سے جڑے مسائل پر کھلی بات چیت ہوگی: سندیپ دکشت

نئی دہلی، (صحافت بیورو): کانگریس کی معاون تنظیم رچناتمک کانگریس کا دو روزہ قومی اجلاس یہاں 12 اور 13 اگست کو منعقد ہوگا جس میں تعلیم، سماجی انصاف، معاشی انصاف، بے روزگاری، نقل مکانی اور ماحولیات سمیت عوام سے جڑے مسائل پر بحث کی جائے گی۔ رچناتمک کانگریس کے صدر سندیپ دکشت نے منگل کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس کے دوران یہ معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ اجلاس کے پہلے دن تقریباً 350 سے 400 اور دوسرے دن تقریباً 550 سے 600 مندوبین شرکت کریں گے۔ پہلے دن تنظیم کے کام کاج اور حکمت عملی پر بحث ہوگی نیز مختلف مسائل پر زمینی سطح پر کام کرنے والے لوگوں کے تجربات اور تجاویز لی جائیں گی۔

انہوں نے کہا کہ یہ اجلاس عام کانفرنسوں سے مختلف ہوگا۔ اس میں ماہرین کے تقاریر کے بجائے زمین پر کام کرنے والے لوگوں کے تجربے کو اہمیت دی جائے گی۔ پہلے دن مختلف موضوعات پر چار سیشن ہوں گے اور اس کے بعد رچناتمک کانگریس کی حکمت عملی پر بحث ہوگی۔ مسٹر دکشت نے کہا کہ دونوں دن کھلے سیشن ہوں گے، کیونکہ یہ لوگوں کا پلیٹ فارم ہے۔ اس میں لوگ سوال پوچھ سکیں گے اور اپنی بات رکھ سکیں گے۔ دوسرے دن پہلے دن کی بحث کے جائزے کے بعد کانگریس صدر ملکارجن کھرگے اپنے خیالات پیش کریں گے اور لوگوں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی بھی پروگرام میں شامل ہو کر لوگوں کیساتھ کھلی بات چیت کرینگے۔ رچناتمک کانگریس کا مقصد بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ کانگریس کی اقدار سے متاثر معاون تنظیم ہے جس کا مقصد سماجی، معاشی اور سیاسی مسائل نیز عوام سے جڑے موضوعات پر کام کرنے والے لوگوں سے بات چیت اور تعاون کرنا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ کانگریس کا دانشورانہ سیل یا تھنک ٹینک نہیں ہے۔

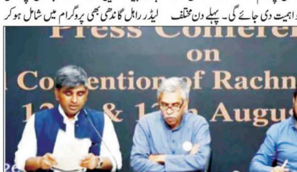

"CREATE LASTING IMPACT" کے پیغام کے ساتھ روٹری کلب دہرادون کی منفرد پہل

دہرہ دون: روٹری کلب دہرادون نے ہمالیہ ویلنس کمپنی کے تعاون سے 12 ٹرنر روڈ پر ٹی بی کے مریضوں کے لیے خدمت اور صحت سے متعلق بیداری پروگرام کا انعقاد کیا۔ اس موقع پر مریضوں کو غذائی امداد فراہم کرتے ہوئے 100 نیوٹریئنٹ پیکٹس تقسیم کیے گئے۔ پروگرام کا مقصد ٹی بی کے مریضوں کو علاج کے ساتھ ساتھ متوازن اور مناسب غذا، نیز صحت مند طرزِ زندگی کی اہمیت سے بیداری پیدا کرنا تھا۔ اس موقع پر ڈاکٹر ایس. فاروق نے مریضوں کی صحت اور فلاح و بہبود کے حوالے سے اہم معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے غذائیت سے بھرپور خوراک، باقاعدگی سے ادویات کے استعمال، مناسب آرام اور مثبت سوچ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے مریضوں کو تلقین کی کہ وہ اپنا علاج درمیان میں نہ چھوڑیں اور ڈاکٹروں کی ہدایات پر مکمل طور پر عمل کریں۔ پروگرام کے دوران شجر کاری بھی کی گئی، جس کے ذریعے صحت کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تحفظ کا پیغام دیا گیا۔ شرکاء نے کہا کہ ایک صحت مند معاشرے کے لیے صاف ستھرا اور سرسبز ماحول بھی بے حد ضروری ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر ایس. فاروق، روٹری کلب دہرادون کی صدر روٹیرین میگھا بنسل، نائب صدر پیٹریشیا ہلٹن، پی پی ڈاکٹر آر. کے. بخشی اور روٹیرین پورنیما گیرولا سمیت دیگر اراکین موجود تھے۔ روٹری کلب نے ہمالیہ ویلنس کمپنی کے تعاون پر اظہارِ تشکر کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی مشترکہ کوششیں ضرورت مند افراد کی زندگیوں میں مثبت اور پائیدار تبدیلی لانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

تمکنالہ آفات پر وزیراعلیٰ کی قریب سے نگرانی

راحت اور بچاؤ آپریشن سے لے کر رابطہ بحال کرنے تک ہر محاذ پر فوری کارروائی

دہرہ دون: چمولی ضلع میں جیوتیرمٹھ-ملاری موٹر روڈ پر تمکنالا میں ایک بیلی پل کے بہہ جانے کے بعد، وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی اس پورے واقعہ کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں۔ منگل کے روز، وزیراعلیٰ نے چمولی کے ضلع مجسٹریٹ اور گڑھوال ڈویژنل کمشنر کے ساتھ صورتحال کا جائزہ لیا اور راحت اور بچاؤ، ضروری سامان کی فراہمی اور رابطہ بحال کرنے کے بارے میں واضح ہدایات جاری کیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ متاثرہ علاقوں میں راشن، اشیائے خوردونوش، ادویات اور دیگر ضروری اشیاء کی فراہمی میں کسی بھی صورت میں خلل نہیں پڑنا چاہیے۔ اگر ضروری ہو تو، اس بات کو یقینی بنائیں کہ ضروری سامان گاؤں والوں تک متبادل راستوں اور دیگر دستیاب ذرائع سے پہنچے۔ وزیراعلیٰ نے جیوتیرمٹھ-ملاری موٹر روڈ پر ٹریفک کو جلد از جلد بحال کرنے کے لیے تمام ممکنہ آپشنز تلاش کرنے کے لیے فوری کارروائی کی ہدایت دی۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ وہ گراؤنڈ زیرو پر پہنچ کر اصل صورتحال اور نقصان کا ذاتی طور پر جائزہ لیں، تاکہ راحت اور بحالی کے کاموں میں کوئی تاخیر نہ ہو۔ بدلتے ہوئے موسم اور پانی کے بڑھتے ہوئے بہاؤ کے پیش نظر، وزیراعلیٰ نے نشیبی علاقوں اور دریاؤں اور ندی نالوں کے اطراف میں خصوصی چوکسی کی ہدایت کی۔ انہوں نے واضح کیا کہ عوام کا تحفظ اولین

ترجیح ہے۔ حساس علاقوں کی مسلسل نگرانی کی جائے اور ضرورت پڑنے پر لوگوں کو فوری طور پر محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کی مکمل تیاری کی جائے۔

اسٹیٹ ایمرجنسی آپریشن سینٹر (SEOC) بھی ریاست کے تمام حساس علاقوں بشمول چمولی، 24×7 کی نگرانی کر رہا ہے۔ ضلعی انتظامیہ اور متعلقہ محکموں کے ساتھ مسلسل تال میل برقرار رکھا جا رہا ہے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورت حال میں راحت اور بچاؤ ٹیموں کو فوری طور پر فعال کیا جا سکے۔ پیر کو،

> سی ایم دھامی صورتحال کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں، حکام کو زمینی صفر تک پہنچنے اور صورتحال کا جائزہ لینے کی ہدایت دے رہے ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں اشیائے ضروریہ کی بلا تعطل سپلائی برقرار رکھنے اور متبادل راستے تلاش کرنے کی ہدایات نشیبی علاقوں میں خصوصی چوکسی، عوام کی حفاظت اولین ترجیح ہے۔ SEOC کے ذریعے 24x7 مانیٹرنگ، الرٹ پر ریلیف اور ریسکیو سسٹم

چمولی ضلع میں جیوتیرمٹھ-ملاری موٹر روڈ پر تمکنالا میں پانی کے بہاؤ میں اچانک اضافے سے 123ویں بی آر ٹی ایف، سوریتھوٹا کے ذریعہ تعمیر کردہ ایک بیلی پل بہہ گیا۔ تیز کرنٹ سے ایک شخص اور ایک کیمپر گاڑی بھی بہہ گئے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے فوری طور پر واقعہ کا نوٹس لیا، ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور بحالی کے سکریٹری سے پورے واقعہ کے بارے میں دریافت کیا اور ہدایت دی کہ راحت اور بچاؤ کاموں کو اولین ترجیح دی جائے۔ ایس ڈی آر ایف اور این ڈی آر ایف کی ٹیمیں فوری طور پر جائے وقوعہ پر روانہ کی گئیں۔ مقامی انتظامیہ، پولیس اور متعلقہ محکموں کی ٹیمیں بھی جائے وقوعہ پر راحت اور بچاؤ کاموں میں مصروف ہیں۔

بحران کے درمیان حکومت کا فوکس، ریلیف، اور کنیکٹیویٹی

تمکنالہ واقعے کے بعد حکومت کی ترجیح صرف راحت اور بچاؤ کارروائیوں تک محدود نہیں ہے۔ ضروری سامان کی بلا تعطل فراہمی، متبادل رابطے اور متاثرہ علاقوں میں ٹریفک کی تیزی سے بحالی کو یقینی بنانے کے لیے یکساں کوششیں کی جا رہی ہیں۔ چیف منسٹر دھامی کی مسلسل نگرانی اور حکام کو زمینی صفر تک پہنچنے اور فوری فیصلے کرنے کی ہدایات ریاستی حکومت کی فعال ڈیزاسٹر مینجمنٹ پالیسی کی عکاسی کرتی ہیں۔ قدرتی آفات کو روکا نہیں جا سکتا، لیکن بروقت چوکسی، بہتر ہم آہنگی اور فوری انتظامی کارروائی کے ذریعے ان کے اثرات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ وزیراعلیٰ نے واضح کیا کہ حکومت کی اولین ترجیح مشکل حالات میں ہر شہری کی حفاظت کو یقینی بنانا ہے جبکہ متاثرہ علاقوں میں جلد از جلد معمولات کو بحال کرنا ہے۔

NEET پر ایوان سے بھاگنے کے بجائے بحث میں حصہ لیں راہل

راہل گاندھی اور کانگریس اپنے دوہرے معیار سے ماحول کو خراب کر رہے ہیں: انیال

دہرہ دون: بی جے پی نے راہل گاندھی اور کانگریس پر وزیر داخلہ امت شاہ کے جواب سے گریز کرنے اور طلبہ کے مسائل پر بات چیت سے بچنے کا الزام لگایا ہے۔ پارٹی ہیڈکوارٹر میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کابینی وزیر سبودھ انیال نے کہا کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی انتشار اور دوہرے معیار کے ذریعے ملک کا ماحول خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ جھارکھنڈ میں حکومت کا اتحادی ہے، وہاں بچوں کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے، اور پھر بھی وہ جنتر منتر کے معاملے پر ہونے والی بحث سے خوفزدہ ہے۔ انہوں نے راہول گاندھی پر زور دیا کہ وہ خوف کے مارے بھاگنے کے بجائے طلباء کے مسائل پر بات کریں۔ اونیال نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی کی قیادت میں کانگریس پارٹی ملک کے ماحول کو خراب کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مسلسل 12 سال تک عوام سے شکست کھانے کے بعد کانگریسی شہزادہ پوری طرح پریشان ہے۔ ان کی قیادت میں کانگریس پارٹی کی شکست کا سلسلہ ختم ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ یہی وجہ ہے کہ راہل گاندھی نے قائد حزب اختلاف کی تمام روایات اور روایات کو توڑ دیا ہے اور منفی اور افراتفری کی سیاست کا سہارا لیا ہے۔ جھوٹ بول کر ملک کے عوام کو مکمل طور پر گمراہ کرنے کی ان کی کوششیں انتہائی قابل مذمت ہیں۔ اپوزیشن لیڈر کے عہدے پر فائز شخص کے لیے یہ سراسر ناگوار ہے۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی نے سب سے پہلے وزیر تعلیم کے استعفیٰ کا مطالبہ شروع کیا اور اس پر پارلیمنٹ میں مسلسل تعطل پیدا کیا۔ جب وزیر تعلیم نے استعفیٰ دیا تو

دہرہ دون: بی جے پی دفتر میں صحافیوں سے بات چیت کرتے کابینی وزیر جناب سبودھ انیال و دیگر۔

انہوں نے کہا کہ اب NEET پر بحث ہونی چاہئے۔ لیکن جب پارلیمنٹ میں بحث کا معاملہ آیا تو راہل گاندھی بھاگ گئے۔ انہوں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ راہل گاندھی نے جس طرح دہلی میں طلباء کو اکسایا اور وزیراعظم سمیت تمام لیڈروں کے خلاف جو نازیبا زبان استعمال کی وہ قابل افسوس ہے۔ یہ یقیناً ہندوستانی پارلیمانی تاریخ کا انتہائی شرمناک اور سنگین مسئلہ ہے۔ پارلیمنٹ میں اپوزیشن کا 15 دن کا تعطل، NEET پر بحث پر اصرار کرتے ہوئے، صرف جھوٹے بہانوں سے بھاگنے کے لیے جب حکومت اس پر بحث کرنے پر راضی ہوئی، حکومت سے بچ گئی۔

انہوں نے الزام لگایا کہ کل، اس نے تمام اخلاقیات کی خلاف ورزی کی جب اس نے دعویٰ کیا کہ دہلی کے طلباء کے احتجاج کے دوران گولیاں چلائی گئیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اتنے دنوں کے احتجاج کے بعد اپوزیشن لیڈر کی جانب سے سنسنی پیدا کرنے کے لیے ایسے بیانات دینا یقیناً پارلیمانی تاریخ میں انتہائی قابل مذمت ہے اور سنگین سوالات کو جنم دیتا ہے۔ حکومت نے طلباء کے اس پورے معاملے کو بہت سنجیدگی اور حساسیت سے لیا، NEET کا امتحان منسوخ کر دیا، ایک ماہ کے اندر دوبارہ امتحان کا انعقاد کیا اور نتائج کا اعلان کیا۔ وزیر تعلیم نے استعفیٰ دے دیا اور چند ہی دنوں میں دھوکہ دہی کا سخت قانون بنا اور پارلیمنٹ سے منظور کرایا گیا۔ تاہم، ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہماری ریاست نے سب سے پہلے دھوکہ دہی کے خلاف انتہائی سخت قانون نافذ کیا۔ لیکن آج ملک بھر میں امتحانات میں اس طرح کی بدانتظامی کو روکنے کے لیے، کسی کو بھی اس طرح کی بے ضابطگی کے ارتکاب سے روکنے کے لیے مرکزی حکومت نے سخت قانون بنانے کی پہل کی۔ انہوں نے انہیں چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ ڈرو مت بھاگو کیوں بھاگو آؤ بحث میں حصہ لیں کیونکہ حکومت ہر چیز کا جواب دینے کو تیار ہے۔ ایک طرف وہ طلبہ کے مفادات کی آڑ میں پارلیمنٹ کے وقار کو مجروح کرنے کی بات کرتے ہیں، اپنے خیر خواہ ہونے کا بہانہ کرتے ہیں، وہیں دوسری طرف جھارکھنڈ میں جو کچھ ہوا وہ ملک نے دیکھا ہے۔ جھارکھنڈ میں کیا ہوا سب جانتے ہیں۔ یہاں تک کہ بچوں کے لیے خاردار تاریں بچھائی گئیں اور ان کے ساتھ وحشیانہ سلوک کیا گیا۔ جھارکھنڈ کے بچوں کے احتجاج کو سب نے دیکھا ہوگا، لیکن بچوں کی طرف سے کوئی بے حیائی یا فحاشی نہیں کی گئی۔ ایسے میں جہاں کانگریس اور جھارکھنڈ مکتی مورچہ اقتدار میں ہیں، وہاں ایک آواز بھی نہیں نکل رہی ہے۔ ردعمل کا ایک لفظ بھی نہیں بولا جاتا کہ کچھ غلط ہو رہا ہے۔ طالب علموں کے خلاف خاردار تاریں بچھا کر انہیں روکنے کی کوشش کرنا گویا وہ دہشت گرد ہیں، کانگریس اور اس کے اتحادیوں کی دوغلی پن کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔ اس موقع پر ریاستی جنرل سکریٹری جناب کندن پریہار، ریاستی نائب صدر جناب شیلیندر بشت، ریاستی میڈیا انچارج جناب منویر چوہان، کو-میڈیا انچارج جناب راجندر نیگی، اور ریاستی ترجمان محترمہ کملیش رمن بھی موجود تھے۔

سبودھ اونیال پہلے اپنے محکمہ اور اتراکھنڈ کی حالت زار دیکھیں

پھر راہل گاندھی پر اٹھائی سوالات: گریما مہرا دسونی

دہرہ دون: اتراکھنڈ کانگریس کی چیف ترجمان گریما مہرا دسونی نے راہل گاندھی کے خلاف وزیر صحت سبودھ انیال کے الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہا، "سبودھ انیال کو پہلے یہ بتانا چاہیے کہ وہ کس اخلاقی اتھارٹی اور کارنامے پر اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی سے سوال کر رہے ہیں۔ راہول گاندھی اپوزیشن کے لیڈر ہیں، اور یہ ان کی آئینی اور سیاسی ذمہ داری ہے کہ وہ ملک کے نوجوانوں، طلباء اور جمہوری حقوق کے بارے میں سوال اٹھائے۔ اس لیے راہول گاندھی کی فکر کرنے کے بجائے سبودھ انیال کو اپنے محکمہ اور اپنی ریاست پر توجہ دینی چاہیے۔ جھارکھنڈ کی طلبہ تحریک پر دوہرے معیار کا الزام لگانے سے پہلے سبودھ انیال کو حقائق کا جائزہ لینا چاہیے۔ جھارکھنڈ حکومت نے طلباء کے ساتھ کئی دور کی بات چیت کی ہے اور ان کے کئی مطالبات پر کارروائی کی ہے۔ جے پی ایس سی کے تین امتحانات منسوخ کرنے کا معاہدہ ہوا ہے، جے پی ایس سی کی اعلیٰ سطح پر استعفے ہو چکے ہیں، مبینہ بے ضابطگیوں کی تحقیقات میں پیش رفت ہوئی ہے، اور حکومت نے بھرتی کے نظام کو بہتر بنانے اور عدالتی عمل کو تیز کرنے جیسے اقدامات پر اتفاق کیا ہے۔ اس کے باوجود پولیس نے 10 اگست کو طلبہ کے خلاف طاقت کا استعمال کیا، جس پر راہل گاندھی نے بھی سوال اٹھایا ہے۔ سبودھ اونیال جی کو سمجھنا چاہئے کہ طلباء پر لاٹھی چارج اور پھر اپوزیشن پر سوال اٹھانا حکومت کو اپنی ذمہ داری سے بری نہیں کرتا۔ اور اگر وہ واقعی طلباء کے بارے میں اتنا فکرمند ہے تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں: اتراکھنڈ میں حالیہ برسوں میں بھرتی کے امتحانات میں بے قاعدگیوں اور پیپر لیک ہونے

نے ہزاروں نوجوانوں کے مستقبل کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ حکومت کا احتساب کون کرے گا؟ اسے اپنے محکمہ صحت کا حال بھی دیکھنا چاہیے۔ اتراکھنڈ جیسی پہاڑی ریاست میں، حاملہ خواتین اور مریضوں کو اب بھی کئی دور دراز علاقوں میں سڑک تک پہنچنے کے لیے اسٹریچر اور کین پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ یہ صرف انتظامیہ کی کوتاہی نہیں بلکہ محکمہ صحت کی سنگین ناکامی ہے۔

دہرادون میں نندا کی چوکی پل، جو 16 کروڑ روپے کی لاگت سے بنایا گیا تھا، افتتاح کے صرف 16 دن بعد ہی خراب ہو گیا تھا۔ پل کو 12 جولائی کو عوام کے لیے کھول دیا گیا تھا، اور اس کی اپروچ روڈ کا ایک بڑا حصہ 28 جولائی کو منہدم ہو گیا تھا۔ کیا راہل گاندھی آپ کے محکمے میں وزیر ہیں؟ کیا راہل گاندھی اتراکھنڈ کے صحت کے نظام کے ذمہ دار ہیں؟ کیا راہل گاندھی نے 16 کروڑ روپے کا پل بنایا تھا؟ ان کا کام اپنی حکومت کی ناکامیوں پر پردہ ڈالنا نہیں بلکہ اپنے محکمے کو بہتر بنانا ہے۔ ہسپتالوں میں مریضوں اور ڈاکٹروں کے درمیان روزانہ جھگڑے، طبی سہولیات کے بارے میں شکایات، پہاڑوں میں صحت کی خدمات کی ابتر حالت، اور بنیادی سہولیات کی کمی- یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب وزیر صحت کو دینا چاہیے۔

کابینی وزیر گنیش جوشی نے شراون شیوراتری پر تپکیشور مہادیو میں جلابھیشیک اور ردرابھیشیک کیا

دہرہ دون: کابینی وزیر گنیش جوشی نے اپنی اہلیہ نرملا جوشی کے ساتھ آج دہرادون کے مشہور تپکیشور مہادیو مندر میں شراون کے مقدس مہینے میں شیوراتری کے مبارک موقع پر بھگوان تپکیشور مہادیو کی رسمی پوجا کی۔ اس دوران انہوں نے بھگوان شیو کا جلابھیشیک اور ردرابھیشیک کیا اور ریاست کی خوشی، خوشحالی اور بھلائی کے لیے دعا کی۔ کابینی وزیر گنیش جوشی نے بھگوان شیو سے ریاست کے لوگوں کی اچھی صحت، خوشی، امن اور خوشحالی کے لیے دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ بھگوانوں کی سرزمین اتراکھنڈ اپنی بھرپور مذہبی اور روحانی روایات سے پہچانا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شراون کے مہینے میں بھگوان شیو کی پوجا کی خاص اہمیت ہے، اور شیو راتری کا تہوار عقیدت مندوں کے لیے عقیدے اور عقیدت کا ایک خاص موقع ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ بھگوان شیو کی برکتیں ریاست کے تمام لوگوں پر قائم رہیں اور اتراکھنڈ ترقی، امن اور خوشحالی کی راہ پر گامزن رہے۔ اس موقع پر مندر کے احاطے میں عقیدت مندوں کی بڑی تعداد موجود تھی اور پورا ماحول ہر ہر مہادیو کے نعروں سے سرشار رہا۔

ایس ایس پی دون کی قیادت میں دون پولس عوام کے تحفظ کیلئے ہمہ وقت پرعزم

دہرہ دون: ایک پولیس ٹیم نے کوتوالی دوئی والا علاقے میں ایک 16 سالہ لڑکے کو اپنے اسکول کی وردی میں بے مقصد گھومتے ہوئے پایا۔ لڑکے سے پوچھ گچھ کرنے پر، پولیس نے اسے اعتماد میں لیا اور اس کی شناخت بینک کالونی، عجب پور کلاں، نہرو کالونی، دہرادون کے رہائشی کے طور پر کی۔ لڑکے نے بتایا کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ رشیکیش جا رہا تھا، لیکن راستے میں الگ ہو گیا اور ڈوئی والا میں جا کر ختم ہو گیا۔ بات چیت کے دوران پولیس کو معلوم ہوا کہ لڑکا ذہنی طور پر صحت مند نہیں ہے جس کی وجہ سے لڑکا اپنے گھر کا پتہ، فیملی کا موبائل نمبر یا کوئی اور اہم معلومات نہیں دے سکا۔ لڑکے کے پہننے والے اسکول ڈریس کی بنیاد پر دوئی والا پولیس نے فوری طور پر متعلقہ اسکول انتظامیہ سے فون پر رابطہ کیا اور

اسکول کی مدد سے لڑکے کے اہل خانہ کا فون نمبر حاصل کر کے ان سے رابطہ کیا گیا۔ اطلاع ملنے پر

> پولیس نے نابالغ کو تلاش کر کے صرف دو گھنٹے کے اندر اس کے گھر والوں کو واپس کر دیا جب وہ راستہ بھٹک گیا اور دوئی والا پہنچ گیا۔ بچے کو بحفاظت واپس ملنے کے بعد، خاندان نے اتراکھنڈ پولیس کے کام کی اخلاقیات کی تعریف کی۔

لڑکے کے والد خود کوتوالی دوئی والا پہنچے، جہاں پولیس نے تمام ضروری رسمی کارروائیاں مکمل کیں اور لڑکے کو بحفاظت اس کے والد کے حوالے کر دیا۔ اپنے بچے کو بحفاظت واپس لانے کے بعد، لڑکے کے اہل خانہ نے دون پولیس کی فوری کارروائی کی تعریف کی اور دون پولیس کا شکریہ ادا کیا۔

ریاست کے تمام خطوں کی مجموعی ترقی ہماری ترجیح: وزیراعلیٰ

پرولا کے ایم ایل اے شری درگیشور لال نے عوامی نمائندوں سمیت وزیراعلیٰ سے ملاقات کی

دہرہ دون: پرولا کے ایم ایل اے شری درگیشور لال نے منگل کو وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی سے وزیراعلیٰ کی رہائش گاہ پر واقع چیف سرونٹ ہاؤس میں ملاقات کی۔ انہوں نے وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کا شکریہ ادا کیا کہ وزیراعلیٰ کے اعلان کے تحت 1.79 کروڑ روپے کی منظوری کے لیے وزیراعلیٰ کے ڈنڈا دیوران مندر کی خوبصورتی کے لیے، جو کہ پرولا اسمبلی حلقہ کے گاؤں نوگاؤں کے تحت 65 گاؤں کے قابل احترام دیوتا، شری رودریشور مہادیو کے لیے وقف ہے۔ وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے کہا کہ ریاستی حکومت اتراکھنڈ کے مذہبی اور ثقافتی ورثے کے تحفظ کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ ریاست کے بڑے مذہبی مقامات کے علاوہ مقامی سطح پر عقیدے اور روایت سے جڑے مندروں اور میلوں کی ترقی پر بھی خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کی بھرپور ثقافت اور روایات اتراکھنڈ کی منفرد شناخت ہیں، اور حکومت ان کے تحفظ اور فروغ کے لیے پابند عہد ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ ریاست کے تمام خطوں کی مجموعی ترقی ہماری ترجیح ہے۔ ایم ایل اے شری درگیشور لال نے کہا کہ ڈنڈا دیورانہ میں واقع رودریشور مہادیو مندر خطے کے 65 گاؤں کے لیے عقیدہ کا ایک بڑا مرکز ہے۔ مندر بڑی تعداد میں عقیدت مندوں کے مذہبی اور ثقافتی عقائد سے وابستہ ہے۔ مندر کی خوبصورتی اور بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی ترقی سے علاقے میں آنے والے عقیدت مندوں کو بہتر سہولیات میسر آئیں گی اور علاقے کی مذہبی اور ثقافتی شناخت کو مزید تقویت ملے گی۔

انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ شری دھامی کی قیادت میں ریاستی حکومت مذہبی اور ثقافتی مقامات کے تحفظ اور ترقی کے ساتھ ساتھ مقامی عقیدے سے وابستہ اہم مقامات کی ترقی کو ترجیح دے رہی ہے۔ رودریشور مہادیو مندر کی خوبصورتی کے لیے منظور کیے گئے فنڈز سے مندر کے احاطے میں مختلف ترقیاتی اور خوبصورتی کے کام کیے جا سکیں گے، جس سے علاقے کے لوگوں اور عقیدت مندوں کو فائدہ پہنچے گا۔ انہوں نے اس سے قبل ڈنڈا دیوران رودریشور مہادیو میلے کو ریاستی میلہ قرار دینے پر بھی وزیراعلیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی میلے کا درجہ دینے سے اس تاریخی اور مذہبی میلے کو وسیع تر شناخت ملے گی اور خطے کی لوک ثقافت، روایات اور مذہبی ورثے کے تحفظ اور فروغ کو نئی تحریک ملے گی۔ اس موقع پر رودریشور مندر کمیٹی کے مرکزی صدر اور مندر کمیٹی کے رکن و سابق ضلع پنچایت صدر نارائن سنگھ چوہان، بی جے پی لیڈر جگن موہن چند، سردار سنگھ رانا، سابق منڈل صدر بچن چوہان اور موجودہ منڈل صدر انیل چوہان کے علاوہ دیگر موجود تھے۔

دعوؤں و اعتراضات کے نمٹانے میں تیزی لائیں ای آر او

فارم 6، 7 اور 8 کو 13 اگست کی رات تک اپ لوڈ کرنا ضروری ہے: ڈی ایم

دہرہ دون: ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ/ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر ڈاکٹر آشیش چوہان نے ریشپرنا آڈیٹوریم، کلکٹریٹ سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے ایک ورچوئل میٹنگ منعقد کی، جس میں انتخابی فہرستوں کے اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے تحت موصول ہونے والے دعووں اور اعتراضات کو نمٹانے کے لیے ضروری ہدایات فراہم کی گئیں۔ انہوں نے ضلع کے تمام الیکٹورل رجسٹریشن افسروں کو ہدایت دی کہ وہ موصول ہونے والے دعوں اور اعتراضات کے نمٹانے میں تیزی لائیں اور الیکشن کمیشن آف انڈیا کے رہنما خطوط کے مطابق کام مکمل کریں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہدایت کی کہ فارم 6، 7 اور 8، 13 اگست 2026 کی رات تک اپ لوڈ کر دیئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کام میں کسی بھی سطح پر کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے اور مقررہ اہداف کے حصول کے لیے افسران اور عملہ دن رات کام کریں۔ انہوں نے خصوصی طور پر ہدایت کی کہ فارم-6 کی انتہائی احتیاط اور سنجیدگی کے ساتھ جانچ کی جائے۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ ووٹر لسٹ میں کسی قسم کی غلطیوں کو روکنے کے لیے فارم 6 اپ لوڈ کرنے سے پہلے متعلقہ تفصیلات اور ریکارڈ کی اچھی طرح سے تصدیق کر لی جائے۔ انہوں نے

افسران کو ہدایت دی کہ وہ مقدمات کو نمٹاتے وقت ہر سطح پر معیار اور درستگی کو یقینی بنائیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تمام ای آر اوز کو ہدایت کی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں جاری کام کی باقاعدگی سے نگرانی کریں اور ماتحت عملے سے روزانہ کی پیش رفت کی رپورٹ حاصل کریں۔ انہوں نے کہا کہ جہاں کہیں بھی کام کی رفتار نسبتاً سست ہے وہاں پر پیشرفت کو تیز کرنے کے لیے فوری طور پر ضروری کارروائی کی جانی چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت کی کہ نوٹس کی کارروائی فوری طور پر شروع کی جائے اور الیکشن کمیشن کی ہدایات کے مطابق ہر صورت میں ضروری طریقہ کار پر عمل کیا جائے۔ ضلع مجسٹریٹ نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ دعووں اور اعتراضات کے نمٹانے میں شفافیت، درستگی اور انصاف کو برقرار رکھیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ خصوصی نظر ثانی کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ انتخابی فہرستیں زیادہ درست، تازہ ترین اور غلطیوں سے پاک ہوں۔ اس لیے تمام افسران اس کام کو ترجیح دیں اور اسے بروقت مکمل کریں۔ انہوں نے زور دیا کہ کسی بھی سطح پر کوئی زیر التوا کیس باقی نہیں رہا اور تمام ضروری کارروائی مقررہ مدت کے اندر کی جائے۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (انتظامیہ) اسمرتی پرمار اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ہیڈ کوارٹر) رویندرا جوانتھا نے کلکٹریٹ آڈیٹوریم سے میٹنگ میں شرکت کی، جبکہ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر ابھینو شاہ اور ضلع کے دیگر تمام ای آر اوز ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے شامل ہوئے۔

یوگی نے راہل واکھلیش کی تعلیم پر اٹھائے سوال؟

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے منگل کو سنت کبیر نگر میں راہل گاندھی اور اکھلیش یادو کی تعلیم پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا، "راہل جی اور اکھلیش یادو جی، مجھے نہیں معلوم کہ آپ پڑھے لکھے ہیں یا نہیں، آپ جو باتیں کہتے ہیں وہ کبھی کبھی مضحکہ خیز ہوتی ہیں اور آپ کو کٹہرے میں کھڑا کر دیتی ہیں۔" یوگی نے کہا: "کانگریس اور سماج وادی پارٹی آج پروپیگنڈہ کر رہی ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کیا کیا؟ یہاں لوگ بیماری سے مرتے تھے، غریب بچے مرتے تھے، لیکن وہ خاموش رہے، ایک رکن پارلیمنٹ کے طور پر، میں نے سڑکوں سے لے کر پارلیمنٹ تک اس کے لیے لڑا، اور آج یہ علاقہ انسیفلائٹس سے پاک ہے۔"

وزیر اعلیٰ نے نوجوانوں کو کرپشن کے بغیر نوکریوں کی یقین دہانی کرائی۔ اس نے کہا اب یوگی کی تقریر کے 7 اہم نکات پڑھیں۔

1- مگھر میں جہنم پائی جاتی ہے، ایک غلط فہمی پھیلائی گئی۔

سنت کبیر داس نے منافقت اور ذات پات اور عقیدے کے نام پر گہری تقسیم پیدا کرنے والوں کے خلاف خبردار کیا۔ اس منافقت کی مخالفت کے لیے سنت کبیر داس مگھر آئے۔ یہ غلط فہمی پھیلائی گئی کہ مگھر میں مرنا جہنم میں جاتا ہے۔ جنت اور جہنم انسان کے اعمال پر منحصر ہے۔ اگر آپ فلاح و بہبود کے لیے کام کریں گے تو آپ کو جنت کہیں بھی ملے گی۔

ڈبل انجن والی حکومت نے مگھر میں کبیر اکیڈمی بنائی ہے۔ ہم ان پر تحقیقی کام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

2- ایس پی-کانگریس کو میڈیکل کالج بنانے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

میں راہل اور اکھلیش سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ 2014 سے پہلے کانگریس کے دور میں ملک میں آئی آئی ٹی کی تعداد صرف 16 تھی، اب یہ تعداد بڑھ کر 23 ہوگئی ہے۔ آئی آئی ایم کی تعداد 13 تھی، اب یہ 22 تک پہنچ گئی ہے۔

اس سے پہلے، وزیر اعظم کی مہارت کی ترقی کا کوئی نشان نہیں تھا۔ اب 600 مراکز چل رہے ہیں۔ 2014 سے پہلے 7 ایمس تھے۔ اب یہ تعداد بڑھ کر 23 ہوگئی ہے۔ پہلے 431 میڈیکل کالج تھے، اب ان کی تعداد بڑھ کر 818 ہوگئی ہے۔ پہلے ایم بی بی ایس کی 51 ہزار 348 سیٹیں تھیں، اب یہ تعداد 1 لاکھ 28 ہزار 926 ہے۔ میڈیکل کالج میں پی جی کی سیٹیں 31 ہزار 185 تھیں، اب بڑھ کر 85 ہزار 822 ہوگئی ہیں۔

1947 کے بعد روزگار کی کل پیداوار 47 کروڑ تھی جو اب بڑھ کر 64 کروڑ 33 لاکھ ہوگئی ہے۔ اسٹارٹ اپس کی تعداد 500 سے کم تھی، آج 2 لاکھ 23 ہزار سے زائد اسٹارٹ اپ ہیں۔ اگر یہ لوگ میڈیکل کالج بنانے میں دلچسپی نہیں رکھتے تو طلبہ کو داخلہ کیسے ملتا؟

3- مسلمان کبیر کو چھونا بھی نہیں چاہتے۔ یہ لوگ سنت کبیر کو نہیں مانتے تھے۔ ہندو سنت کبیر کی پوجا کرتے ہیں، لیکن مسلمان انہیں چھونا نہیں چاہتے۔ سنت کبیر نگر میں جلد ہی ایک ترقیاتی اتھارٹی قائم کی جائے گی۔ کارروائی جاری ہے۔

4- اب بیماری اور مافیا دونوں ختم ہو رہے ہیں۔

جولائی اور اگست میں، پوروانچل میں مائیں اپنے بچوں کے لیے خوفزدہ تھیں، اس ڈر سے کہ شاید وہ انسیفلائٹس میں مبتلا ہو جائیں۔ کانگریس اور سماج وادی پارٹی کی چار مدت کی حکومتیں اس بیماری کے بارے میں کچھ نہیں کر سکیں، لیکن ہم نے اسے ختم کر دیا ہے۔ ایس پی اور کانگریس نے اتر پردیش کو ایک بیمار ریاست میں تبدیل کر دیا تھا، جس میں نوجوان، کسان اور ہم سب تکلیف میں تھے۔ آج بیماری اور مافیا دونوں ختم ہو رہے ہیں۔

5- اب راہداری پر پیسہ خرچ ہو رہا ہے۔

پیسے پہلے بھی دستیاب تھے لیکن قبرستان کی حدود میں خرچ ہو گئے۔ آج وہی رقم تمیشور ناتھ کوریڈور کی تعمیر کے لیے خرچ کی جا رہی ہے۔ سنت کبیر کے نام پر ایک آڈیٹوریم بنایا گیا ہے، اور تمیشور ناتھ دھام تک ایک راہداری تیار کی جا رہی ہے۔ چند روز قبل بارش میں بیجناتھ دھام مندر گر گیا تھا جس کے لیے اب تجاویز مانگی گئی ہیں۔

6- خلیل آباد بہرائچ ریلوے لائن تعمیر کی گئی۔

پردھان منتری آواس یوجنا کے تحت سنت کبیر نگر ضلع میں شہری اور دیہی علاقوں میں کل 95,000 مکانات فراہم کیے گئے ہیں۔ 350,000 بیت الخلاء فراہم کیے گئے ہیں۔ خلیل آباد بہرائچ ریلوے لائن ترقی کا ایک نیا باب لکھ رہی ہے۔

7- ایس پی اور کانگریس لاتعلق تھے۔

پہلے غریبوں کو راشن نہیں ملتا تھا لیکن اب سب کو مل رہا ہے۔ آج پورے اتر پردیش میں میڈیکل کالجوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔ سنت کبیر نگر میڈیکل کالج تعمیر کیا گیا ہے۔ سنت کبیر نگر ضلع ہمارے آنگن جیسا ہے۔ اس سے پہلے بھی ہم یہاں باقاعدگی سے آتے تھے اور اب بھی آتے ہیں۔ ہم اس ضلع کو ترقی میں پیچھے نہیں رہنے دیں گے۔

لکھنؤ: یوم آزادی تقریبات کے لئے ودھان سبھا کی عمارت اور سڑک کو سجایا جا رہا ہے۔

مولانا کلب جواد کے خلاف فحش اور گمراہ کن پوسٹ، ایف آئی آر درج

لکھنؤ: (پی این ایس) شیعہ مذہبی رہنما مولانا کلب جواد، ایڈووکیٹ محمد نقوی اور میسم سمیت دیگر اہم شخصیات کے خلاف سوشل میڈیا پر فرضی پروفائل بنا کر قابلِ اعتراض، گمراہ کن اور ہتک آمیز مواد پوسٹ کرنے کا سنگین معاملہ سامنے آیا ہے۔ اس سلسلے میں سعادت گنج پولیس اسٹیشن میں نامعلوم سماج دشمن عناصر کے خلاف آئی ٹی ایکٹ (IT Act) اور دیگر متعلقہ دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ پولیس کو دی گئی درخواست میں سعادت گنج وزیر باغ رستم نگر کے رہائشی عباس مہدی نے بتایا کہ فیس بک پر 'میں کچھ کہہ گیا' اور 'دلدار حسین' کے نام سے فرضی پروفائلز بنائی گئی ہیں۔ ان آئی ڈیز (IDs) کے ذریعے مولانا کلب جواد اور دیگر معزز لوگوں کی تصاویر کا ان کی اجازت کے بغیر غیر قانونی استعمال کیا جا رہا ہے۔ عباس مہدی کے مطابق سماج دشمن عناصر ان تصاویر پر نفرت

انگیز، نازیبا اور توہین آمیز باتیں لکھ کر عوامی طور پر پھیلا رہے ہیں۔ ان فرضی پوسٹس کے ذریعے بے بنیاد الزامات لگا کر معاشرے میں ان کی کردار کشی (character assassination) کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ شکایت کنندہ نے الزام لگایا ہے کہ ملزمین نے اپنی اصل شناخت چھپا کر یہ فرضی اکاؤنٹ بنائے ہیں۔ انہوں نے پولیس انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ملزمین کی شناخت کر کے ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ انٹرنیٹ پر موجود تمام قابلِ اعتراض اور گمراہ کن پوسٹس کو فوری طور پر ہٹایا جائے، ساتھ ہی متعلقہ فرضی سوشل میڈیا آئی ڈیز کو مستقل طور پر بند کروایا جائے۔ اے ڈی سی پی (ADCP) مغربی دھننجے سنگھ کشواہا نے بتایا کہ تحریر کی بنیاد پر سعادت گنج تھانے میں ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ سائبر سیل کی مدد سے فرضی آئی ڈی چلانے والوں کی لوکیشن اور شناخت کا پتہ لگایا جا رہا ہے۔ جلد ہی ملزمین کے خلاف آگے کی قانونی کارروائی کی جائے گی۔

چوتھی اولاد کیلئے زچگی کی چھٹی نہیں، الہ آباد ہائی کورٹ کا بڑا فیصلہ

پریاگ راج: (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں کہا ہے کہ اگر کسی خاتون سرکاری ملازم کے پہلے سے ہی دو یا اس سے زیادہ زندہ بچے ہیں، تو وہ زچگی کی چھٹی (میٹرنٹی لیو) کی اہل نہیں ہوں گی، چاہے وہ کسی خاص زچگی کے لیے پہلی بار یہ چھٹی مانگ رہی ہوں۔ یہ حکم جسٹس منجو رانی چوہان نے درخواست گزار ششی کماری کی درخواست پر دیا ہے۔ درخواست گزار نے چوتھے بچے کے لیے زچگی کی چھٹی کی مانگ کو مسترد کرنے والے گزشتہ 19 جون کے حکم کو درخواست کے ذریعے چیلنج کیا تھا۔ درخواست میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا تھا کہ محکمے کو چھ ماہ کی زچگی کی چھٹی دینے کی ہدایت دی جائے۔

درخواست گزار کی جانب سے دلیل دی گئی کہ اس نے اپنے پہلے تین بچوں کی پیدائش پر کوئی چھٹی نہیں لی تھی اور وہ چوتھے بچے کے لیے پہلی بار یہ فائدہ لے رہی ہے، اس لیے اسے اس سے محروم کرنے والا حکم من مانا اور قانون کی نظر میں غلط ہے۔ ریاست کی جانب سے کہا گیا کہ درخواست گزار پہلے ہی زچگی کی چھٹی لے چکی ہیں۔ عدالت کو یہ معلومات دی گئی کہ فنانشل ہینڈ بک (مالیاتی دستاویزی کتاب) کے والیم-II، پارٹ 2 سے 4 (باب-10) کے دفعات کے مطابق، زچگی کی چھٹی پیدائش کی تاریخ سے 180 دنوں تک منظور کی جاتی ہے۔ یہ چھٹی دوبارہ اسی وقت مل سکتی ہے جب پچھلی منظور شدہ چھٹی کے ختم ہونے کے دو سال گزر چکے ہوں۔ سب سے اہم شرط یہ ہے کہ اگر کسی خاتون سرکاری ملازم کے دو یا اس سے زیادہ زندہ بچے ہیں، تو انہیں زچگی کی چھٹی منظور نہیں کی جا سکتی، چاہے یہ چھٹی کسی اور وجہ سے واجب الادا ہی کیوں نہ ہو۔ ساتھ ہی اسقاطِ حمل (Abortion/Miscarriage) کے معاملات کیلئے الگ سے چھ ہفتوں کی چھٹی کا قانون ہے، جس پر پہلے تین بار کی حد 1990 کے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے پہلے ہی ختم کی جا چکی ہے۔

ٹیچر بھرتی: امیدواروں کے مستقبل کا فیصلہ جلد ہونا چاہیئے: سپریم کورٹ

لکھنؤ: (پی این ایس) 69,000 اساتذہ کی بھرتی کے معاملے میں مبینہ بے ضابطگیوں پر سماعت کے دوران، سپریم کورٹ نے منگل کو واضح طور پر کہا کہ امیدواروں کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ جلد ہونا چاہیے اور انہیں طویل عرصے تک لٹکانا ٹھیک نہیں۔ جسٹس اے وی این بھٹی اور این وی انجاریا کی بنچ نے کہا کہ امیدوار طویل عرصے سے معدوم کی حالت میں ہیں۔ ان کے مستقبل کو زیادہ دیر تک تعطل میں نہیں رکھا جا سکتا۔ بنچ نے کہا کہ آیا کیس فریقین کے حق میں ہے، سپریم کورٹ نے 8 ستمبر سے شروع ہونے والے مسلسل تین دن تک کیس کی تیزی سے سماعت کرنے کا فیصلہ کیا۔ سپریم کورٹ نے اتر پردیش حکومت کے وکیل سے کہا ہے کہ وہ اس معاملے پر ایک پینل تشکیل دیں، جس میں درخواست دہندگان، مدعی، اور مقدمے میں شامل مدعا علیہان کے زمرے، ان کے اعتراضات اور ان کی درخواستوں میں ان کے مطالبات شامل ہوں۔ پبلک پراسیکیوٹر سے کہا گیا ہے کہ وہ ایک فہرست تیار کرے جس میں بتایا جائے کہ کن جانوروں کو کن مسائل پر سنا جانا ہے۔ سرکاری وکیل کے پاس دو ہفتے ہیں۔

جل چڑھانے کے اعلان کے بعد دارالعلوم دیوبند کے گیٹ پر پولیس تعینات

سہارنپور: (پی این ایس) للت شرما کے منگل کو دارالعلوم دیوبند پہنچنے اور جل چڑھانے کے اعلان کو مدنظر رکھتے ہوئے پولیس نے ادارے کے مرکزی دروازے پر سیکورٹی بڑھا دی ہے۔ گیٹ پر ایک افسر انچارج اور ایک پولیس افسر تعینات کیا گیا ہے۔ پولیس اہلکار بھی صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ اسی دوران للت شرما کا ایک اور ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا ہے۔ ویڈیو میں اتراکھنڈ کا ایک پولیس افسر اسے آگے بڑھنے سے روکتا نظر آ رہا ہے۔ اس دوران شرما کا کہنا ہے کہ وہ قانون اور آئین پر یقین رکھتے ہیں۔ ویڈیو میں للت شرما یہ کہتے ہوئے نظر آ رہے ہیں کہ دیوبند میں نذرانے کے لیے لائے گئے پانی کو فی الحال ان کے دفتر میں رکھا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب دارالعلوم میں شیو مندر کا افتتاح ہوگا تو وہاں پانی چڑھایا جائے گا۔ ان کے اس بیان کے بعد پولیس نے بھی سیکورٹی چوکسی بڑھا دی ہے۔ للت شرما کے اعلان کے پیش نظر پولیس علاقے میں سرگرمیوں پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔

یوپی کے سبھی مدارس میں گونجے گا قومی ترانہ
دانش آزاد نے 'ہر گھر ترنگا' پر دی ہدایات

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش حکومت نے 'ہر گھر ترنگا' مہم کو ریاست کے تمام مدارس تک پھیلانے کی تیاری شروع کر دی ہے۔ اقلیتی بہبود، مسلم وقف اور حج محکمہ کے وزیر مملکت دانش آزاد انصاری نے محکمہ کے پرنسپل سکریٹری کو اس سلسلے میں ضروری رہنما خطوط جاری کرنے کی ہدایت دی ہے۔ یہ مہم وزیر اعظم نریندر مودی کی کال پر اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں شروع کی جا رہی ہے۔ وزیر مملکت نے کہا کہ 'ہر گھر ترنگا' صرف ایک پروگرام نہیں ہے، بلکہ ملک کے تئیں احترام، فخر اور اتحاد کے احساس کو مضبوط کرنے کی مہم ہے۔ انہوں نے ریاست کے تمام مدارس کے طلباء اور نوجوانوں کو شامل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ترنگا لہرانے سے حب الوطنی کے پروگرام تک: دانش آزاد انصاری نے ہدایت کی کہ مدارس ترنگا لہرانے کے ساتھ قومی ترانہ اور حب الوطنی سے متعلق پروگرام منعقد کریں۔ اس کے علاوہ عظیم آزادی پسندوں کی خدمات پر بھی آگاہی پروگرام منعقد کیے جائیں۔

انہوں نے کہا کہ اس طرح کی تقریبات سے مدارس کے طلباء میں حب الوطنی، قومی اتحاد اور آئینی اقدار کے احترام کے جذبے کو تقویت ملے گی۔ ہر طبقے کو مہم سے جوڑنے پر زور: وزیر مملکت نے کہا کہ ترنگا ملک کی عزت اور فخر کی علامت ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ریاست کا ہر طبقہ جوش وخروش سے "ہر گھر ترنگا" مہم میں شامل ہو کر قومی اتحاد اور سالمیت کا پیغام پھیلے گا۔

معصوم بیٹی کے سامنے ٹیچر کا پتھروں سے کچل کر قتل

للت پور: (پی این ایس) ضلع میں پرانی دشمنی کی وجہ سے ٹیچر کے قتل کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ پک اپ ٹرک میں سوار بدمعاشوں نے سڑک بلاک کر دی، ٹیچر اور اس کی بیٹی پر حملہ کیا۔ واردات کے دوران ٹیچر سر پر پتھر لگنے سے شدید زخمی ہوگیا۔ اسے علاج کیلئے جھانسی سے گوالیار لے جایا جا رہا تھا، جہاں رات دیر گئے راستے میں ہی اس کی موت ہوگئی۔ پولیس نے رپورٹ درج کر کے ملزمان کی تلاش شروع کر دی ہے۔

معلومات کے مطابق، یہ حادثہ کوتوالی صدر تھانہ علاقہ میں پیش آیا، جہاں جھرکاؤن گاؤں کے رہنے والے ٹیچر ابھے سنگھ پیر کو اسکول کے بعد اپنی پانچ سالہ بیٹی بھاگیہ شری اور ساتھی ٹیچر مہیپال کے ساتھ گھر لوٹ رہے تھے۔ دریں اثنا، کچھونڈا کلا-کھوکرا روڈ پر گدھا گھاٹ پٹرول پمپ کے قریب ایک پک اپ ٹرک میں سوار تلسی، چندن، مور سنگھ، منوہر، راجیش، دیویندر اور دیگر نے ان کا راستہ روک دیا۔ اس کے بعد ملزم نے ٹیچر سے رقم کا مطالبہ کیا۔ جب انہوں نے انکار کیا تو ملزم نے ٹیچر کے ساتھ بدتمیزی شروع کر دی اور پھر مار پیٹ کی۔ بیٹی نے چیخ کر احتجاج کیا تو انہوں نے اسے بھی مارا۔ اس دوران استاد کے سر پر پتھر مارا گیا جس سے وہ زمین پر گر کر شدید زخمی ہوگیا۔ جب تک دیگر راہگیر وہاں پہنچے، ملزمان موقع سے فرار ہو چکے تھے۔ زخمی ٹیچر کو ڈسٹرکٹ میڈیکل کالج لے جایا گیا، جہاں اس کی نازک حالت کے پیش نظر اسے ابتدائی طبی امداد کے بعد جھانسی میڈیکل کالج ریفر کر دیا گیا۔ اس کے بعد جھانسی کے ڈاکٹروں نے اسے گوالیار منتقل کرنے کا حکم دیا۔ ٹیچر نے رات دیر گئے گوالیار جاتے ہوئے راستے میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ دیا۔

لکھنؤ: منکامیشور مندر کی مہنت ودیا گری پر کارپوریٹر رنجیت سنگھ کے نازیبا تبصرہ کے خلاف بھکتوں اور کسان مورچہ نے جھولے لال گھاٹ تک احتجاجی مارچ کیا

اسمارٹ میٹر کی قیمت سے زیادہ وصولی پر یوپی پی سی ایل کو پھٹکار

لکھنؤ: ریاستی بجلی ریگولیٹری کمیشن نے اتر پردیش میں بجلی کے نئے کنکشن پر اسمارٹ پری پیڈ میٹروں کے لیے وصول کی گئی زائد رقم کی واپسی میں بجلی کمپنیوں کی لاپرواہی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ کمیشن نے UPPCL کی سرزنش کی ہے اور تمام پاور کمپنیوں کے مینیجنگ ڈائریکٹرز کو 20 اگست کو طلب کیا ہے۔ انہیں ایک حلف نامہ بھی جمع کرانا ہوگا جس میں کہا گیا ہے کہ وہ صارفین سے وصول کی گئی زائد رقم واپس کر دیں گے۔ کمیشن نے اپریل اور جولائی کے درمیان وصول کی گئی زائد رقم کی واپسی کا حکم دیا تھا۔

93,000 صارفین کو واپس کرنا تھا 33 کروڑ روپے: منگل کو اسٹیٹ الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن نے اسمارٹ پری پیڈ میٹروں کے لیے اوور چارجنگ کے معاملے پر سماعت کی۔ کمیشن کے چیئرمین اروند کمار، اراکین سنجے کمار سنگھ اور گریش کمار ویشیا نے بجلی کمپنیوں کے کام کاج پر ناراضگی ظاہر کی اور پاور کارپوریشن کے کردار پر بھی سوال اٹھایا۔ کنزیومر کونسل کی شکایت کے بعد، کمیشن نے 6 مارچ کو حکم دیا تھا کہ اسمارٹ پری پیڈ میٹروں کی مقررہ قیمت سے زیادہ وصول کی گئی رقم واپس کی جائے۔ سنگل فیز میٹر کی مقررہ قیمت 2,800 اور تین فیز میٹر کی قیمت 4,100 مقرر کی گئی تھی۔ کمیشن نے حکم دیا کہ اپریل کے پہلے بلنگ سائیکل میں اضافی رقم صارفین کو واپس کی جائے۔ پاور کارپوریشن نے کمیشن کو بتایا کہ جولائی اور اگست میں کل 93,138 صارفین کو رقم کی واپسی کی جانی تھی۔ اس میں 85,458 سنگل فیز اور 7,680 تھری فیز صارفین شامل تھے۔ 332.2 ملین کی کل رقم کی واپسی میں سے، 308.6 ملین اب تک صارفین کو واپس کر دیے گئے ہیں، جبکہ تقریباً 23.6 ملین کی واپسی باقی ہے۔ 3.75 لاکھ صارفین کی جانچ کا مطالبہ: الیکٹرسٹی کنزیومر کونسل کے صدر اودھیش کمار ورما نے کہا کہ بجلی کمپنیاں صرف 93,138 صارفین کو رقم واپس کرنے کی بات کر رہی ہیں۔ ان کے مطابق دستیاب اعداد و شمار کے مطابق 10 ستمبر 2025 سے 31 دسمبر 2025 تک ریاست کی تمام پاور کمپنیوں نے 3,73,50 صارفین کو بجلی کے نئے کنکشن دیے تھے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان تمام صارفین کی بھی تحقیقات کی جائیں اور اسمارٹ پری پیڈ میٹرز کے لیے لی گئی اضافی رقم واپس کی جائے۔ ان کے مطابق، اس عرصے کے دوران، کچھ صارفین سے سنگل فیز میٹر کیلئے 6,016 روپے اور تھری فیز میٹر کیلئے 11,341 روپے وصول کیے گئے۔ کمیشن نے پاور کمپنیوں کے مینیجنگ ڈائریکٹرز کو 20 اگست کو طلب کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ مکمل رقم کی واپسی کیلئے حلف نامہ جمع کرائیں۔

مہاراشٹر کے تاجر کی وارانسی میں موت کے بعد بیوی و بیٹے کی خودکشی

وارانسی: (پی این ایس) مہاراشٹر کے ایک تاجر کی موت کے بعد اس کی بیوی اور بیٹے نے جو سیر کے لیے وارانسی آئے تھے خودکشی کر لی۔ یہ خاندان 7 اگست کو مہاراشٹرا سے وارانسی پہنچا تھا۔ انہوں نے تین دن گنگا میں نہانے، بابا وشوناتھ کے درشن اور کاشی کی سیر کرنے میں گزارے۔ اس دوران 9 اگست کو دیر گئے ہوٹل میں تاجر کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی۔ اسے بی ایچ یو ٹراما سینٹر لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ اگلے دن خاندان نے ہریش چندر گھاٹ پر آخری رسومات ادا کیں۔ اس کے بعد ماں بیٹا ہوٹل واپس آئے جہاں انہوں نے خودکشی کر لی۔ متوفی تاجر کا نام وشال کھرجی ہے جو مہاراشٹر کے رائے گڑھ ضلع کا رہنے والا ہے۔ وشال نے خاندانی کاروبار سنبھالا۔ پورا خاندان کاشی کی چار روزہ یاترا کے لیے وارانسی آیا تھا۔ اطلاعات کے مطابق شوہر کی آخری رسومات ادا کرنے کے بعد واپس آئی بیوی اور بیٹے نے کافی دیر تک دروازہ کھٹکھٹانے پر جواب نہ دیا تو ہوٹل منیجر کو شک ہوا۔ اس نے دروازہ تیز کھٹکھٹایا لیکن کوئی جواب نہیں ملا جس کے بعد اس نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے دروازہ کھولا تو ماں بیٹے کی لاشیں زہر سمیت برآمد ہوئیں۔ یہ واقعہ وارانسی کے لکسا تھانہ علاقے میں پیش آیا۔ اے ڈی سی پی گورو بنگر نے بتایا کہ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ تاجر کی موت کے صدمے سے بیوی اور بیٹے نے خودکشی کی۔ تاہم موکشا زاویہ اور دیگر معاملات کی جانچ کی جا رہی ہے۔

عمر کے قافلے میں کون-کون تھا شامل، گاڑیوں کے نمبروں سے پولیس کر رہی شناخت

پریاگ راج: مافیا عتیق احمد کے چھوٹے بیٹے ابان احمد کے جنازہ میں شامل ہونے کیلئے لکھنؤ جیل سے پولیس تحویل میں پریاگ راج پہنچے بڑے بیٹے عمر احمد کے قافلے کی گاڑیوں کی جانچ تیز ہوگئی ہے۔ نواب گنج اور ہاتھگواں ٹول پلازوں پر بیریئر توڑنے، ملازمین کے ساتھ بدتمیزی کرنے اور گاڑی چڑھانے کی کوشش کے الزامات میں درج مقدموں کے بعد پولیس سی سی ٹی وی فوٹیج اور گاڑیوں کے نمبر کھنگال رہی ہے۔ نواب گنج تھانہ کی ایف آئی آر میں پریاگ راج سے 10، لکھنؤ سے 9، اعظم گڑھ، بریلی، گورکھپور اور جھانسی سے ایک ایک گاڑی کے ساتھ کئی نامعلوم گاڑیوں کا ذکر ہے، جن میں دہلی کی ایک گاڑی بھی شامل ہے۔ پولیس کے مطابق کچھ گاڑیوں کے مالکان کی شناخت کر لی گئی ہے اور ان سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ لکھنؤ سے ساتھ آئے تھے یا راستہ میں شامل ہوئے: پولیس اس بات کی جانچ کر رہی ہے کہ گاڑیاں لکھنؤ سے آنے والے قافلے کا حصہ تھیں یا راستے میں مختلف مقامات پر شامل ہوئیں۔ پرائیویٹ گاڑیوں میں سوار لوگوں کے درمیان تعلقات اور ان کے قافلے کے بعد پریاگ راج جانے کی وجہ کی بھی چھان بین کی جا رہی ہے۔ پولیس اس بات کی بھی تفتیش کر رہی ہے کہ اتنا بڑا قافلہ کس کی ہدایت پر بھیجا گیا تھا۔

فتح پور میں 21 ڈرائیوروں کے خلاف مقدمہ درج: 8 اگست کے واقعہ کے سلسلے میں فتح پور میں 21 ڈرائیوروں کے خلاف مقدمہ بھی درج کیا گیا ہے۔ الزام ہے کہ عتیق کے بیٹے علی کو جھانسی سے پریاگ راج لے جانے کے دوران پرائیویٹ گاڑیوں نے بغیر ادائیگی کے کٹوگھن اور برودی ٹول پلازہ سے گزرنے کی کوشش کی اور ملازمین کو دھمکیاں دیں۔ ڈی سی پی گنگا نگر کلدیپ سنگھ گناوت نے کہا کہ سی سی ٹی وی فوٹیج اور گاڑی کے نمبروں کے ذریعے شناخت کی جا رہی ہے۔ شواہد کی بنیاد پر قانونی کارروائی کی جائے گی۔

دارالعلوم دیوبند کے اطراف میں سیکوریٹی کے سخت انتظامات

ملک کی امن وامان کی فضا خراب کرنے والوں پر پولیس کا شکنجہ، کسی بھی شر پسند عناصر کو دینی تعلیمی اداروں میں داخل نہیں ہونے دیں گے: پولیس کی یقینی دہانی

دیوبند (عارف عثمانی) ہندو رکشا دل کے اتراکھنڈ ریاستی صدر للت شرما کی طرف سے دارالعلوم دیوبند میں جل چڑھانے کے اعلان کے بعد پولیس انتظامیہ منگل کو ہائی الرٹ پر رہی۔ تاہم للت شرما دیوبند نہیں پہنچے۔ نتیجتاً حالات پرامن رہے اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ للت شرما کے پہلے اعلان کردہ پروگرام کے پیش نظر دارالعلوم کے مرکزی دروازے اور آس پاس کے علاقے میں پولیس فورس تعینات کر دی گئی تھی۔ انٹیلی جنس ٹیمیں بھی متحرک تھیں اور اہلکار سیکورٹی انتظامات کی مسلسل نگرانی کرتے رہے۔ دریں اثنا، پیر کی دیر رات، للت شرما کا ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر سامنے آیا۔ اس میں اتراکھنڈ پولیس کا ایک

افسر اسے آگے بڑھنے سے روکتا نظر آرہا ہے۔ ویڈیو میں للت شرما یہ کہتے ہوئے نظر آرہے ہیں کہ وہ قانون اور آئین پر یقین رکھتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ دارالعلوم میں چڑھانے کے لیے لایا گیا جل فی الحال ان کے دفتر میں رکھا جائے گا۔ للت شرما نے ویڈیو میں مزید کہا کہ جب دارالعلوم میں شیو مندر قائم ہوگا تو وہاں پانی چڑھایا جائے گا۔ ان کے اس بیان کے بعد پولیس انتظامیہ نے منگل کو بھی احتیاطی حفاظتی اقدامات کو برقرار رکھا۔ حکام کے مطابق پولیس اور انٹیلی جنس ایجنسیوں نے علاقے میں امن برقرار رکھنے کے لیے چوکسی برقرار رکھی۔ دارالعلوم کے اطراف میں دن بھر ماحول معمول کے مطابق نظر آیا۔

کانوڑ کیمپ میں خدمت گنگا جمنی تہذیب کا اہم حصہ ہے: عمران مسعود

کانگریس ایم پی نے کانوڑ یاتریوں کا استقبال کیا، کھانا بھی کیا تقسیم

دیوبند (عارف عثمانی) کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود اور ضلع کانگریس صدر سندیپ سنگھ رانا نے امبالہ روڈ پر فائر بریگیڈ کے قریب واقع اناپورنا کانوڑ کیمپ اور کلپنا سنیما کے قریب لگائے گئے کانوڑ کیمپ کا دورہ کر کے کانوڑ یاتریوں کا استقبال کیا اور انہیں کھانا بھی پیش کیا۔ اس موقع پر رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے کہا کہ کانوڑ کیمپ میں خدمت کرنا ہماری گنگا جمنی تہذیب کا ایک اہم حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کئی برسوں سے اپنے ضلع میں مہمانوں کی طرح آنے والے کانوڑ یاتریوں کا خیر مقدم کرتے ہیں، ان کے لیے کھانے پینے کا انتظام کرتے ہیں اور ان کے سفر کی کامیابی وسلامتی کے لیے نیک خواہشات پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ باہمی محبت، بھائی چارہ اور ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا احترام ہی ملک کی خوبصورتی ہے۔ کانوڑ یاترا کے دوران مختلف طبقات کی جانب سے یاتریوں کی خدمت اسی باہمی میل جول اور سماجی ہم آہنگی کی بہترین مثال ہے۔ اس موقع پر ضلع کانگریس صدر سندیپ سنگھ رانا، رکن پارلیمنٹ کے نمائندے سندیپ ورما، ضلع ترجمان گنیش دت شرما، ضلع نائب صدر و تنظیم انچارج نتن شرما، کنال شاندلیہ، سنجے تیاگی، گل بہار عباسی، جاوید خان، رجنیش پردھان رنڈول، پون رانا، شیکھر چودھری، شیو کمار، راہل گناکر، سدھانشو دھنگر سمیت متعدد کانگریسی کارکنان موجود رہے۔

کھیت کے مالک پر مزدور کو پیٹ پیٹ کر جان سے مارنے کا الزام

منوج کی موت پر بھیم آرمی اور آزاد سماج پارٹی نے کوتوالی پہنچ کر کیا احتجاج

دیوبند (عارف عثمانی) ننگلی نور میں مشتبہ حالات میں منوج نام کے مزدور کی موت ہوجانے کے معاملہ میں بھیم آرمی اور آزاد سماج پارٹی کے کارکنان نے کوتوالی دیوبند پہنچ کر دھرنا دیتے ہوئے احتجاج کیا۔ انہوں نے کھیت کے مالک پر منوج کو پیٹ کر جان سے ماردینے کا الزام عائد کرتے ہوئے ملزمان پر مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ تفصیل کے مطابق ننگلی نور گاؤں کے باشندہ 35 سالہ منوج کی اتوار کی رات میں خون کی الٹیاں ہونے کے بعد موت ہوگئی تھی جس کے بعد اس کے اہل خانہ نے ہنگامہ برپا کردیا تھا۔ موقع پر پہنچی پولیس کے سامنے منوج کے اہل خانہ نے کھیت کے مالک پر رقم کی لین دین کے معاملہ میں منوج کو پیٹ پیٹ کر جان سے ماردینے کا الزام عائد کیا تھا۔

بعد میں پولیس نے اہل خانہ کو سمجھا بجھا کر لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا تھا۔ گزشتہ روز منوج کی آخری رسومات ادا کرنے کے بعد منوج کے اہل خانہ بھیم آرمی اور آزاد سماج پارٹی کے کارکنان کے ساتھ دیوبند کوتوالی پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں دھرنا دیتے ہوئے احتجاج کیا۔ اس موقع پر بھیم آرمی کے ضلع صدر شوریہ امبیڈکر اور آزاد سماج پارٹی کے ضلع نائب صدر وکل جوالیہ نے کہا کہ منوج کی

قدرتی موت نہیں ہوئی ہے بلکہ کھیت کے مالک سمیت دو لوگوں نے منوج کے ساتھ اس قدر مار پیٹ کی کہ پیٹ کے اندرونی حصہ میں چوٹ آنے کی وجہ سے اسے پہلے خون کی الٹی ہوئی بعد ازاں اس کی موت واقع ہوگئی۔ انہوں نے اس واقعہ کو قتل بتاتے ہوئے پولیس سے فوری طور پر کارروائی کا مطالبہ کیا۔ کوتوالی انچارج کپل دیو نے احتجاج کرنے والے لوگوں کو دو دن کے اندر جانچ کرنے اور ضروری قانونی کارروائی کرنے کی یقین دہانی کرائی جس کے بعد احتجاج کرنے والے لوگ اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔ اس موقع پر رمیش راج گوتم، روی کانت، اجیت سنگھ بابرے، عجب سنگھ اور ڈاکٹر نریندر لانبا وغیرہ موجود رہے۔

ہندو مسلم کی سیاست کر مسائل سے بھٹکا رہی بی جے پی: شیو پال یادو

سماج وادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری کا مراد آباد پہنچنے پر پرتپاک استقبال

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) سماج وادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری شیو پال سنگھ یادو نے بی جے پی پر الزام لگایا کہ وہ سماج کے تمام طبقات بشمول کسانوں، نوجوانوں اور تاجروں کے مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے ہندو مسلم سیاست کھیل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام مہنگائی، بے روزگاری، کسانوں اور تاجر پریشان ہیں، لیکن بی جے پی ان مسائل پر توجہ دینے کے بجائے سماج کو تقسیم کرنے میں لگی ہے۔ متھرا میں کارسیوا کی بات کرنا بھی اسی سیاست کا حصہ ہے۔

دہلی سے مرادآباد پہنچنے پر شیو پال یادو کا پاکبڑا زیرو پوائنٹ پر ایس پی لیڈروں اور کارکنوں نے پرتپاک استقبال کیا۔ سرکٹ ہاؤس میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی شری رام مندر کی مخالف نہیں ہے۔

مندر عدالتی حکم سے بنایا گیا تھا اور ایس پی نے ہمیشہ عدلیہ کا احترام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی مندر کی تعمیر کا کریڈٹ لینا چاہتی ہے، جب کہ دیگر مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے ہندوؤں اور مسلمانوں کے نام پر سماج کو تقسیم کرنے کے لیے طرح طرح کے طریقے استعمال کیے جارہے ہیں۔ رامپور ضلع جیل میں بند اعظم خان کیس کے بارے میں شیو پال یادو نے کہا کہ ان کے خلاف متعدد جھوٹے مقدمات درج کیے گئے ہیں، یہاں تک کہ ان پر مرغی چوری کا الزام بھی لگایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنبھل عدالتی تحقیقاتی رپورٹ کے بہانے سماج وادی پارٹی کے لیڈروں کو پھنسانے کی سازش رچی جارہی ہے۔ رپورٹ کو غلط قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایس پی کی حکومت بننے پر ایسے معاملات کا جائزہ لیکر انہیں واپس لے لیا جائے گا۔

شیو پال یادو نے کہا کہ عوام نے 2027 کے اسمبلی انتخابات میں اکھلیش یادو کو وزیر اعلیٰ بنانے کا من بنالیا ہے۔ اس مقصد کے لیے وہ پوری ریاست کا دورہ کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی حکومت بنانے کے لیے پوری طاقت کے ساتھ الیکشن لڑے گی۔ ایک سوال کے جواب میں مسٹر یادو نے بی ایس پی کے ساتھ کسی بھی تعلق سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ایس پی کانگریس کے ساتھ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ بدھ کو رام پور جیل میں اعظم خان سے ملاقات کریں گے اور پھر جوہر یونیورسٹی جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی اعظم خان کے خاندان، طلباء اور جوہر یونیورسٹی کے ساتھ کھڑی ہے۔ طلبہ، نوجوانوں، کسانوں اور تاجروں کے مفادات کے لیے جہاں کہیں بھی لڑنے کی ضرورت ہوگی، پارٹی ان کے ساتھ کھڑی ہوگی۔ اس دوران ضلع صدر جیویر سنگھ یادو، شہر صدر اقبال حسین انصاری، محمد فہیم، ایم ایل اے بلاری، سابق ایم ایل اے حاجی یوسف انصاری، حاجی محمد رضوان، فرقان علی ضلع جنرل سکریٹری، شیری گل، بابر خان، جگری ملک، راہول ٹھاکر، اکشے بھٹناگر، سریندرا شرما، انیس الدین کاتب، درگا شرما، ناگ بھارتی، ریشما پروین، یوگیندر یادو، دھرمیندر یادیو، وویک چوہان، نریش شرما، ڈاکٹر قمرے عالم، حاجی محمد عثمان، شکیل خان وغیرہ موجود رہے۔

بچوں کو ڈانٹنے پر دو فریقین میں تصادم، پانچ زخمی

دونوں جانب سے پولیس کو تحریری شکایت دے کر کارروائی کا مطالبہ کیا

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند کے محلّہ سرائے پیرزادگان (دودھا) میں گزشتہ شب بچوں کو شرارت کرنے سے منع کرنے پر دو فریقوں کے درمیان ہونے والی خونی جنگ میں کئی افراد شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ اس لڑائی اور مارپیٹ میں دونوں جانب سے لاٹھی، ڈنڈوں اور تیز دھار دار ہتھیاروں کا آزادانہ طور پر استعمال کیا گیا جس کے نتیجہ میں پانچ افراد شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ دو شدید زخمی افراد کی حالت تشویشناک ہونے کی وجہ سے ہائر سینٹر ریفر کیا گیا۔ تفصیل کے مطابق محلّہ سرائے پیر زادگان (دودھا) کے باشندے عامر اور محمد شمیم کے درمیان گزشتہ دیر رات مارپیٹ ہوگئی۔ یہ دونوں فریق مسجد سے نماز پڑھ کر اپنے گھروں کو واپس آرہے تھے کہ اسی دوران بچوں کو شرارت کرنے سے منع کرنے پر دونوں فریقوں کے افراد کے درمیان پہلے تلخ کلامی ہوئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دونوں فریقوں کے مزید لوگ وہاں پہنچ گئے اور ان کے درمیان مارپیٹ شروع ہوگئی۔ دونوں

فریقوں نے ایک دوسرے پر لاٹھی، ڈنڈوں اور تیز دھار دار ہتھیاروں سے حملہ کردیا جس کے نتیجہ میں ایک فریق کے محمد عامر اور کامل جبکہ دوسرے فریق کے محمد شمیم، محمد گلشیر اور محمد شمشیر شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور اس نے حالات کو کنٹرول کرنے کے بعد زخمی افراد کا میڈیکل کرایا اور علاج کے لئے دیوبند کے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا۔ لیکن ڈاکٹروں نے شدید طور پر زخمی دو افراد کی تشویشناک حالت کو دیکھتے ہوئے میڈیکل ایڈ دینے کے بعد ضلع اسپتال کے لئے ریفر کردیا۔ اس مارپیٹ کے بعد پیدا ہونے والی کشیدگی کو دیکھتے ہوئے موقع پر بڑی تعداد میں پولیس کو تعینات کردیا گیا۔ دیوبند کوتوالی انچارج کپل دیو پولیس فورس کے ساتھ موقع پر موجود رہے اور انہوں نے حالات پر نظر بنائے رکھی۔ کوتوالی انچارج نے بتایا کہ پولیس کے فوری اقدام سے کشیدگی میں اضافہ نہیں ہوا اور علاقہ میں امن وامان ہے۔ اس جھگڑے کی جانچ کرنے والے تحقیق کار روبنس کمار کا کہنا ہے کہ تحریر کی بنیاد پر اس ہونے والے جھگڑے کی جانچ کی جارہی ہے۔ جانچ رپورٹ کے بعد آگے کی قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سماج وادی پارٹی نے پھولن دیوی کو یاد کیا

مقبرہ پھاٹک واقع شہر کیمپ دفتر میں خراج عقیدت پیش کر تصویر پر پھول چڑھائے

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) سماج وادی پارٹی شہر مرادآباد نے مقبرہ پھاٹک واقع کیمپ دفتر میں بہادر خاتون پھولن دیوی کی یوم پیدائش کے موقع پر ایک خراج عقیدت میٹنگ کا اہتمام کیا۔ تقریب میں موجود عہدیداروں اور کارکنوں نے ان کی تصویر پر پھول چڑھائے اور ان کی سماجی اور سیاسی خدمات کو یاد کیا۔ پروگرام کی صدارت شہر صدر وکونسلر اقبال حسین انصاری نے کرتے ہوئے اپنے خطاب میں کہا کہ بہادر خاتون پھولن دیوی نے معاشرے کے محروم، استحصال زدہ اور پسماندہ طبقات کی آواز کو بلند کیا اور ان کی جدوجہد ہمیشہ مشعل راہ رہے گی۔ تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی سماجی انصاف، مساوات اور جمہوری اقدار کے لیے لڑتی رہے گی۔ اس موقع پر سلیم وارثی، ارباز خان، فہیم منصوری، قمر الزماں سیفی، شاکر حسین، آشیش چندر جاٹو، سبحان خان ایڈوکیٹ، شاہد پہلوان، حاجی راشد حسین انصاری، محمد فیصل، سعید انور، جاوید خان، دیپک کمار سینی، آصف علی، راجہ انصاری اکرم انصاری، مسرور حسن، شاہ عالم، محمد قاسم، فرمان خان، مجیب عالم ایڈووکیٹ، سبحان انصاری، کرن سنگھ انصاری سمیت پارٹی کے کئی عہدیداران اور کارکنان بھی موجود رہے۔ پرگرام کی نظامت داؤد انصاری نے کی۔

پیتل مزدور یونین نے ڈی ایم کو پیش کیا میمورنڈم

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) پیتل مزدور یونین نے پیر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ایک میمورنڈم پیش کیا، جس میں مطالبہ کیا گیا کہ پیتل کی صنعت میں کام کرنے والوں کو حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کم از کم اجرت اور دیگر مراعات ملیں۔ یونین کے عہدیداروں نے الزام لگایا کہ قائم کردہ قوانین کے باوجود کئی اداروں اور کارخانوں میں مزدوروں کو ان کے حقوق نہیں مل رہے ہیں۔ یونین کے عہدیداروں نے بتایا کہ یکم اپریل 2026 کو آجروں اور یونین کے نمائندوں کی موجودگی میں ضلعی انتظامیہ نے کارکنوں سے متعلق قوانین اور فوائد کو واضح کیا اور ان کی تعمیل کی ہدایت کی۔ اس کے باوجود بہت سے ادارے قوانین پر پوری طرح عمل نہیں کر رہے ہیں۔ میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا کہ تمام فیکٹریاں حکومت کی طرف سے مقرر کردہ کم از کم اجرت، بونس اور اوور ٹائم کی ادائیگی کو یقینی بنائیں۔

بزرگ شہریوں کے لیے سہولیات پر تبادلہ خیال

اتر پردیش اسٹیٹ سول پنشنرس کونسل کی ماہانہ میٹنگ کا انعقاد

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) اتر پردیش اسٹیٹ سول پنشنرس کونسل کی ماہانہ میٹنگ پنشنرز روم، ٹریژری آفس کمپلیکس میں منعقد ہوئی۔ پریم پرکاش سکسینہ نے میٹنگ کی صدارت اور سکسینہ نے بتایا کہ اتر پردیش حکومت کے حکم کا مطابق 15 اگست 2026 سے 60 سال سے زیادہ عمر کی خواتین اپنے آدھار کارڈ کی بنیاد پر ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں میں مفت سفر کرنے کی اہل ہوں گی۔ میٹنگ میں 65 سال ہیں۔ میٹنگ میں 80 سال کی عمر میں 20 فیصد اضافی پنشن سے متعلق گوہاٹی ہائی کورٹ کے فیصلے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

بتایا گیا کہ ہائی کورٹ نے 80 ویں سالگرہ سے 80 سال کی عمر ماننے کا فیصلہ دیا تھا۔ اس

خزانچی دھن سنگھ نے کا میٹنگ کی نظامت کی۔ میٹنگ میں اگست میں پیدا ہونے والے پرمود کمار سکسینہ، رمیش چندر، ستیش دھسمانا، رام اوتار، اور رمیش سنگھ کو قلم اور ڈائری پیش کی گئی، انہیں سالگرہ کی مبارکباد دی گئی، اور ان کی لمبی عمر کی خواہش کی۔ چیئرمین پریم پرکاش سے زیادہ عمر کے بزرگ شہریوں کے لیے AIIMS، نئی دہلی کے نیشنل سینٹر فار ایجنگ میں دستیاب علاج کی سہولیات کے بارے میں بھی بتایا گیا۔

بتایا گیا کہ رجسٹریشن کے بعد مفت ٹیسٹ، طبی مشاورت اور ادویات دستیاب فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا تاہم اپیل خارج کردی گئی۔ اس دوران پرمود کمار بھٹ، رام پرساد سنگھ، راکیش کمار بھردواج، شیلیش تیاگی، رویندر کمار، دنیش چند شرما، برجراج سنگھ، راجیو سکسینہ، گھنشیام سنگھ چوہان، عجب سنگھ چوہان و دیگر ممبران کی شرکت رہی۔

ٹی ایم یو ڈینٹل کالج کی IIRF رینگ میں شاندار کارکردگی

پرائیویٹ ڈینٹل کالجز کے زمرے میں اتر پردیش میں پہلے نمبر پر، مجموعی طور پر چوتھا مقام ملا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) تیرتھنکارا مہاویر یونیورسٹی (TMU) کے ڈینٹل کالج اور ریسرچ سینٹر نے باوقار بین الاقوامی ادارہ جاتی رینکنگ فریم ورک (IIRF) انڈیا رینکنگ 2026 میں شاندار کارکردگی حاصل کی ہے۔ ادارے کو اتر پردیش میں پرائیویٹ ڈینٹل کالجوں کے زمرے میں پہلا مقام اور ریاست میں مجموعی طور پر چوتھا مقام ملا ہے۔ قومی سطح پر ٹی ایم یو ڈینٹل کالج نے نارتھ زون میں 10 واں مقام حاصل کیا ہے جبکہ انسٹی ٹیوٹ کو نیشنل رینکنگ میں 46 واں مقام ملا ہے۔ ادارے کو یہ کامیابی اپنے جدید انفراسٹرکچر اور طبی سہولیات، عالمی معیار کی لیبارٹریز، جدید ڈینٹل چیئرز، جدید ٹیکنالوجی، تجربہ کار فیکلٹی، اعلیٰ سطحی تحقیق، بہترین تقرری، بہترین طبی نمائش اور طلباء کے لیے کیریئر گائیڈنس کے ساتھ ساتھ مریضوں کی دیکھ بھال اور سماجی خدمات کے شعبوں میں اپنے کام کی وجہ سے ملی ہے۔ یہ ادارہ عوام کو سستی قیمت پر دانتوں کی معیاری خدمات بھی فراہم کرتا ہے۔ چانسلر سریش جین اور یونیورسٹی انتظامیہ نے اس کامیابی پر ڈینٹل کالج کے پرنسپل پروفیسر پردیپ تنگڈے، وائس پرنسپل ڈاکٹر انکیتا جین، اور فیکلٹی اور طلباء کو مبارکباد دی۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے کہا کہ یہ کامیابی انسٹی ٹیوٹ کے معیاری تعلیم، تحقیق اور سماجی خدمت کے عزم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کا مقصد طلباء کو عالمی معیار کے ڈینٹسٹ بننے کے ساتھ ساتھ انہیں سماجی طور پر حساس اور ذمہ دار شہری بننے کے لیے تیار کرنا ہے۔

IIRF SINCE 2015
TMU MORADABAD — Accredited with NAAC A Grade — 12-B Status from UGC

ٹھنڈے پانی کی مشینیں نصب

دیوبند (عارف عثمانی) گرمی کی اس شدت میں غریب افراد کو ٹھنڈا پانی بھی میسر ہونا مشکل ہے ایسے میں یہ افراد اپنی پیاس بجھانے کے لئے دارالعلوم میں لگی ہوئی ٹھنڈا پانی کی مشین سے پانی لے کر اپنی پیاس بجھا لیتے تھے۔ لیکن اب دارالعلوم کی جانب سے بھی شام 8/بجے سے باہری افراد کے داخلہ پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ وہیں 10/بجے مسلم فنڈ کے دروازے اور شٹر بھی بند ہوجاتے ہیں اس صورت حال میں پیاسے افراد ٹھنڈا پانی سڑکوں پر تلاش کرتے نظر آتے ہیں۔ ان افراد کی پریشانی اور پیاس کی شدت کو دیکھتے ہوئے اسلامیہ گروپ آف کالج دیوبند کے بانی ڈاکٹر عظیم الحق نے شہر کے کئی علاقوں میں ٹھنڈے پانی کی مشینیں لگوائی ہیں تاکہ راہگیروں کے ساتھ ساتھ غریب افراد بھی ٹھنڈے پانی سے اپنی پیاس بجھا سکیں۔

قابض اسرائیلی فوج کی فائرنگ اور شدید بمباری

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیلی فوج نے مسلسل 306 ویں روز بھی غزہ کی پٹی میں جارحانہ جنگ کے خاتمے اور سیز فائر کے معاہدے کی خلاف ورزیاں جاری رکھی ہوئی ہیں، جس کے ساتھ ہی شدید محاصرہ اور پسماندہ پٹی کو امداد اور تعمیر نو سے محروم رکھنے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

مقامی ذرائع نے آج منگل کے روز اطلاع دی ہے کہ قابض فوج نے غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں اپنی توپ خانے کی گولہ باری اور فائرنگ کا سلسلہ جاری رکھا۔

قابض فوج کی توپ خانے نے پٹی کے شمال مغرب میں واقع شہر بیت لاہیا کے شمال کو نشانہ بنایا، جبکہ قابض فورکس کی گاڑیوں نے بیت لاہیا کے مشرق میں شدید فائرنگ کی، اور اس علاقے میں اس کے ٹینکوں کی فائرنگ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

توپ خانے کی گولہ باری نے شہر غزہ کے مشرق میں واقع محلے الشجاعیہ میں سڑک الست کو نشانہ بنایا، اسی طرح قابض فوج کی توپ خانے نے شہر کے مشرقی علاقوں کو بھی نشانہ بنایا، جبکہ گولہ باری کا نشانہ پٹی کے وسط میں واقع پناہ گزین کیمپ البریج کا شمال بھی بنا۔

قابض فوج کے ٹینکوں نے پٹی کے وسط میں واقع شہر دیر البلح کے مشرق، جنوب میں واقع شہر خان یونس کے شمال مشرق اور مشرق، اور رفح شہر کے مواصی کے علاقے میں فائرنگ کی۔ ایک طبی ذرائع نے گزشتہ روز (پیر کو) اطلاع دی تھی کہ 13 سالہ بچی صبا نعیم عبداللہ الحشاش خان یونس کے مواصی کے علاقے میں پرسوں قابض فوج کی فائرنگ سے ایک روز قبل زخمی ہونے کے بعد جامِ شہادت نوش کر گئی ہیں۔

جنگ بندی کے بعد سے غزہ میں 1258 شہداء

فلسطینی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ جاری اسرائیلی جارحیت اور اس کی پیدا کردہ پیچیدہ انسانی صورتحال کے سائے میں پٹی کے ہسپتالوں میں گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران چھ زخمی موصول ہوئے ہیں۔

وزارت نے واضح کیا کہ میدانی پابندیوں اور حالات کی سنگینی کی وجہ سے ایمبولینس اور شہری دفاع کے عملے کے ان تک نہ پہنچ سکنے کی وجہ سے اب بھی متعدد شہداء اور لاپتہ افراد ملبے کے نیچے اور سڑکوں پر موجود ہیں، جس سے یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ لاشیں نکالنے کے عمل میں مسلسل دشواری کی وجہ سے شہداء کی تعداد میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔

10 اکتوبر کو جنگ بندی کے اعلان کے بعد سے شہداء کی کل تعداد 1258 ہوگئی ہے، جبکہ زخمیوں کی تعداد 4145 تک پہنچ گئی ہے، اس کے علاوہ ملبے کے نیچے سے 807 لاشیں بھی نکالی جاچکی ہیں۔

7 اکتوبر سنہ 2023ء کو جارحیت کے آغاز سے لے کر اب تک شہداء کی تعداد بڑھ کر 73386 ہوگئی ہے، جبکہ زخمیوں کی کل تعداد 174256 ہوچکی ہے، جو کہ پٹی پر جاری جارحیت کے نتیجے میں ہونے والے وسیع پیمانے پر جانی نقصان کے حجم کی عکاسی کرتی ہے۔

آمرانہ پالیسی کا احیاء.. محمود عباس کا انتخابی قانون میں من مانی ترمیم کا فیصلہ

غزہ: فلسطینی اتھارٹی کے سربراہ محمود عباس نے عام انتخابات کے قانون میں ترمیم کے لیے ایک نیا قانون صادر کیا ہے جو کہ ان کی آمرانہ پالیسی کا غماز ہے۔

یہ قدم ووٹرز کی میدان میں رجسٹریشن کے آغاز سے چند دن قبل اور چھبیس نومبر سنہ 2026ء کو طے شدہ پارلیمانی انتخابات کی تاریخ سے تقریباً ساڑھے تین ماہ پہلے اٹھایا گیا ہے۔ مرکزی الیکشن کمیشن نے بتایا کہ اسے نیا قانون موصول ہو چکا ہے، جس کے ذریعے جون میں جاری ہونے والے قانون نمبر 10 سنہ 2025ء کو منسوخ کر دیا گیا ہے اقانون ساز کونسل کے ارکان کی تعداد کو دوبارہ 132 کر دیا گیا ہے، جبکہ پچھلی ترمیم میں اس تعداد کو بڑھا کر 200 کر دیا گیا تھا۔

اہم سابقہ ترامیم کا برقرار رہنا: نئے قانون کا دائرہ کار قانون ساز کونسل کی نشستوں کی تعداد کو سابقہ حالت پر لانے تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے پچھلی ترمیم میں شامل متعدد احکامات کو بھی برقرار رکھا، جن میں انتخابی فہرستوں میں کم از کم 33 فیصد خواتین کی تخصیص اور ایک فیصد تھریش ہولڈ کی شرح کا نفاذ شامل ہے۔ اس کے علاوہ قانون ساز کونسل کی رکنیت کے لیے نامزدگی کی کم از کم عمر کو اٹھائیس سال سے گھٹا کر تیئس سال کرنا بھی برقرار رکھا گیا ہے۔ ساتھ ہی نامزدلسٹوں کے لیے یہ شرط بھی رکھی گئی ہے کہ وہ فلسطینی عوام کی واحد اور جائز نمائندہ تنظیم 'پی ایل او'، اس کے سیاسی اور قومی پروگرام اور متعلقہ بین الاقوامی قراردادوں کی پابند ہوں گی، جسے انسانی حقوق کی تنظیموں نے امیدواروں کے اپنے سیاسی نقطہ نظر کے انتخاب کے حق کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

نامزدگی کے طریقہ کار میں ترامیم: نئے قانون نے نامزدگی کے عمل میں طریقہ کار سے متعلق کچھ ترامیم متعارف کروائی ہیں، جن میں نامزدلسٹوں کو اس بات کی مہلت دینا شامل ہے کہ وہ انتخابی کمیشن کی جانب سے درخواستوں پر فیصلہ دینے سے پہلے اپنی نامزدگی کی درخواستوں کو مکمل یا درست کرنے کے لیے تین دن کا وقت حاصل کریں۔ اس کے علاوہ پارٹیوں کے امیدواروں کے لیے منصبِ صدارت پر نامزدگی کی شرائط کو بھی واضح کیا گیا ہے، خاص طور پر اس حوالے سے کہ پارٹی کے نمائندے کی طرف سے نامزدگی کی درخواست پر دستخط کیے جائیں، جبکہ اس بات کی بھی تصدیق کی گئی ہے کہ یہ شرط آزاد امیدواروں پر لاگو نہیں ہوتی۔ قانون نے ایک ہی وقت میں منصبِ صدارت اور قانون ساز کونسل کی رکنیت کے لیے بیک وقت نامزدگی پر پابندی عائد کر دی ہے، تاکہ دونوں انتخابات میں نامزدگی کی دوہری درخواستوں سے روکا جا سکے۔

رائے دہی اور نتائج سے متعلق خصوصی احکامات: اس ترمیم میں رائے دہی کے طریقہ کار سے متعلق نئے احکامات بھی شامل ہیں، جن میں مرکزی انتخابی کمیشن کو ان پڑھ ووٹرز اور معذور افراد کے ووٹنگ سے متعلق خصوصی ضوابط طے کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس نے ابتدائی اور حتمی نتائج کے اعلان اور ان کے خلاف اپیل کے طریقہ کار کو بھی منظم کیا ہے، اس کے علاوہ نتائج کی جانچ پڑتال اور کمیشن کے مرکزی ہیڈ کوارٹر اور انتخابی حلقوں کے دفاتر کے درمیان ان کے تبادلے کے اصول بھی طے کیے ہیں۔ ان ترامیم میں بیت المقدس کے شہر میں منظور شدہ طریقہ کار کے مشابہ ہی غزہ پٹی میں بھی انتخابی کارروائیوں کو منظم کرنا شامل ہے، جو ووٹنگ، ووٹوں کی گنتی اور نتائج کے اعلان سے متعلق ہیں۔

کمیشن اپنے انتخابی شیڈول پر گامزن ہے: مرکزی انتخابی کمیشن نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ وہ انتخابات کے لیے اعلان کردہ ٹائم لائن پر عمل پیرا ہے، اور نئی قانونی ترامیم اگلے چھبیس نومبر کو طے شدہ رائے دہی کی تاریخ کو تبدیل نہیں کریں گے۔ ووٹرز کی فیلڈ رجسٹریشن کا آغاز آنے والی پندرہ اگست سے ہوگا اور یہ پانچ دن تک جاری رہے گا، جو کہ الیکٹرانک رجسٹریشن کے ساتھ ساتھ جاری رہے گی۔ یہ مرحلہ ووٹرز لسٹ کی اشاعت اور اعتراضات کے لیے دروازے کھولنے سے پہلے کا ہے، جس کے بعد ستمبر میں نامزدگی کی درخواستیں جمع کرانے کے مرحلے کی طرف بڑھا جائے گا۔ قانون میں یہ ترمیم ایسے وقت میں کی گئی ہے جب انتخابی عمل فیلڈ رجسٹریشن کے مرحلے میں داخل ہونے کی تیاری کر رہا ہے، اور چھبیس نومبر کو پارلیمانی انتخابات کے انعقاد کے صدارتی فرمان کے اجرا کو ایک ماہ سے بھی کم عرصہ گزرا ہے۔ یہ تبدیلی جون کی اس سابقہ ترمیم کے بعد آئی ہے جس نے قانون ساز کونسل کی نشستیں بڑھا کر 200 کر دی تھیں، جنہیں آج دوبارہ 132 نشستوں پر واپس لا دیا گیا ہے۔ انتخابات کے قانونی فریم ورک کو مکمل کرنے کے سلسلے میں آج انتخابی کمیشن کو ایک صدارتی فرمان بھی موصول ہوا ہے جس میں کونسل کے ارکان کی تعداد دوبارہ 132 ہونے کے بعد آئندہ قانون ساز کونسل میں مسیحی شہریوں کے لیے کم از کم سات نشستیں مختص کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

قابض حکومت کی پالیسی مغربی کنارے کے غیر اعلانیہ الحاق کی راہ ہموار کر رہی ہے: انسانی حقوق گروپ

غزہ (ایجنسیاں): اسرائیلی امن تحریک ''پیس ناؤ'' کا کہنا ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے کے 'الف اور ب' زمرے کے علاقوں میں اسرائیلی حکومت کی طرف سے نافذ کردہ پالیسی فلسطینی اتھارٹی کے ساتھ طے پانے والے معاہدوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔

''پیس ناؤ'' نے منگل کے روز جاری کردہ ایک بیان میں نیتن یاھو حکومت پر الزام عائد کیا کہ وہ بستیوں کو پھیلانے اور مغربی کنارے کے سیکٹر 'اے اور بی' کے علاقوں میں اختیارات سول ایڈمنسٹریشن کو منتقل کرنے کے ذریعے معاہدوں کی خلاف ورزی کر رہی ہے۔

تنظیم نے خبردار کیا کہ یہ اقدامات اسرائیل کو زمینوں کے غیر اعلان کردہ الحاق کے عمل کی طرف لے جا رہے ہیں۔

اس نے اشارہ کیا کہ اسرائیل نے ڈھائی سال کے دوران 'سیکٹر بی' کے علاقوں میں تقریباً 23 نئی بستیوں (آؤٹ پوسٹس) کا قیام عمل میں لایا ہے۔

تنظیم نے اس بات کو سراہا کہ یہ پالیسی میدانی حقائق مسلط کر رہی ہے اور مغربی کنارے کا ایک غیر اعلان کردہ الحاق پیدا کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ زمینوں کے انتظام، پلاننگ اور تعمیرات سے متعلق اختیارات اسرائیلی سول ایڈمنسٹریشن کو منتقل کرنا، نئی بستیوں اور آؤٹ پوسٹس کے قیام کے ساتھ مل کر، اوسلو معاہدے کے انتظامات کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

یہ انتظامات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ 'سیکٹر' کے علاقے فلسطینی سول اور سیکورٹی کنٹرول کے تحت ہوں، جبکہ سیکٹر 'بی' کے علاقوں میں سول اختیارات رکھتی ہے، جبکہ ج زمرے کے علاقے مکمل اسرائیلی کنٹرول کے تحت آتے ہیں۔

خلیل الحیہ کا فلسطینی سفیر دیاب اللوح کی وفات پر گہرے دکھ کا اظہار

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی بیورو کے سربراہ خلیل الحیہ نے قاہرہ میں فلسطینی سفیر دیاب اللوح کے اہل خانہ کو ٹیلیفون کر کے بیماری کے خلاف طویل جنگ کے بعد ان کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا۔ الحیہ نے دیاب اللوح کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا جو غزہ پٹی میں فلسطینی قومی تحریک کی اہم شخصیات میں سے ایک تھے۔ اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کی قیادت کے ایک وفد نے جس میں تحریک کے سیاسی بیورو کے رکن غازی حمد اور تحریک کے میڈیا مشیر طاہر النونو شامل تھے سفیر دیاب اللوح کے انتقال کی تعزیت کی تقریب میں شرکت کی۔

غزہ معاہدے پر عمل درآمد یقینی بنائیں گے: سینٹ کام کا نیتن یاھو کو پیغام

تل ابیب: اسرائیلی نشریاتی ادارے نے بتایا کہ امریکی سینٹرل کمانڈ 'سینٹ کام' کے کمانڈر ایڈمرل بریڈ کوپر نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نتن یاھو کو یقین دلایا ہے کہ امریکہ غزہ کی پٹی میں فائرنگ بندی کے معاہدے پر عمل درآمد کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ نشریاتی ادارے نے مزید بتایا کہ کوپر نے بنجمن نتن یاھو سے ملاقات کے دوران انہیں واشنگٹن کے اس عزم سے آگاہ کیا کہ فائرنگ بندی کا معاہدہ لاگو کیا جائے گا اور اس کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے گا۔ اسرائیلی نشریاتی ادارے نے اس حوالے سے کوئی اضافی تفصیلات فراہم نہیں کیں کہ آیا اس ملاقات میں معاہدے کی شقوں کے نفاذ کے لیے کسی خاص اقدام یا ٹائم لائن پر بات کی گئی تھی۔ اتوار کے روز اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نتن یاھو نے ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے اپنے بیانات میں جو ان کی دائیں بازو کی حکومت کے لیے تھے غزہ کی پٹی کے بارے میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے تازہ ترین منصوبے کو ایک بار پھر مسترد کرنے کا اعادہ کیا۔ بنجمن نیتن یاھو کے یہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے جب اسرائیلی فوج نے امریکی صدر کے دباؤ پر پٹی میں اپنی کارروائیوں کو عملی طور پر روک دیا تھا۔ اسرائیل نے غزہ کی پٹی میں اپنے حملے کم کر دیے تھے جب بنجمن نتن یاھو نے ٹرمپ کے بنائے گئے امن بورڈ کے ایلچی نکولے ملادی نوف سے ملاقات کی تھی جو پٹی میں فائرنگ بندی کی نگرانی کریں گے۔ ٹرمپ نے پچھلے مہینے جنگ کے خاتمے کے لیے اپنے منصوبے میں پیش رفت کا اعلان کیا تھا جسے اسرائیل اور حماس دونوں نے قبول کر لیا تھا۔ اس کے تحت حماس کے ہتھیار ڈالنے کے ساتھ ساتھ اسرائیلی فوج کے انخلاء اور پٹی کو محفوظ بنانے کے لیے ایک نئی فلسطینی پولیس فورس کے ساتھ بین الاقوامی استحکام فورس کے کام کرنے کی بات کی گئی تھی۔

مسک ابو معزہ...تین سالہ بچی جس کا ننھا وجود غزہ کے درد کی داستان بن چکا

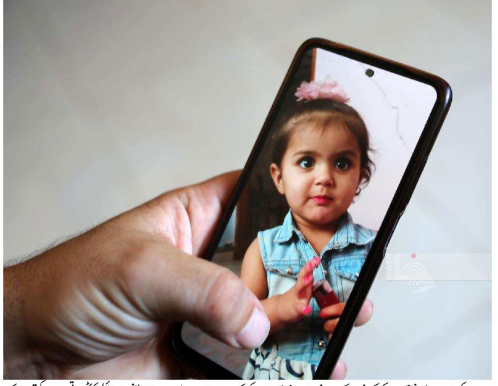

تین برس کی عمر میں فلسطینی بچی مسک ابو معزہ کی زندگی کھیل کود، قہقہوں اور ابتدائی بول چال سے بھرپور ہونی چاہیے تھی اور اسے اپنی عمر کے دیگر بچوں کی طرح اپنے چھوٹے چھوٹے کھلونوں میں مشغول ہونا چاہیے تھا لیکن دسمبر سنہ 2025ء میں غزہ میں اس کے گھر کے قریب قابض اسرائیلی بمباری نے اس کی زندگی کی تمام خوشیاں چھین لیں اور اس کے جسم پر گہرے جلنے کے نشانات چھوڑ دیے اور اس کے بچپن پر ایسا زخم لگایا جو جسمانی تکلیف سے کہیں زیادہ گہرا ہے۔

مسک آج اپنی تکلیف کے اثرات کے ساتھ انتہائی کٹھن حالات میں جی رہی ہے۔ درجہ حرارت میں اضافے نے اس کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے جبکہ اس کا خاندان ادویات، مرہم اور ضروری علاج فراہم کرنے میں شدید مشکلات کا شکار ہے۔ یہ بچی اب غزہ پٹی سے باہر نکلنے اور بیرون ملک اپنے مطلوبہ علاج اور آپریشنز کروانے کے ایک موقع کی منتظر ہے۔

اس کی والدہ ثمر ابو معزہ اپنی بچی کی زندگی میں آنے والی اس سفاک تبدیلی کی تفصیل بتاتے ہوئے کہتی ہیں کہ مسک اپنی تکلیف سے قبل ایک نارمل زندگی گزار رہی تھی، باقی بچوں کی طرح کھیلتی تھی، بولتی تھی اور ہر بات سنتی تھی، لیکن بمباری نے اس کی زندگی میں سب کچھ بدل کر رکھ دیا۔

والدہ کا کہنا ہے کہ اس زخم نے ان کی بیٹی کی بولنے اور سننے کی صلاحیت پر گہرا اثر ڈالا ہے، اسے مزید چڑچڑا بنا دیا ہے۔ وہ بچی جو پہلے نارمل انداز میں بات چیت کر سکتی تھی، اب اپنی ضروریات اور جذبات کا اظہار چیخ و پکار اور رونے سے کرتی ہے۔

ثمر مزید کہتی ہیں کہ ان کی بیٹی کی حالت کو پٹی سے باہر آپریشنز اور علاج کی ضرورت ہے۔ وہ اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ ڈاکٹر اس کے علاج کے لیے تیار ہیں، لیکن خاندان اب سفر کی اجازت کا منتظر ہے کیونکہ غزہ کے اندر ضروری سہولیات دستیاب نہیں ہیں۔

والدہ کہتی ہیں کہ یہاں حالات بہت مشکل ہیں۔ مرہم ہیں، نہ علاج اور نہ ہی پلاسٹک سرجری کی سہولیات موجود ہیں، میری بیٹی کو جن تمام آپریشنز کی ضرورت ہے وہ پٹی سے باہر ہی ہونے چاہییں۔

مسک کی مشکلات صرف جلنے سے پیدا ہونے والی تکلیف تک محدود نہیں ہیں۔ اس کا خاندان قیمتوں میں ہوشربا اضافے، ادویات اور مرہم کی قلت کے سائے میں علاج کا سامان مہیا کرنے کے لیے روزانہ ایک نئی جنگ لڑ رہا ہے، یہاں تک کہ کچھ بنیادی طبی لوازمات تو طویل عرصے سے پٹی میں دستیاب ہی نہیں ہیں۔

ثمر بتاتی ہیں کہ ان کی بچی بہت زیادہ تکلیف میں ہے اور ایک ماں کے طور پر وہ روزانہ اس کے ساتھ یہ درد محسوس کرتی ہیں۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ درجہ حرارت میں اضافہ اس کی اذیت میں مزید اضافہ کر دیتا ہے، خاندان کے پاس اکثر اوقات اسے ٹھنڈے پانی سے نہلا کر درد کم کرنے کی کوشش کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔

وہ کہتی ہیں، میری بیٹی روزانہ تڑپتی ہے، میری بیٹی رات کو ان زخموں کی وجہ سے سو نہیں پاتی جو بہت زیادہ متاثر ہو چکے ہیں۔ ہم بس ٹھنڈے پانی سے اس کے درد کو کم کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

والدہ طبی سامان کی مہنگی قیمتوں اور مارکیٹ سے ان کی غیر موجودگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ یہ چیزیں ان کی بیٹی کی دیکھ بھال کو مزید مشکل بنا رہی ہیں۔ وہ سوال کرتی ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا علاج کیسے کر سکتی ہیں جبکہ خود صحت کے ادارے شدید قلت کا شکار ہیں۔

ثمر اپنی بیٹی پر ڈھائے گئے مظالم کا ذمہ دار قابض اسرائیل کو ٹھہراتی ہیں اور کہتی ہیں کہ قابض دشمن نے ہی اسے زخمی کیا اور اس کا جسم جلایا۔ انہوں نے دنیا سے اپیل کی ہے کہ وہ اسے غزہ سے باہر علاج کا موقع دینے کے لیے حرکت میں آئے۔

والدہ کہتی ہیں کہ میں پوری دنیا سے اپیل کرتی ہوں، میں پوری دنیا سے التجا کرتی ہوں کہ میری بیٹی کو علاج کے لیے باہر جانے دیا جائے، کیونکہ یہ اس کا فطری حق ہے۔

وہ اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ ان کی بیٹی طبی طور پر علاج کے لیے تیار ہے، لیکن غزہ پٹی میں اس کی مسلسل موجودگی اسے علاج کے اس موقع سے محروم کر رہی ہے جس کی اسے ضرورت ہے، اور یہ سب انتہائی سفاک اور انسانیت سوز طبی اور انسانی حالات میں ہو رہا ہے۔

ثمر کہتی ہیں کہ غزہ اب بچوں کو وہ علاج اور دیکھ بھال فراہم کرنے کے قابل نہیں رہا جس کی انہیں ضرورت ہے۔ تباہی اور جنگ نے بچوں کی نفسیات اور ان کی روزمرہ کی زندگی پر گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ وہ مزید کہتی ہیں کہ مسک کی تکلیف کوئی انفرادی معاملہ نہیں ہے، بلکہ پٹی کے ہزاروں بچوں کی تکلیف کا حصہ ہے۔ والدہ بیمار اور زخمی بچوں کو علاج کے لیے غزہ سے باہر نکالنے کی اپیل کرتی ہوئی کہتی ہیں، میں غزہ کے تمام بچوں سے کہتی ہوں کہ باہر نکلیں، سفر کریں اور علاج کروائیں۔ سچ میں، غزہ کے بچوں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ بہت ہے۔ سچ میں، یہ بہت تھکا دینے والا معاملہ ہے۔

جنگ کے بوجھ تلے دبا بچپن

مسک کی کہانی غزہ پٹی کے ان بچوں کی وسیع تر مشکلات کے تناظر میں ہے جو جنگ کے برسوں کے دوران شدید زخموں، والدین سے محرومی، مسلسل نقل مکانی اور کٹھن طبی و انسانی حالات کا سامنا کر رہے ہیں۔

سنہ 2026ء کی صحت اور اقوام متحدہ کی رپورٹس پر مبنی اعداد و شمار کے مطابق اب تک 21 ہزار سے زائد بچے شہید اور 45 ہزار سے زائد بچے مختلف نوعیت کے شدید زخموں کا شکار ہو چکے ہیں، جبکہ بمباری کے نتیجے میں تقریباً ایک ہزار بچے اعضاء کٹ جانے (معذوری) کا شکار ہیں۔

تخمینہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً 60 ہزار بچے اپنے والدین میں سے کسی ایک یا دونوں سے محروم ہو چکے ہیں، جبکہ پٹی کے زیادہ تر بچوں کو بگڑتے ہوئے ماحولیاتی اور صحت کے حالات کے درمیان جبری نقل مکانی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

غزہ پٹی میں 10 لاکھ سے زائد بچوں کو فوری نفسیاتی اور سماجی مدد کی خدمات کی ضرورت ہے، ایسے وقت میں جب پانی، نکاسی آب اور خوراک کا بحران شدت اختیار کر گیا ہے، اور خراب صحت کے حالات اور انفراسٹرکچر کی تباہی کے باعث بچوں میں بیماریاں پھیل رہی ہیں۔

ان بڑے اعداد و شمار کے درمیان، مسک تین سال کی وہ بچی ہے جو علاج کے اس سفر میں اپنی باری کی منتظر ہے جو شاید اسے اس کا وہ بچپن واپس لوٹا سکے جسے بمباری نے چرا لیا تھا۔

مسک غزہ سے باہر نکلنے کے لیے ایک کھڑکی کھلنے کی منتظر ہے، کسی دوسری زندگی کی تلاش میں نہیں، بلکہ علاج کے ایک موقع کی تلاش میں۔ ایک ایسا موقع جو اسے اپنے مطلوبہ آپریشنز اور دیکھ بھال فراہم کر سکے، وہ اپنی بولنے، سننے اور کھیلنے کی کچھ صلاحیت دوبارہ حاصل کر سکے۔

جہاں تک اس کی والدہ کا تعلق ہے تو اس لمحے وہ صرف ایک ہی خواہش رکھتی ہیں کہ دنیا ایک ایسی ماں کی آواز سنے جو اپنی بچی کو ہر روز تڑپتا دیکھ رہی ہے، اور یہ کہ مسک کو علاج کا اس کا فطری حق مل جائے، اس سے پہلے کہ اس کا انتظار بہت طویل ہو جائے۔

جب تک امریکہ اپنا رویہ نہیں بدلتا آبنائے ہرمز بند رہے گی: محسن رضائی

تہران: ایران کی سپریم نیشنل سیکیورٹی کونسل کے سیکرٹری جنرل میجر جنرل محسن رضائی نے کہا ہے کہ جب تک امریکہ اپنے رویے میں تبدیلی نہیں لاتا اور

ایران کی شرائط کو تسلیم نہیں کرتا، اس وقت تک آبنائے ہرمز بند رہے گی۔ نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم کے مطابق محسن رضائی نے کہا کہ امریکہ کو جنگ کا خاتمہ کرنا چاہیے اور بیرون ملک منجمد ایرانی اثاثوں کو بحال کرنا چاہیے جبکہ دیگر شرائط کے بارے میں امریکہ کو ثالثوں کے ذریعے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے منگل کے روز کہا تھا کہ امریکہ کو مذاکرات کے معاملے میں ایران کے انداز پر مایوسی ہے اور انہوں نے تہران پر الزام لگایا کہ وہ بات چیت کے دوران سچا نہیں ہے اور ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے۔ وائس آف امریکہ پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے اس بات پر زور دیا کہ ایرانی مذاکراتی کمروں کے اندر ہمارے ساتھ اتفاق کرتے ہیں پھر میڈیا کے ذریعے طے شدہ امور کا انکار کر دیتے ہیں اور انہوں نے انہیں انتہائی مکار مذاکار اور انتہائی بے ایمان لوگ قرار دیا۔ پاکستانی وزیر دفاع خواجہ آصف نے منگل کے روز شائع ہونے والے بلومبرگ نیوز کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ امریکہ اور ایران اپنے درمیان کشیدگی کو حل کرنے کے لیے کسی نہ کسی قسم کے انتظامات تک پہنچنے کے قریب ہیں۔ انہوں نے بلومبرگ کو بتایا کہ معاملات ایک بار پھر امن معاہدے یا سمجھوتے کی طرف جا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پچھلے دو یا تین دنوں کے اشارے یہ بتاتے ہیں کہ ہم کسی نہ کسی قسم کے انتظام تک پہنچنے کے قریب تر ہو رہے ہیں۔ امریکہ اور ایران کے تنازع میں ثالثی کا کردار ادا کرنے والے پاکستانی وزیر دفاع کا کہنا تھا کہ ایک پائیدار امن کا قیام مشرق وسطیٰ کے خطے کے مفاد میں ہے۔ اس سے قبل ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے اعلان کیا تھا کہ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اور ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف کو پاکستان کے دورے کی دعوتیں موصول ہوئی ہیں اور انہوں نے اشارہ کیا کہ وہ مناسب وقت پر ایسا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای-میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔